نئے اضافوں کے ساتھ

محبت رسول ﷺ کے عطر میں بسی ہوئی 250 سے زائد ایمان افروز
نعتوں کا شاہکار انتخاب جس کے مطالعہ سے آپ خود کو گنبدِ خضرا کی
خنک اور شبنمی چھاؤں کے عنبریں حصار میں بیٹھا محسوس کریں گے

مِرا پیمبر عظیم تر ہے ﷺ

ترتیب و تحقیق
محمد متین خالد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مِرا پیمبر عظیم تر ہے ﷺ

''نعت گوئی ایمان کی جان بھی ہے اور پہچان بھی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت ہی ایمان ہے اور محبت تو احساس جمال اور اعترافِ کمال ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ احساسِ جمال ہی نعت گوئی کا محرک ہے اور حضور نبی کریم ﷺ سے جذباتی وابستگی عطیہٗ ربانی اور فیض یزدانی ہے، خوش نصیب ہیں وہ حضرات جن کو یہ دولتِ علم نصیب ہوئی۔ نعت گوئی کا سلسلہ ازل سے ابد تک جاری رہے گا اور اس گلشنِ جمال وکمال میں نو بہ نو گل ہائے رعنا کھلتے اور مہکتے رہیں گے اور اہلِ ذوق اس متاعِ رنگ و بو سے دامنِ طلب بھرتے رہیں گے''۔

محبت رسول ﷺ کے عطر میں بسی ہوئی 250 سے زائد ایمان افروز
نعتوں کا شاہکار انتخاب جس کے مطالعہ سے آپ خود کو گنبدِ خضرا کی
خنک اور شبنمی چھاؤں کے عنبریں حصار میں بیٹھا محسوس کریں گے

مرا پیمبر عظیم تر ہے ﷺ

ترتیب و تحقیق
محمد متین خالد

افق

پبلشرز
اُفق پبلی کیشنز
فرسٹ فلور اپر، دکان نمبر 119، بک مال، اُردو بازار، کراچی
فون نمبر: 0335-2620640 / 0300-2237225

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	مِرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے
ترتیب و تحقیق	محمد متین خالد
ناشر	اُفق پبلی کیشنز
قانونی مشیر	محمد نوید شاہین ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
سرِورق	محمد طاہر حجازی
کمپوزنگ	طاہر علی
سنِ اشاعت	2025ء
قیمت	-/1600 روپے

پبلشرز

اُفق پبلی کیشنز

فرسٹ فلور اپر، دکان نمبر 119، بک مال، اُردو بازار، کراچی

فون نمبر: 0335-2620640 / 0300-2237225

حُسنِ انتخاب

انتساب!		19
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے	حفیظ تائب (بیک ٹائٹل)	
ارمغانِ گوہر بار	حبیب الرحمٰن	21
گُل چیں ہے ترا قابلِ تحسین اِنتخاب	محمد قاسم کیلانی	22
دل کی بات	محمد متین خالد	27
سپاس و اعتراف		31
چند ضروری گزارشات		33

حمدِ باری تعالیٰ

جو تصوّر میں نہیں جس کی نہیں کوئی خبر	ادیب رائے پوری	39
کعبہ پہ پڑی جب پہلی نظر کیا چیز ہے دنیا بھول گیا	پروفیسر جمیل احمد	40
ہر دل کا سہارا، مرا اللہ، مددگار	ڈاکٹر محمد طاہر مصطفٰے	41
کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے......	مظفر وارثی	42
کس سے مانگیں، کہاں جائیں	صاحبزادہ نصیر الدین نصیر گولڑوی	43

عربی

فَلَوْ سَمِعُوْا فِیْ مِصْرِ اَوْصَافِ خَدِّہٖ	ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ	47

- ❑ مَتٰی یَبْدُو فِی الدَّاجِی الْبَهِیم حَبِیْنُهٗ — ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ — 48
- ❑ مَاذَا عَلیٰ مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدَ — سیدۃ النسا حضرت فاطمہ الزہراؓ — 49
- ❑ حمدت اللّٰہ حین ھدی فؤادی — سیّد الشہدا سیدنا حضرت حمزہؓ — 51
- ❑ وَ اَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِی — حضرت حسان بن ثابتؓ — 53
- ❑ اَلصُّبْحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِهٖ — حضرت حسان بن ثابتؓ — 54
- ❑ ھجوت محمد فأجبت عنه — حضرت حسان بن ثابتؓ — 56
- ❑ فَقَدْ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ مُعْتَذِرًا — حضرت کعب بن زہیرؓ — 64
- ❑ لجحت، و کنت فی الذکر لجوجا — ورقہ بن نوفل — 65
- ❑ بَلَغَ الْعُلٰے بِکَمَالِهٖ — حضرت شیخ سعدی شیرازیؒ — 71
- ❑ مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — امام شرف الدین ابو عبداللہ بوصیریؒ — 72
- ❑ یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا — حضرت امام ابوحنیفہؒ — 78
- ❑ یا ال بیت رسول اللّٰہ حبکم — حضرت امام شافعیؒ — 82
- ❑ یا سیدی یا رسول اللّٰہ خُذ بیدی — سلطان عبدالحمیدؒ خان اوّل — 83
- ❑ مواجہہ شریف کی جالیوں پر کندہ نعتیہ اشعار — 87

فارسی

- ❑ حق جلوہ گر ز طرزِ بیانِ محمد ﷺ است — مرزا اسداللہ خان غالب — 91
- ❑ نمی دانم چہ منزل بُود شب جائے کہ مَن بُودم — حضرت امیر خسروؒ — 93
- ❑ مرحبا سید مکی مدنی العربی — حضرت جان محمد قدسیؒ — 95
- ❑ عرش است کمیں پایہ ز ایوانِ محمد ﷺ — شیخ سعدی شیرازیؒ — 98
- ❑ نسیما! جانبِ بطحا گزر کُن — مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ — 100
- ❑ تنم فرسودہ جاں پارہ ز ہجراں یا رسول اللہ ﷺ — مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ — 101
- ❑ زِ رحمت کن نظر بر حالِ زارم یا رسول اللہ — مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ — 103
- ❑ یا صاحب الجمال و یا سید البشر — شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ — 105

غلام حلقہ بگوشِ رسول ﷺ سادا تم	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	106
اے ظہور تو شبابِ زندگی	علامہ محمد اقبالؒ	107
در جہانِ ذکر و فکر انس و جاں	علامہ محمد اقبالؒ	109
تواضع خوئے دلجوئیش عادت	خواجہ نظام الدین اولیاؒ	111
صبا بہ سوئے مدینہ روکن ازیں دعا گو......	خواجہ نظام الدین اولیاؒ	113

اُردو

تُو ﷺ اوجِ رسالت ہے، شہِ خیرامم ہے	ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی	117
دنیا میں کوئی تجھ سا پیمبر ﷺ نہیں آیا	ابراہیم حسان	118
افضل ہے مرسلوں میں رسالت حضور ﷺ کی	احسان دانش	119
یہ عرض آپ ﷺ سے ہے............	احسان کاکوروی	120
وہ جس کے لیے محفل کونین سجی ہے	مولانا احسان محسن	121
لَمۡ یاتِ نَظِیۡرُکَ فِیۡ نَظر مثل تو نہ شد	مولانا احمد رضا خان بریلویؒ	123
ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں	مولانا احمد رضا خان بریلویؒ	124
وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں	مولانا احمد رضا خان بریلویؒ	125
سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی ﷺ	مولانا احمد رضا خان بریلویؒ	126
مصطفیٰ ﷺ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	مولانا احمد رضا خان بریلویؒ	127
کاش ہم اس دور میں ہوتے تو ہم بھی دیکھتے	احمد شہباز خاور	129
کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا	احمد ندیم قاسمی	130
اس قدر کون محبت کا صلہ دیتا ہے	احمد ندیم قاسمی	131
لٹائے سجدے نہ کیوں آسماں مدینے میں	اختر شیرانی	132
خدا کا ذکر کرے، ذکر مصطفیٰ ﷺ نہ کرے	ادیب رائے پوری	133
من ناچت ہے، من گاوت ہے،	ادیب رائے پوری	134
جو فردوسِ تصور ہیں وہ منظر یاد آتے ہیں	ازہر درانی	135

❑ مجھ خطا کار سا انسان، مدینے میں رہے	اعظم چشتی	136
❑ ایسا کوئی محبوب ﷺ نہ ہوگا، نہ کہیں ہے	اعظم چشتی	137
❑ خود کو دیکھا تو ترا جود و کرم یاد آیا	اعظم چشتی	138
❑ کتابِ فطرت کے سرورق پر جو نام احمد ﷺ	اقبال احمد خاں سہیل	139
❑ کیا خبر کیا سزا مجھ کو ملتی......	پروفیسر سیّد اقبال عظیم	141
❑ مدینے کا سفر ہے اور میں نمدیدہ نمدیدہ	پروفیسر سیّد اقبال عظیم	142
❑ ہم کو کیا مل گیا چاندنی سے...........	پروفیسر سیّد اقبال عظیم	143
❑ فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر	پروفیسر سیّد اقبال عظیم	144
❑ میں تو خود ان کے در کا گدا ہوں.........	پروفیسر سیّد اقبال عظیم	145
❑ کھلا ہے سبھی کے لیے بابِ رحمت......	پروفیسر سیّد اقبال عظیم	146
❑ یہ جلوۂ حق سبحان اللہ، یہ نور ہدایت کیا کہنا	اکبر الہ آبادی	147
❑ جو نصیب ہو تو شمار ہو یہ نیاز مایۂ ناز میں	مفتی اکرام احمد لطف قادری بدایونیؒ	148
❑ مجھے اک شعر لکھنا ہے	اکرم ناصر	149
❑ اے خاصۂ خاصان رُسل وقت دعا ہے	مولانا الطاف حسین حالی	150
❑ کہیں کیا کہ ہم دل سے کیا چاہتے ہیں	مولانا الطاف حسین حالی	152
❑ وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا	مولانا الطاف حسین حالی	153
❑ اداسی کے سفر میں جب ہوا رک......	امجد اسلام امجد	154
❑ کر کے نثار آپ پر گھر بار یا رسول	حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ	155
❑ آپؐ کی فرقت نے مارا یا نبی ﷺ!	حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ	156
❑ پیاسا ہے تمہارے شربت دیدار کا عالم	حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ	157
❑ یا خدا جسم میں جب تک کہ مرے جان رہے	امیر مینائی	158
❑ وہ بزمِ خاص جو دربار عام ہو جائے	امیر مینائی	159
❑ ممکن نہیں رکوں میں مدینے کی راہ	امیر مینائی	160
❑ یاد جب مجھ کو مدینے کی فضا آتی ہے	امیر مینائی	161
❑ بیتِ خدا شرف میں ہے تربت رسول ﷺ کی	امیر مینائی	162

❑	رُخِ پُرنور پہ کچھ اور بھی انوار آئے	سیّد امین گیلانی	163
❑	ترا انظام، ترا انصرام بھول گئے	انجم رومانی	164
❑	زمیں ایسی کہ جس پر آسماں قربان ہو جائے	انجم نیازی	165
❑	خواجۂ وسعتِ افلاک وزمیں کوئی نہیں	سیّد انور جاوید ہاشمی	166
❑	مستانوں کی ہشیاری دیکھو............	انور فرخ آبادی	167
❑	میں ترے عہد میں ہوتا تو یہ صورت ہوتی	ایوب ندیم	168
❑	گر طلب سے بھی کچھ ماسوا چاہیے	بسمل آغائی	170
❑	بھکارن در پہ ہے آئی، اسے اب خیر دے دیجیے	بشریٰ رحمٰن	171
❑	شہنشاہِ ارض وسما **بَلَغَ العُلیٰ بکمالہٖ**	بہادر شاہ ظفر	172
❑	مدینے کو جائیں یہ جی چاہتا ہے	بہزاد لکھنوی	173
❑	ہم مدینے سے اللہ کیوں آ گئے......	بہزاد لکھنوی	174
❑	سبحان اللہ! روئے محمد ﷺ!	بیچین رجپوری	175
❑	جب تصور میں حسن حبیب خدا ﷺ	بیدل جلپوری	176
❑	تا حشر مجھے ان ﷺ کی غلامی میں رکھا جائے	بیدل حیدری	177
❑	میرا دل اور مری جان مدینے والے	بیدم وارثی	178
❑	ذکرِ سرور میں مجھے کھویا ہوا رہنے دو	بیکل اتساہی	179
❑	ان کا دَر چومنے کا صلہ مل گیا	بیکل رامپوری	180
❑	سرکارِ دو عالم کے رُخ پر انوار کا عالم کیا ہوگا	بیکل رامپوری	181
❑	نبی ﷺ کی عزت وحرمت پہ مرنا	تنویر پھول	182
❑	میں پہلے آبِ زَم زَم سے قلم تطہیر کرتا ہوں	جبار واصف	184
❑	اک رند ہے اور مدحتِ سلطانؐ مدینہ	جگر مراد آبادی	186
❑	اے کہ ترے جلال سے، ہل گئی بزمِ کافری	جوش ملیح آبادی	188
❑	میسر جن کو دید گنبد خضرا نہیں ہوتی	حافظ لدھیانوی	189
❑	حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے	حامد لکھنوی	190
❑	سر محفل کرم اتنا میری سرکار ہو جائے	حبیب پینٹر	191

- ❑ پھر آنے لگیں شہرِ محبت کی ہوائیں — مولانا حسرت موہانی — 192
- ❑ نگاہِ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں — مولانا حسن رضا بریلوی — 193
- ❑ تیرے ہوتے جنم لیا ہوتا — حسن نثار — 194
- ❑ شوق و نیاز و عجز کے سانچے میں ڈھل کے آ — حفیظ تائب — 196
- ❑ بادِ رحمت سنک سنک جائے — حفیظ تائب — 197
- ❑ دے تبسم کی خیرات ماحول کو............ — حفیظ تائب — 199
- ❑ خوشبو ہے دو عالم میں تری اے گلِ چیدہ — حفیظ تائب — 201
- ❑ زباں پر اے خوشا صَلِّ علیٰ یہ کس کا نام آیا — حفیظ جالندھری — 203
- ❑ سلام اے آمنہؓ کے لال، اے محبوبِ سبحانی — حفیظ جالندھری — 204
- ❑ اگر میں عہدِ رسالت مآب میں ہوتا — ڈاکٹر خالد عباس الاسدی — 206
- ❑ منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹے، کتنی ملی خیرات نہ پوچھو — خالد محمود — 207
- ❑ کوئی سلیقہ ہے آرزو کا، نہ بندگی میری بندگی ہے — خالد محمود — 208
- ❑ اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی — خالد محمود — 209
- ❑ تو (ﷺ) جو اللہ کا محبوب ہوا، خوب ہوا — داغ دہلوی — 210
- ❑ حسنِ نبی ﷺ کا نُور ہے، جلوہ نما ہے چار سُو — درد کاکوروی — 211
- ❑ کبھی گلاب کبھی ماہتاب کی صورت — راز کاشمیری — 213
- ❑ لوگو سنو! جناب رسالت مآب ﷺ میں — ونگ کمانڈر رحمٰن کیانی — 214
- ❑ جب میں کہوں محمد ﷺ صل علیٰ کہو تم — رشک خلیلی — 217
- ❑ رواں ہے کاروانِ رنگ و بو سرکار کے دم سے — راجا رشید محمود — 218
- ❑ کس کا جمالِ ناز ہے جلوہ نما یہ سُو بہ سُو — رئیس امروہوی — 219
- ❑ عشق احمد ﷺ چاہیے، حُب مدینہ چاہیے — ریاض الدین سہروردی — 221
- ❑ ثنائے محمد ﷺ جو کرتے رہیں گے — ریاض الدین سہروردی — 222
- ❑ بلادِ عشق کی ہر رہگذر میں رہتے ہیں — ریاض حسین چوہدری — 223
- ❑ کاش وہ چہرہ مری آنکھ نے دیکھا ہوتا — زاہد فخری — 224

- یہ دنیا اک سمندر ہے مگر ساحل مدینہ ہے — زاہد فخری — 225
- جس طرف چشمِ محمد ﷺ کے اشارے ہو گئے — ساغر صدیقی — 226
- نہ ہوتا درِ محمد ﷺ کا تو دیوانے کہاں جاتے — ساغر صدیقی — 227
- بزمِ کونین سجانے کے لیے آپ ﷺ آئے — ساغر صدیقی — 228
- مری آنکھوں نے اے دلبر عجب اسرار دیکھا تھا — سچل سرمست — 229
- حدودِ طائرِ سدرہ، حضور ﷺ جانتے ہیں — سرور حسین نقشبندی — 230
- وہ پھول ہے کیسے مان لوں میں — سعید وارثی — 231
- فضل ربِ العلیٰ اور کیا چاہیے — سکندر لکھنوی — 236
- میرے دل میں ہے یادِ محمد ﷺ...... — سکندر لکھنوی — 237
- اے صبا مصطفیٰ ﷺ سے جا کہنا...... — سہیل احمد صدیقی — 238
- مل گیا ان کا در اور کیا چاہیے — سہیل غازی پوری — 240
- مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے — صوفی شاہد رسول قادری — 241
- بزمِ تصورات سجی تھی ابھی ابھی — شبیر انصاری — 267
- جبینِ عجز کے سجدے لُٹا کر اُن کے کوچے میں — سیّد شریف الدین نیر — 268
- بڑی امید ہے سرکار ﷺ قدموں...... — سیّد شریف الدین نیر — 269
- نہ کلیم کا تصور، نہ خیالِ طورِ سینا — شکیل بدایونی — 270
- اگر اُم القریٰ میں خالقِ کونین نے شورشؔ — آغا شورش کاشمیری — 271
- اِک شخص سراپا رحمت ہے........... — آغا شورش کاشمیری — 272
- یا محمد ﷺ، یا محمد ﷺ میں کہتا رہا — صائم چشتی — 274
- طیبہ کی ہے یاد آئی، اب اشک بہانے دو — صائم چشتی — 275
- لگا لوں نفسِ امارہ کو پہلے آتشِ توبہ — صائم گنجوی کرنالی — 276
- لب پر نعتِ پاک کا نغمہ، کل بھی تھا...... — صبیح رحمانی — 277
- کوئی مثلِ مصطفیٰ کا کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہوگا — صبیح رحمانی — 278
- حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے — صبیح رحمانی — 279

- صبح دَم جب بزمِ گل میں چہچہاتے ہیں طیُور صہبا اختر 280
- وہ شہرِ محبت جہاں مصطفیٰ ﷺ ہیں...... طاہر عمر بلرام پوری 281
- نعت اشکوں سے لکھوں اور سحر ہو جائے طاہؔر سلطانی 282
- مسجدِ نبوی ﷺ یہ تو بتا کچھ سماں...... طراب احمد صدیقی 283
- وہ شمع اُجالا جس نے کیا........... مولانا ظفر علی خاںؒ 284
- دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو مولانا ظفر علی خاںؒ 285
- جشن آمد رسول ﷺ اللہ ہی اللہ عابد بریلوی 286
- بھیجے درود جوشہ دیں ﷺ کی جناب میں خواجہ عابد نظامی 287
- اے ثنا گوئے سید الکونین ﷺ عاصی کرنالی 288
- نبی اکرم شفیع اعظم دُکھے دلوں کا پیام لے لو عاقل مراد آبادی 290
- اس کرم کا کروں شکر کیسے ادا عبدالستار نیازی 291
- خسروی اچھی لگی، نہ سروری اچھی لگی عبدالستار نیازی 292
- محبوب ﷺ کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں عبدالستار نیازی 293
- ہم درِ آقا ﷺ پہ سر اپنا جھکا لیتے ہیں عبدالستار نیازی 294
- جو بھی اللہ کے تسلیم و رضا مانگتے ہیں علی اصغر عباس 295
- بیاں شانِ رسالت کر رہا ہوں علی رضا 296
- ارض بطحا سے ابر سعادت اُٹھا........... علیم ناصری 297
- مجھے اور کچھ نہیں چاہیے........... عنایت اللہ رشیدی 298
- کسی غمگسار کی محنتوں کا یہ خوب...... پروفیسر عنایت علی خاں 299
- سرِ لامکاں سے طلب ہوئی عنبر وارثی 300
- رخشندہ ترے حسن سے رخسارِ یقیں ہے صوفی غلام مصطفیٰ تبسم 302
- یوں عقیدت کے قرینے آ گئے فرحت عباس شاہ 303
- کب کہا مجھ کو تاج شاہی دے قتیل شفائی 304
- لب سل گئے قتیل بس اک التجا کے بعد قتیل شفائی 305

- ❑ جب بھی لکھنے لگی ہوں میں نعت نبی…… قمر آرا چودھری 306
- ❑ جبیں میری ہو سنگِ در تمہارا یا رسول اللہ ﷺ قمر الدین انجم 307
- ❑ سب سے پہلے مشیت کے انوار سے…… پروفیسر کرم حیدری 308
- ❑ جتنا دیا سرکار ﷺ نے مجھ کو………… کوثر القادری 309
- ❑ خورشیدِ رسالت کی شعاعوں کا اثر ہے کوثر نیازی 310
- ❑ چند کھجوریں، جو کی روٹی، ایک پیالہ پانی کا گلزار بخاری 311
- ❑ مدحت حسنِ پیمبر کا قرینہ مل گیا گوہر ملیسانی 312
- ❑ زبانِ دل پہ جو اسمِ حضور ﷺ آ جائے لالہ صحرائی 313
- ❑ رسول مجتبیٰ کہیے، محمد ﷺ مصطفیٰ کہیے ماہر القادری 314
- ❑ چار سُو اللہ کی رحمت کا بادل چھا گیا ماہر القادری 315
- ❑ سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی ماہر القادری 317
- ❑ کہیں اُن کی مدحت میں رمزِ رمی ہے ڈاکٹر مبشر احمد نشتر 320
- ❑ کاش وہ خاک مجھ کو مل جائے مجید امجد 324
- ❑ پھر چشمِ تحیر نے یہ سوچا کہ فضا میں محسن نقوی 325
- ❑ حسن ازل کے مظہر اعظم ﷺ محمد احمد اریب 335
- ❑ قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے علامہ محمد اقبالؒ 336
- ❑ لوح بھی تُو قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب علامہ محمد اقبالؒ 337
- ❑ اے مدینے کے تاجدار………… مولانا محمد الیاس عطار قادری 338
- ❑ محمد ﷺ کا نہ دَر ملتا تو دیوانے کہاں جاتے محمد بخش مسلم 339
- ❑ کوئی اُن ﷺ کے بعد نبی ہوا؟ نہیں! محمد حنیف الاسدی 340
- ❑ گماں تھے ایسے کہ آثار تک یقیں کے نہ تھے محمد حنیف الاسدی 341
- ❑ نعت کہتا ہوں تو طیبہ کی ہوا آتی ہے محمد حنیف نازش قادری 342
- ❑ میرے کملی والے ﷺ کی شان ہی نرالی ہے محمد سعید بدر 343
- ❑ درِ رسول ﷺ ہے، اور گام لڑکھڑائے ہوئے ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ 344

- تنہائی کے سب دن ہیں، تنہائی کی سب راتیں مولانا محمد علی جوہرؒ 345
- یا رسول اللہ ﷺ ترے در کی فضاؤں کو سلام محمد علی ظہوری 346
- فلک کے نظارو، زمیں کی بہارو...... محمد علی ظہوری 347
- جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے محمد علی ظہوری 348
- وہ کیسا سماں ہوگا، کیسی وہ گھڑی ہوگی محمد علی ظہوری 349
- مل جائے مجھ کو نقشِ کفِ پا حضور ﷺ کا مدثر سرور چاند 350
- وہ زمیں سے عرش پہ بے گماں مشتاق مولائی 351
- خود میرے نبی ﷺ نے بات یہ بتادی...... مظفر وارثی 353
- مرا پیمبر عظیم تر ہے مظفر وارثی 354
- مفلسِ زندگی، اب نہ سمجھے کوئی مظفر وارثی 357
- **یَا رَحمۃ لّلعَالَمِیں** ﷺ مظفر وارثی 359
- جب لیا نام نبی ﷺ میں نے دعا سے پہلے حافظ مظہر الدینؒ 361
- نور کے حرف چنوں، رنگ کا پیکر باندھوں مقصود علی شاہ مقصودؔ 362
- نہ کہیں سے دُور ہیں منزلیں...... منور بدایونی 363
- میری الفت مدینے سے یوں ہی نہیں...... منیر قصوری 364
- نہ عزت، نہ شہرت، نہ زر چاہیے موسیٰ نظامی کلیم 365
- آپؐ دنیا میں جب جلوہ فرما ہوئے...... نادر جاجوی 366
- زمیں میلی نہیں ہوتی، زمن میلا نہیں ہوتا ناصر حسین چشتی 367
- جب حسن تھا ان کا جلوہ نما...... سید نجم نعمانی 368
- آپ کا عہد گر مِلا ہوتا نجیب 369
- عطا ہوئے ہیں قرینے تو نعت لکھی ہے نسیم سحر 370
- نہ دولت نہ جاہ وحشم چاہتا ہوں نصرت قریشی 371
- چاند تارے ہی کیا دیکھتے رہ گئے صاحبزادہ نصیر الدین نصیر گولڑوی 372
- اب تنگیٔ داماں پہ نہ جا، اور بھی کچھ مانگ صاحبزادہ نصیر الدین نصیر گولڑوی 373

❑ وہ کمالِ صدق وصفا بھی ہیں......	نظیر لدھیانوی	374
❑ ہے مضطرب سی تمنا کہ ایک نعت کہوں!	نعیم صدیقی	375
❑ اے نعت نگار ہنر مندو!	نعیم صدیقی	377
❑ شاہ مدینہ، شاہ مدینہ، طیبہ کے والی......	نعیم ہاشمی	379
❑ اے رسولِ امیںؐ، خاتم المرسلیںؐ! تجھ سا کوئی نہیں	سید نفیس الحسینی	380
❑ مدینہ حاضری دینے کا یہ معیار ہو جائے	وسیم بریلوی	382
❑ کوہِ فاراں پہ خورشید ﷺ غارِ حرا......	یزدانی جالندھری	383
❑ جس طرح ملتے ہیں لب نام محمد ﷺ کے سبب	یعقوب پرواز	384
❑ زہے مقدر حضورِ حق سے سلام آیا، پیام آیا	یوسف قدیری	385
❑ متفرق نعتیہ اشعار		386

پنجابی

❑ اے موت ٹھہر جا میں مدینے تے جالواں	اعظم چشتی	403
❑ تیرے سوہنے مدینے توں قربان میں......	صائم چشتی	404
❑ اکھیں سوہنے نوں وائے نی جے تیرا گزر ہووے	عبدالستار نیازی	405
❑ کیڈا سوہنا نام محمد ﷺ دا............	محمد علی ظہوری	406
❑ اج سِک متراں دی ودھیری اے	حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ	407

غیر مسلم شعرا

❑ اے خالق کون ومکاں (حمد)	راجندر نرائن سکسینہ بسمل شمس آباد	411
❑ میں نے آنسوؤں سے پوچھا	آفتاب جاوید	412
❑ دیکھی ہے کہیں صورتِ زیبائے محمدؐ	اختر شوری لال اختر امرتسری	413
❑ مدینے میں بلا کر قید کر لو تو مزہ آئے	اشوک ساحل	414

- کوئی ایسا کرشمہ ایسا جادو مجھ پہ ہو جائے — اشوک ساحل — 414
- السلام اے شمعِ انوارِ جہاں — رانا بھگوان داس — 415
- زباں افسانہ دل بود شب جائے کہ من بودم — پنڈت بالمکند رعرش — 416
- لکھتا ہوں ثنائے نیکو محمدؐ — پنڈت راگھوندر راؤ جذب — 417
- سلام اُس ذاتِ اقدس پر سلام...... — جگن ناتھ آزاد — 418
- عظیم الشان ہے شانِ محمدؐ — دِلورام کوثریؔ — 419
- ہندو سمجھ کے مجھ کو جہنم نے دی صدا — دِلورام کوثریؔ — 420
- کبھی یہ بھولے سے تم نے سوچا کہ...... — راجندر نرائن سکسینہ بسمل شمس آباد — 421
- مکہ دیکھا نہ مدینہ نہ وہ روضہ دیکھا — پیارے لال رونق دہلوی — 422
- کان عرب سے لعل نکل کر...... — مہاراجہ سرکشن پرشاد، شاد — 423
- چاند سورج کو کوئی ہاتھوں پہ مرے لادے — کالکا پرشاد — 424
- ہو جائے اگر سارا جہاں درہم و دینار — کالکا پرکاش — 424
- دیر سے نور چلا اور حرم تک پہنچا — کرشن بہاری نور — 425
- تکمیل معرفت ہے محبت رسولؐ کی — کنور مہندر سنگھ بیدی — 426
- پھیلا اُفق پہ نور رسالت مآبؐ کا — سردار گوربخش سنگھ مخمور جالندھری — 427
- نام لو ہر بست کا اور چوگن کرلو وائے — گورونانک — 428
- مداحِ خاص ہوں میں اُس شاہِ دوسرا کا — لالہ لچھی نرائن سخاؔ — 431
- پل میں ورائے عرش گئے اور آگئے — نذیر قیصر — 432
- کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا — ہری چند اخترؔ — 433

اہم مضامین

- نعت کیا ہے؟ — محمد متین خالد — 437
- نعت کیا ہے؟ (92 جملے) — پروفیسر محمد اقبال جاوید — 446

نعت کہیے مگر احتیاط کے ساتھ!	پروفیسر محمد اقبال جاوید	452
آدابِ نعت	ڈاکٹر سید محمد ریاض الحسن گیلانی	459
بر سبیل نعت، فقہی مسالک اور مذہبی گروہ بندیاں	ڈاکٹر ریاض مجید	463
غیر مسلم نعت گو شعرا کا قبولیتِ اسلام سے گریز	پروفیسر محمد اکرم رضا	473
نعتیہ لٹریچر میں ختم نبوت	محمد ریاض قادری	487
نبی کریم ﷺ کے القاب واعلام	محمد متین خالد	501

اِنتساب

امی اور ابا جی

کے نام

جو بہت یاد آتے ہیں

آسماں اُن کی لحد پر شبنم افشانی کرے

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

(بنی اسرائیل: 24)

ارمغانِ گوہر بار

نعت لکھنا سنت رحمٰن ہے اور اسے سننا سنت حبیب الرحمٰن ہے۔نعت صدیوں سے کہی اور لکھی جا رہی ہے۔نجانے کتنے لاکھ نعتیہ اشعار لکھے اور کتنے ہزار مجموعہ شائع ہو چکے ہیں۔مجال ہے کہ حدیقہ نعت کا ایک پھول بھی کملایا یا مرجھایا ہو۔یہ وہ بہار ہے جو خزاں سے نا آشنا ہے۔جناب محمد متین خالد کا مرتب کردہ نعتیہ مجموعہ ''میرا پیمبر عظیم تر ہے'' اس کی زندہ مثال ہے۔اس میں حضرت حسان بن ثابتؓ جیسے صاحبِ حضوری امام بوصیریؒ جیسے وارفتہ واز خود رفتہ اور رومی جیسے پر گو اور برجستہ شاعر شامل ہیں، اس بارگاہ میں جامیؒ نے اپنی حلاوت، سعدیؒ نے اپنی دانش و آفاقیت، خسروؒ نے اپنی فنی نزاکت، قدسی نے اپنی انفرادیت، غالب نے اپنی معنویت، اقبالؒ نے اپنی آفاقیت اور فاضل بریلویؒ نے اپنی علمیت قدومِ ناز پہ نچھاور کر دی پھر بھی بات یہاں تک ہی پہنچ پائی، ''تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا''۔عقیدت کے مشکبو قلم اور محبت کی روشنائی سے لکھی ہوئی یہ نعتیہ کہکشاں دلوں کو منور، دماغوں کو معطر اور روحوں کو سیراب کرتی ہے۔ آنکھیں آنسوؤں سے وضو کرتی ہوئی جان جہاں ﷺ کے حریم حسن میں جا کر ڈیرے ڈال دیتی ہیں۔محبت رسول ﷺ میں وارفتہ حضرات کے لیے یہ کتاب ایک سوغات سے کم نہیں۔اس کے مطالعہ سے ان کا دماغ انوار و برکات کے جلوؤں سے مستنیز اور قلب شوق فراواں سے مقام ناز پر فائز ہو جاتا ہے۔امید ہے کہ ''میرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے'' کو ہر مکتبہ فکر میں شرف قبولیت حاصل ہو گی۔

حبیب الرحمٰن
(وزیر آباد)

گُل چیں ہے ترا قابلِ تحسین اِنتخاب

اس عالمِ رنگ و بو کے معرضِ وجود میں آنے سے لے کر لمحۂ موجود تک جس ہستی کے بارے میں سب سے زیادہ لکھا گیا، وہ ہستی محبوبِ خدا، تاجدارِ انبیاء، سیّدِ اِنس و جاں، جانِ جہاں، سیاحِ لامکاں، شہنشاہِ حسیناں، نازشِ مہ جبیناں، وجہِ تخلیقِ کائنات، مفخرِ شش جہات، سیدالاوّلین والآخرین، امام الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، حضور پرنور، شافعِ یوم النشور، دانندۂ اسرارِ نزدیک و دُور، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہستی ہے۔آپ ﷺ کا نامِ نامی اسمِ گرامی سارے زمانوں، تمام زبانوں اور جملہ جہانوں میں ہمہ وقت گونجنے والا ہے۔آپ ﷺ نے اپنی سیرت و کردار کی عملی امثلہ سے انسانیت کو اُس عرشِ عروج پر پہنچا دیا جو ہر وقار و شرف کی معراج ٹھہرا۔اپنے تو اپنے ہیں اغیار نے بھی آپ کی صداقت و امانت اور شرافت و دیانت کی برملا شہادتیں دیں، تعریفیں کیں اور آپ کی شخصی صفات کی توصیف میں رطب اللسان رہے۔

پیغمبرِ اِنقلاب، نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء گوئی کا سلسلہ بہت قدیم اور طویل ہے۔آپ ﷺ کے شمائل وفضائل اور خصائص وخصائل قرآنِ مجید سمیت تمام کتبِ سماویہ میں موجود ہیں۔آپ ﷺ کے خاندانِ مطہر کے پاکیزہ حضرات و مستورات، صحابہ کرامؓ اور آلِ اطہارؓ کے افرادِ ذیشان نے آپ ﷺ کی شانِ اَقدس میں ہدیاتِ منظوم پیش کیے جو نعتیہ تاریخ کا ایک بنیادی، کلیدی اور زرّیں باب ہیں۔دُنیا کی ہر زبان کا ادب آپ ﷺ کی توصیف کی دولت سے ثروت مند ہے۔

نعت گوئی محض ایک صنفِ شاعری نہیں بلکہ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کے جمالیاتی تسلسل کا نام ہے۔قرونِ اُولیٰ سے آج تک لاکھوں اشعار کہے گئے اور ہزاروں مجموعے

طباعت آشنا ہوئے مگر نعت کا مضمون پہلے دن کی طرح تر و تازہ اور نرالا ہے۔ قادر الکلام شعراء کی خوش بیانیاں، پُر گوئیاں، نئے نئے اسالیب، دلکش پیرائے، اظہار کے جدید تر قرینے، پاکیزہ رنگ اور مقدس آہنگ یکجا ہو کر بھی اس مضمون کو مکمل نہ کر سکے، نعت کہنے والے ہزاروں اور سننے والے لاکھوں کروڑوں گزرے ہیں۔ ہر شریکِ محفل نے بزمِ دوست کی نئی خبر سنائی ہے نہ کوئی سن کر اُکتایا اور نہ کوئی لکھ کر پچھتایا۔ ایک ہی مضمون سو رنگ میں باندھا اور ہزار ڈھنگ سے کہا گیا، لیکن نہ کسی کی اِنفرادیت مجروح ہوئی اور نہ کسی کا تنوع متاثر ہوا۔ نعت نگاری کا فن قلب و روح کی حاضری کے ساتھ ساتھ اِدراک و احتیاط کی روشنی کا بھی متقاضی ہے۔ نعت گوئی جتنی بڑی سعادت ہے، اُتنی ہی بڑی دُشوار گزار گھاٹی بھی ہے۔ آب و آتش و یکجا کرنا پھر آسان ہے مگر علم اور جذبے کے کامل شعور کو برقرار رکھتے ہوئے حُسنِ تخیل اور رنگِ تغزل کی آمیزش سے نعت کہنا کارِ محال ہے۔ نعت کیا ہے؟ گویا کہ اِک کارگہِ شیشہ گری ہے۔ ذرا سی ٹھیس لگی اور آبگینہ ٹوٹ گیا...... مگر اہلِ توفیق کی بات اور ہے۔

بارگاہِ ایزدی سے نعت لکھنے کا شرف مل جانا بہت بڑا اعزاز ہے، نعت سننا اور سنانا بھی کرم ہے، نعت کی محفل سجانا اور نعت کی کتاب چھاپنا یقیناً بڑے نصیب کے فیصلے ہیں۔ متذکرہ بالا اُمور ترویج و تبلیغِ نعت اور خدمتِ نعت کے دل نواز زُمرے میں شامل ہیں۔ موزوں طبع ہونا بڑی بات ہے جبکہ خود شاعر نہ ہو کر دیگر شعراء کے کلام سننا، پسند کرنا، جمع کرنا، ترتیب دینا اور شائع کرنا بھی فروغِ نعت اور خدمتِ مدحت کی ایک حسین اور مؤثر صورت ہے جس کے مثبت و راست اثرات دیر تک اور دُور تک نفوذ پذیر ہوتے ہیں۔ اَدب کی دُنیا میں پسندیدہ نظم و نثر کے اِنتخابات ہر دَور میں طبع ہوتے رہے ہیں۔ اِن کا مقصد قارئین کو ایسی تحاریر سے رُوشناس کرانا ہوتا ہے جنھیں وہ ذخیرۂ اَدب میں سے از خود تلاش نہیں کر سکتے۔ اَدبیات اُردو میں ایسے شاندار اور جاندار اِنتخاب شائع ہوئے ہیں جن کے مرتبین نے ایک شخصیت ہو کر بھرے اِداروں جتنے بڑے کارنامے رقم کر ڈالے ہیں۔ اشاعتِ اِنتخابات کے باب میں مخدوم و مکرم علامہ محمد عارف جاوید نقشبندی

اور قبلہ گاہی محمد متین خالد کا نام اور کام کامل وثوق کے ساتھ بطور مثال پیش کیا جا سکتا ہے۔ ہر دو شخصیات کے اَوصاف و کمالات، تصانیف و تخلیقات اور اَدبی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ مؤخر الذکر اربابِ علم و دانش کی بزم میں ایک اور دل کش، دل نواز، جاں گداز، ایمان اَفروز، روح پروَر، فقید المثال اور مہتم بالشان اِنتخابِ نعت بعنوان: 'مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے' لے کر جلوہ گر ہوئے ہیں۔

محمد متین خالد وطنِ عزیز کے ایک ایسے نیک نام، دُرویش منش ادیب اور دانش ور ہیں جن کی اَدب کے ساتھ محبت اور شیفتگی کا دورانیہ کئی دہائیوں پر محیط ہے۔ اللہ کریم نے اِنھیں اِتنی خوبیاں دے رکھی ہیں کہ ایک ہی خوبی اِنھیں زندہ و جاوید رکھنے کے لیے کافی ہے۔ اور وہ ہے خادمِ ختمِ نبوتؐ اور پاسبانِ ناموسِ رسالتؐ!

ختمِ نبوتؐ اِن کا مرغوب موضوع ہے۔ اِنھوں نے اپنی قلبی و قلمی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ عمرِ عزیز کے بہت سے بہترین سال اِس مشن کے لیے وقف اور صرف کر دیے ہیں جس پر وہ مسرور و مطمئن ہیں۔ علمی و اَدبی حلقوں میں اِن کی شہرت بُوئے گُل کی طرح پھیلی ہوئی ہے۔ اِن کی تحقیق کے چار دانگِ عالم ڈنکے بج چکے ہیں۔ یہ خاموش نظر آتے ہیں لیکن اِن کی خاموشی سمندر کی طرح ہے، ظاہر خاموش مگر باطن پُر جوش۔ اِنھیں نام سے نہیں کام سے لگاؤ ہے۔ جب بات ناموسِ رسالتؐ کی ہو اور عقیدۂ ختمِ نبوتؐ کی ہو، تب تصنیف و تالیف کا یہ آدمی اور قرطاس و قلم کا یہ وارث، گوشہ نشینی اور حجرہ مکینی چھوڑ کر برسرِ میدان اُتر آتا ہے اور ہر فتنے کی سرکوبی کے لیے برسرِ پیکار ہو جاتا ہے۔ نرم دمِ گفتگو کا یہ پیکر تب گرم دمِ جستجو نظر آتا ہے۔ ناموسِ رسالت ﷺ پر اُٹھنے والی کوئی بھی انگشت اِسے بے چین کر دیتی ہے۔ پھر یہ ہر محاذ سنبھال لیتا ہے۔ اخباروں میں چھپتا ہے، ٹی وی پر آتا ہے، منبر پر گرجتا ہے اور جلسوں میں بھی برستا ہے۔ کبھی کبھی تو یہ گدائے مصطفیؐ، عاشقِ بے ریا اور پیکرِ خلوص و وفا، زمانے کی آنکھوں سے بچ بچا کر اور چھپ چھپا کر خاموشی سے ہی حجازِ مقدس کا ویزہ لگوا کر بارگاہِ عالم پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری و حضوری کے مزے لینے چلا جاتا ہے۔ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی کہ یہ غلامِ بے دام اپنے کریم آقا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حریمِ رحمت میں بیٹھ کر راز و نیاز کی کیفیات سے مملو ہو کر، من کا بوجھ ہلکا کر کے اگلے ہی ہفتے گھر لوٹ آتا ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ متین خالد مکتبِ عشق کے معلمِ اعظم ﷺ کے حضور اپنا ''ہوم ورک'' پیش کرنے جاتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے یہ، یہ، اور یہ کرلیا ہے اور اس پر کام جاری ہے، اب آئندہ سال اِس اِس کی تیاری ہے، اگلی بار یہ مکمل کر کے پیش کروں گا۔ سبحان اللہ! یہ اس غلام کا اپنے آقا ﷺ کے ساتھ عہدِ وفا (کمٹمینٹ) ہے۔

قدرت نے محمد متین خالد کو کام کا سلیقہ اور قرینہ بھی عطا کیا ہے، اندازِ تحریر پُرکشش ہے۔ جو کام بھی شروع کریں ضابطے سے انجام دیتے ہیں۔ جو کچھ اِن کے ہاتھ سے نکلتا ہے حُسن اور شائستگی اُس کا خصوصی وصف ہوتا ہے۔ انھوں نے نثری اَدبیات، تخلیقات اور اِنتخابات کی پیش کش میں اپنا لوہا منوایا ہے لیکن وہ کسی فخر، غرور اور گھمنڈ کے فریب میں مبتلا نظر نہیں آتے۔ انھوں نے خود کو ہمیشہ کوچۂ سرکار ﷺ کا مست موالی اور درِ رسول ﷺ کا ایک سوالی سمجھا ہے۔ آج جبکہ محمد متین خالد عمر رسیدگی کے پیرائے میں داخل ہو رہے ہیں لیکن ان کا جنون پھر بھی فارغ نہیں بیٹھا۔ انھوں نے اِنتخابِ نعت پر صدیوں باقی اور جاری رہنے والا کام کر ڈالا ہے۔ نعتیہ شعری تخلیقات کی جمع آوری ان کا سعادت خانہ بھی ہے اور اعزاز نامہ بھی۔ یہ اِنتخاب بظاہر تو ایک کتاب کی صورت سمٹ آیا ہے جس میں ورقہ بن نوفل، حضرت سیّدہ عائشۃ الصدیقہؓ، حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراؓ اور اہم فارسی شعراء سے لے کر دورِ جدید کے اُردو، پنجابی، مسلم و غیر مسلم شعراء تک سب کا نمائندہ کلام شامل ہے۔ یہ اِنتخاب مدحی اَدب کے قارئین و شائقین کو حُسنِ مطالعہ اور ذوقِ مکاشفہ کے لیے عمدہ تر گلدستہ کی صورت میسر آیا ہے۔ یہ کام ہرگز اتنا سہل اور سادہ نہیں۔ بلاشبہ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ، مدوّن اور غیر مدوّن نعتیں لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ اتنے وسیع ذخیرہ ہائے مدحت میں سے کم یاب، متوازی اور معیاری کلام چننے کے لیے کتنی راتیں آنکھوں میں کٹتی ہیں، کتنے رسائل و جرائد دماغ میں اُتارنے پڑتے ہیں، کتنے الفاظ و حروف تخلیق کرنے پڑتے ہیں، کتنے پل صراط عبور کرنے پڑتے ہیں اور ایک چھٹانک شہد

کے لیے کتنے ہزار پھولوں کا طواف کرنا پڑتا ہے۔ یہ محنتِ شاقہ متین خالد جیسا عاشقِ صادق ہی کر سکتا ہے، جن کی نعتِ حضورؐ سے وابستگی کسی مالی، منفعت کی بنا پر نہیں بلکہ والہانہ محبت کی بنیاد پر ہے۔ محمد متین خالد اپنی خلوت کو انجمن بنانے والے اور اُس انجمن کو دل و نگاہ کے چراغوں سے سجانے والے ادیب ہیں۔ مجھے اِن کے اُن دنوں پر رَشک آ رہا ہے جو قدیم عربی و فارسی اور پنجابی و اُردو کلام ڈھونڈنے اور منتخب کرنے میں صرف ہوئے، اور اُن راتوں پر جو اِن کی ترتیب میں خرچ ہوئیں اور اُن لمحات پر جب قلم صفحۂ قرطاس پر رواں ہو کر گُل بکھیرتا ہوگا۔ یہ عظیم اِنتخاب دیکھ کر مرتب و مدوّن کی ہمت، محنت، باریک بینی، موشگافی، جگر کاوی اور دماغ سوزی کو خراجِ تحسین پیش کرنا لازم ہو گیا ہے۔ اگر کسی طالب العلم کی خواہش ہو کہ وہ عہدِ رسالت ﷺ سے لے کر عہدِ موجود تک لکھی گئی مشہور و غیر مشہور شعراء کی معیاری نعتوں اور نام ور ادیبوں کی مرصع نثر کاری اور زر نگاری کو یکجا دیکھے تو اُس کے لیے محمد متین خالد کا نعتیہ اِنتخاب ’’مرا پیمبرؐ عظیم تر ہے‘‘ خوانِ اَدب پر سج چکا ہے۔ بسم اللہ کیجیے! عقیدتوں کی فراوانی کا حظ اُٹھائیے، ’’ہر گلے را رنگ و بُوئے دیگر است‘‘ کے گلستانِ محبت کی سیر کیجیے اور اِس حَسین گُل چیں کی نزاکتِ فن کی داد دیجیے۔ جناب متین خالد! آپ کا ہر کام نقشِ دوام کے درجے پر ہے۔ اللہ کریم آپ کو صحت کاملہ، شفائے عاجلہ اور سلامتِ دائمہ سے سرفراز فرمائے اور بصدقۂ آلِ رسولؐ آپ کی تمام کاوشیں مقبول فرما کر آپ کی توفیقات میں برکت عطا فرمائے۔ آمین!

خاک پائے چن جی سرکار

محمد قاسم کیلانی (حافظ آباد)

29 دسمبر 2024ء

دل کی بات

نعت اہلِ ایمان کی روح کی غذا ہے۔ اس کا تعلق وارفتگیِ شوق اور جذبہ مہرو وفا سے ہے جو ہر مسلمان کے دل و دماغ میں عقیدت و محبت اور جذب وشوق کا چمنستان سجا دیتا ہے۔ سننے والوں پر وجدانی کیفیت طاری ہو جانا ایک فطری امر ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس کے ذریعے اصلاح معاشرہ کا عمل فروغ پاتا ہے اور تزکیہ نفس کو بھی جلا ملتی ہے۔ تعلق بالرسول ﷺ کا دارومدار عشق پر ہوتا ہے نہ کہ عقل پر۔ عشق میں احتیاط اور توازن کی ضرورت ہے۔ مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ نے فرمایا تھا کہ نعت لکھنا دو دھاری تلوار پر چلنے کے مترادف ہے۔ (بعض حضرات نے اسے 'پل صراط' پر چلنا بھی کہا ہے) یعنی اگر شاعر کے پائے فکر میں ذرا سی لغزش ہوئی تو اس کی عاقبت خطرے میں پڑ جائے گی کیونکہ اگر وہ اپنے توسن فکر کو بے لگام کر کے حمد کی سرحد میں داخل ہو جائے تو موجب خسران اور اگر مقام و مرتبہ رسالت مآب ﷺ کو ملحوظِ خاطر نہ رکھا تو بھی خسر الدنیا والآخرۃ کا مستوجب ہوگا۔ اسی لیے حضرت عرفی شیرازیؒ نے فرمایا تھا:

اقبال کرم می گزد ارباب ہمم را
ہمت نخور و نیشتر لا و نعم را
ہشدار کہ نتواں بیک آہنگ سرودن
کونین و مدیح کے و جم را
عرفی مشتاب ایں رہ نعت است نہ صحراست
آہستہ! کہ رہ، بردم تیغ است قدم را

سچ تو یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی مدحت کا حق ادا کرنا آسان نہیں کہ جن کا

خیال آتے ہی آنکھیں باوضو ہو جاتی ہیں۔ایک اچھا نعت گو شاعر وہی ہو سکتا ہے جسے اطاعت ومحبتِ رسول ﷺ میں غرقاب ہونے کا شرف حاصل ہو اور قرآن و حدیث کی تعلیمات سے واقفیت کے ساتھ ساتھ سیرت النبی ﷺ کے وسیع مطالعہ سے بھی بہرہ یاب ہو۔ بقول جناب پروفیسر محمد اقبال جاوید صاحب: ''مولانا جامیؒ کی نعت'' نسیما جانب بطحا گزر کن ''سعدی شیرازیؒ کی یہ رباعی ''بَلَغ العُلیٰ بِکمالِهٖ'' مولانا حالیؒ کا یہ شعر ''وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا'' مولانا ظفر علی خانؒ کی یہ نعت ''وہ شمع اجالا جس نے کیا'' مولانا احمد رضا خاںؒ کا سلام ''مصطفیٰ ﷺ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' حفیظ جالندھریؒ کا ''سلام اے آمنہؓ کے لال ﷺ '' ماہر القادریؒ کا یہ ہدیۂ نیاز ''سلام اُس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی'' اور پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کی یہ نعت اور اُس کے آخری بول ''کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا'' خود بتاتے ہیں کہ کہنے والے نے انہیں کسی خاص کیفیت میں کہا ہے۔از رہ صدق و اخلاص کہی جانے والی ہر بات دل کے آنسوؤں سے وضو کرتی ہوئی جب قلم کی نوک پر آتی ہے تو وہ ہر آنکھ کا تارا، ہر دل کا اُجالا اور ہر زبان کا حوالہ ہو جاتی ہے۔قبول عام کی یہ سند دلیل ہوتی ہے اس بات کی کہ اسے قبولِ خاص کا شرف بھی مل چکا ہے اور جب تک رگ رگ میں شعلۂ بے تاب کروٹ نہ لے، بات بنتی بھی نہیں نہ اس میں اثر آفرینی آتی ہے نہ جمالیاتی دلربائی، نہ اس میں رسائی کی شان پیدا ہوتی ہے اور نہ اُسے پذیرائی کا مقام ملتا ہے۔

ے وہ نغمہ خام ہے وہ مغنی ہے ناتمام
جو سوزِ دل کو سوزِ رگِ جاں نہ کر سکے

اور سوزِ دل، سوزِ رگِ جاں تبھی بنتا ہے جب جوش آرزو تیز ہو، دل دردمند سروِ چراغاں کی طرح ضوفشاں ہو اور ''لوں لوں وچ شوق چنگیری ہو''۔ دل میں آگ اور آنکھ میں برسات کی جھڑی ہو تو چاہنے والا کسی بھی گُلِ تر سے کم نہیں ہوتا۔''

نعت کیا ہے، دیکھیے جناب بدر القادری کیا کہتے ہیں: ''ایک سرمست بادۂ حجاز، جاں باز انصاری، صحابی رسولؓ کی فداکارانہ محبت کا منظر ملاحظہ فرمائیے۔مشرکین نے

اس وارفتہ شوق کو لٹکا دیا ہے اور چاروں طرف سے برچھے اور تلواریں بلند ہو چکی ہیں۔ اس وقت جبکہ دونوں ہاتھ سولی کے تختے پر باندھے جا چکے ہیں، دیوانۂ رسول نے درد اور روح کی گہرائیوں سے بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں اپنی محبت کا نذرانہ اور سلام عقیدت پیش کرنا چاہا تو خود قدرت کے غیبی پیغام رسانوں نے ایک آشفتہ حال جاں نثار کا پیغام بارگاہ نبوی ﷺ تک پہنچا دیا اور حضور ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا: **وعلیک السلام**، تختہ دار پر نیزوں کے زخم کھاتے ہوئے، خون کے فواروں سے غسل شہادت کرتے ہوئے اس محبّ صادق، نعت خوان رسولؐ نے اپنے محبوب ﷺ کی مدح سرائی اس طرح کی:

و لست ابالی حین اقتل مسلما
علی ای شق کان لِلّٰہِ مصرعی
و ذلک فی ذات الا لہ وان یشأ
یبارک علی اوصال شلو ممزع

- میں جب محبت رسول ﷺ میں سرشار مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو اس کی کیا پرواہ کہ کس کروٹ میں میری جان جا رہی ہے۔ میری یہ شہادت راہ خدا میں ہے۔ اس لیے کہ اگر اس کی مرضی ہوئی تو میرے ٹکڑے ٹکڑے کیے ہوئے جسم کو جوڑ جوڑ کر اپنی رحمتوں سے بہرہ ور کر دے گا۔

یہ تھی حضرت خبیبؓ بن عدی انصاری مدنی کی نعت خوانی جنہوں نے نسبت رسول کو اتنی سچائی اور خلوص سے اپنی زندگی میں راسخ کر لیا تھا کہ بہ وقت جاں سپردن، ان کے عام محبت کی تاب ناک پیشانی شکن آلود نہیں ہوئی بلکہ ہر قطرۂ لہو اپنی جگہ ایسا مداح ثابت ہوا جس کی مدحت سرائی کے آگے ڈھیروں سیاہ دفتر بے وقعت ہو جائیں۔ کیا آج بھی اس لہو کی سرخی اپنی اسی تازگی کے ساتھ یہ آواز بلند نہیں کر رہی ہے۔

عشق اگر فرماں دہد از جان شیریں در گزر
عشق محبوب است مطلوب است جاں مقصود نے“

ایک نعت نگار جذب و کیف اور عشق و سرمستی کی اس بے قراری و سرشاری میں

سرمست ہو کر عاشقانِ رسالت مآب ﷺ کو یہ پیغام نہیں دیتا کہ:

چاہتے ہو تم اگر نکھرا ہوا فردا کا رنگ
سارے عالم پر چھڑک دو گنبدِ خضرا کا رنگ

تو اس وقت تک نعت گوئی کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

''میرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے'' معروف نعت گویان کی عربی، فارسی، اردو اور پنجابی میں لکھی گئیں ایمان افروز نعتوں کا مجموعہ ہے۔ایک گوشہ غیر مسلم شعرا کی نعتوں کے لیے بھی مختص کیا گیا ہے۔ یہ نعتیں پڑھتے ہوئے احساس ہی نہیں ہوتا کہ یہ کسی غیر مسلم نے لکھی ہیں۔ان شعرا نے حضور نبی کریم ﷺ سے اپنی والہانہ وابستگی اور پرخلوص عقیدت کو ایسے خوبصورت اشعار میں پرو دیا ہے کہ ان نعتوں کو پڑھنے کے بعد ایک مسلمان انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔کتاب کے شروع میں مختلف شعرا کا دلکش حمدیہ کلام شامل کیا گیا ہے جبکہ آخر میں نعت کے حوالہ سے جذب وشوق میں ڈوبے ہوئے چند چنیدہ اور اہم مضامین شامل کیے گئے ہیں جو یقیناً محبانِ نعت کے لیے قندیلِ راہنمائی کا کردار ادا کریں گے۔نعت کی کائنات اتنی وسیع و عریض ہے کہ اس کا احاطہ ممکن ہی نہیں۔خوشبوؤں اور روشنیوں کے اس بحرِ بیکراں کی وسعتوں میں غواصی کر کے اپنے تئیں میں جو کچھ حاصل کر سکا، پیشِ خدمت ہے۔اگر یہ محنت بارگاہِ رسالت ﷺ میں قبول ہو جائے تو اس سے بڑھ کر میری اور کوئی خوش بختی نہیں۔

ان کی دھن، ان کی لگن، ان کی تمنا، ان کی یاد
مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ خَاتم النبیین و خاتم المرسلین وعلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ بَارِک وَسَلَّمَ

طالب شفاعت محمدی ﷺ بروز محشر
محمد متین خالد
لاہور
mateenkh@gmail.com

سپاس و اعتراف!!

- سب سے پہلے میں اپنے مالک حقیقی کے سامنے سجدہ تشکر ادا کرتا ہوں کہ اگر اس کی بے پایاں رحمت اور بے کراں عنایت نہ ہوتی تو یہ کتاب وجود میں آتی اور نہ زیور طبع سے آراستہ ہوتی۔
- عہد ساز نعت گو شاعر جناب حفیظ تائب، نامور ادیب و شاعر جناب محمد قاسم کیلانی اور صاحب علم و عرفان جناب حبیب الرحمٰن (وزیر آباد) کے لیے بہت دعائیں جنھوں نے علمی رفعتوں پر مبنی ایمان افروز تقریظ لکھ کر کتاب کی معنوی حیثیت کو چار چاند لگا دیے۔
- اس کے بعد میں ممنونِ احسان ہوں جناب پروفیسر محمد اقبال جاوید، جناب ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، جناب محمد آصف بھلی (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)، جناب محمد سعید طاہر، جناب گوہر الطاف، جناب میاں محمد ظفر عباس، جناب محمد شاہین پرواز، جناب مدثر حسین چودھری، جناب محمد اطہر مجید، جناب خواجہ غلام دستگیر فاروقی، جناب محمد مقصود حسین قادری نوشاہی اویسی، جناب مولانا عبدالحکیم نعمانی، جناب مولانا محمد وسیم اسلم، جناب ہاشم علی، جناب محمد احمد ترازی، جناب ملک لیاقت علی (کیولری) جناب محمد اشفاق (سادھوکی)، جناب محمد امجد کمبوہ، جناب محمد ریاض قادری اور جناب محمد فاروق عزمی کی علم دوستی کا جنہوں نے اس کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں لحہ بہ لحہ اور قدم بہ قدم ازحد فکری و نظری راہنمائی کی۔ میرے پاس ان تمام حضرات کے احسانات کا جواب دینے کے لیے پرخلوص دعاؤں کے سوا کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت کی تمام کامیابیاں نصیب فرمائے۔ (آمین)

محمد متین خالد

چند ضروری گزارشات

- اس کتاب کو تیار کرتے وقت بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ کسی غلطی کا امکان نہ رہے۔ اس لیے اس کی پروف ریڈنگ پر دیدہ ریزی سے توجہ مبذول کی گئی۔ اس کے باوجود غلطی کا امکان ہے۔ اُمید ہے کہ قارئین کرام کسی قسم کی کوتاہی کو بہ نظر عفو و اغماض دیکھیں گے۔ اگر کسی جگہ کسی قاری کو غلطی نظر آئے تو براہِ کرم مؤلف کو ضرور مطلع کیا جائے۔ ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ کیا جائے گا۔ شکریہ!
- اس کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں کئی اخلاص کیش احباب نے اپنی بے پناہ محبتوں کا اظہار کیا، کتاب کی اشاعت کے بارے بار بار استفسار کرتے رہے۔ میں ان سب دوستوں کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں۔

محمد متین خالد

میرا پیغمبر عظیم تر ہے صلی اللہ علیہ وسلم

حمد باری تعالیٰ

’’حمد باعث تسکین قلب ہے۔ اس سے فرحت اور روحانی سکون حاصل ہوتا ہے۔اردو شعراء نے اپنی عقیدت وایمان کے گل ہائے معطر حمد یہ اشعار کی لڑیوں میں پرو کر باری تعالیٰ کے اوصاف اسمائے حسنیٰ کے گیسو ہائے معتبر سجائے ہیں۔ خدائے عزوجل کی تحمید و تمجید کے یہ نقش ہائے دل پذیر اور ثنا و توصیف کے یہ دریائے بے نظیر شعری پیکر میں ڈھل کر ادبی سرمائے میں اضافہ کرتے رہے ہیں۔خالقِ ارض وسماوات، مالکِ کون ومکان،تو ہی وہ ذات ہے جو ہر شے سے بے نیاز اور ہر دل کے راز سے آشنا ہے۔تیری حکمت کے جلوے کہکشاں کے ذرّوں سے لے کر سمندر کی گہرائیوں تک پھیلے ہوئے ہیں۔تو وہی ہے جو ابتدا سے ہے اور انتہا کے بعد بھی رہے گا،تو وہی ہے جس کے ہونے سے ہر شے کو وجود ملا اور جس کے نہ ہونے کا تصور بھی کائنات کی ہستی کو مٹا دے۔یا رب! تیرے نور کی روشنی سے آسمان روشن ہیں اور تیرے جلال کی جھلک سے زمین پُرعظمت ہے۔تو نے جو بنایا، وہ بے مثال بنایا اور جو عطا کیا، وہ بے حساب کیا۔یہ چاند، یہ سورج، یہ ستارے، یہ گہرے سمندر اور بلند پہاڑ،سب تیری قدرت کے گواہ ہیں۔تو نے دعا کے ذریعے ہمیں اپنی رحمت کے دروازے تک پہنچنے کا راستہ دکھایا اور اپنی مغفرت کے سایے میں پناہ دی۔تیری عطاؤں کا شکر ادا کرنے کے لیے زبانیں عاجز اور تیرے کرم کا شمار کرنے کے لیے قلم ناتواں ہیں۔تو سب سے بڑا ہے، ہر طاقت سے بلند، ہر علم سے برتر اور ہر خیال سے وسیع‘‘۔

جو تصور میں نہیں جس کی نہیں کوئی خبر
اُس کی تصویر بناؤں میں قلم سے کیوں کر

وہ خیالوں میں اتر جائے تو واسع کیسا
چند لفظوں میں سما جائے تو جامع کیسا

جس کے اک نام کو سو نام سے تعبیر کریں
جس کے اک حرف کو سو ڈھنگ سے تحریر کریں

وہ جو سبحان بھی، رحمان بھی، برہان بھی
وہی جو دیّان بھی، حنان بھی، منان بھی ہے

عرش والا بھی وہی ربی الاعلیٰ بھی وہی
زور آور بھی وہی بخشنے والا بھی وہی

اس کی تعریف محمد ﷺ کے سوا کون کرے

ادیب رائے پوری

کعبہ پہ پڑی جب پہلی نظر، کیا چیز ہے دنیا بھول گیا
یوں ہوش و خرد مفلوج ہوئے، دل ذوق تماشا بھول گیا

پھر روح کو اذنِ رقص مِلا، خوابیدہ جنوں بیدار ہوا
تلووں کا تقاضا یاد رہا، نظروں کا تقاضا بھول گیا

احساس کے پردے لہرائے، ایماں کی حرارت تیز ہوئی
سجدوں کی تڑپ اللہ اللہ، سر اپنا سودا بھول گیا

جس وقت دعا کو ہاتھ اٹھے، یاد آ نہ سکا جو سوچا تھا
اظہار عقیدت کی دھن میں، اظہار تمنا بھول گیا

پہنچا جو حرم کی چوکھٹ تک، اک ابر کرم نے گھیر لیا
باقی نہ رہا یہ ہوش مجھے، کیا مانگ لیا کیا بھول گیا

ہر وقت برستی ہے رحمت کعبہ میں جمیل اللہ اللہ
خاطی ہوں میں کتنا بھول گیا، عاصی ہوں میں کتنا بھول گیا

پروفیسر جمیل احمد

ہر دل کا سہارا، مرا اللہ، مددگار
ہر دکھ کا مداوا، مرا اللہ، مددگار

وہ اعلیٰ و اولیٰ، مرا اللہ، مددگار
وہ مالک و مولیٰ، مرا اللہ، مددگار

آدم ہو کہ داوٗد ہو، موسیٰ کہ محمد ﷺ
ہر اک کا ہے دعویٰ، مرا اللہ، مددگار

ہو مال سے محروم، کوئی مسلم و ملحد
مطعام ہر اک کا، مرا اللہ، مددگار

کوئلوں کی سطح، اُلٹا لٹا، رٹ ہے لگائی
ہمدم ہوں احد کا، مرا اللہ، مددگار

عاصی ہوں، اسی واسطے آسی ہوں رحم کا
ہر حال کہوں گا، مرا اللہ، مددگار

ہمدم ہی عدو ہو گئے اس دور کے طاؔہر
مسرور ہوں مولیٰ مرا اللہ، مددگار

ڈاکٹر محمد طاہر مصطفےٰ

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے وہی خدا ہے
دکھائی بھی جو نہ دے، نظر بھی جو آرہا ہے وہی خدا ہے

وہی ہے مشرق، وہی ہے مغرب، سفر کریں سب اسی کی جانب
ہر آئینے میں جو عکس اپنا دکھا رہا ہے، وہی خدا ہے

تلاش اس کو نہ کر بتوں میں، وہ ہے بدلتی ہوئی رُتوں میں
جو دن کو رات اور رات کو دن بنا رہا ہے وہی خدا ہے

نظر بھی رکھے، سماعتیں بھی وہ جان لیتا ہے نیتیں بھی
جو خانۂ لاشعور میں جگمگا رہا ہے وہی خدا ہے

کسی کو سوچوں نے کب سراہا، وہی ہوا، جو خدا نے چاہا
جو اختیار بشر پہ پہرے بٹھا رہا ہے، وہی خدا ہے

کسی کو تاج وقار بخشے کسی کو ذلت کے غار بخشے
جو سب کے ماتھوں پہ مہر قدرت لگا رہا ہے وہی خدا ہے

سفید اس کا، سیاہ اس کا نفس نفس ہے گواہ اس کا
جو شعلہ جاں جلا رہا ہے، بجھا رہا ہے وہی خدا ہے

مظفر وارثی

کس سے مانگیں، کہاں جائیں، کس سے کہیں اور دنیا میں حاجت روا کون ہے
سب کا داتا ہے تو، سب کو دیتا ہے تو، تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے
کون مقبول ہے، کون مردود ہے، بے خبر! کیا خبر تجھ کو، کیا کون ہے
جب تلیں گے عمل سب کے میزان پر، تب کھلے گا کہ کھوٹا کھرا کون ہے

کون سنتا ہے فریاد مظلوم کی، کس کے ہاتھوں میں کنجی ہے مقسوم کی
رزق پر کس کے پلتے ہیں شاہ و گدا، مسند آرائے بزم عطا کون ہے
اولیا تیرے محتاج اے ربّ کل، تیرے بندے ہیں سب اولیا و رسل
ان کی عزت کا باعث ہے نسبت تری، ان کی پہچان تیرے سوا کون ہے

میرا مالک میری سن رہا ہے فغاں، جانتا ہے وہ خاموشیوں کی زباں
اب مری راہ میں کوئی حائل نہ ہو، نامہ بر کیا بلا ہے، صبا کون ہے
ابتدا بھی وہی، انتہا بھی وہی، ناخدا بھی وہی، ہے خدا بھی وہی
جو ہے سارے جہانوں میں جلوہ نما، اس احد کے سوا دوسرا کون ہے

انبیاء، اولیاؒ، اہل بیت نبیؐ، تابعین و صحابہؓ پہ جب آ بنی
گر کے سجدے میں سب نے یہی عرض کی، تو نہیں ہے تو مشکل کشا کون ہے؟
اہل فکر و نظر جانتے ہیں تجھے، کچھ نہ ہونے پہ بھی مانتے ہیں تجھے
اے نصیر اس کو تُو فضل باری سمجھ، ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے

صاحبزادہ نصیر الدین نصیر گولڑویؒ

عربی

''احساس ممنونیت روح میں جاگزیں ہو جو دلوں کو موم کر ڈالے، رحمتیں دیدہ و دل کو اپنے حصار میں لے لیں، زندگیاں احسان کے بوجھ تلے تشکر و امتنان کی زبان بولنا چاہیں، رحمت کے سوز و گداز سے دلوں کے دریچے کھل جائیں، سحاب کرم کھل کر برسے اور جذبوں کی فصل سر اٹھا لے اور زبان و قلم حسن تخلیق پہ تل جائیں تو نعت ہوتی ہے۔''

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

فَلَوْ سَمِعُوْا فِیْ مِصْرِ اَوْصَافِ خَدِّهٖ
لَمَا بَذَلُوْا فِیْ سَوْمِ یُوْسُفَ مِنْ نَقَدِ

لَوَاحِیْ زُلَیْخَا لَوْرَأَیْنَ جَبِیْنَهٗ
لَاٰثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوْبِ عَلَی الْاَیْدِیْ

لَنَا شَمْسٌ وَلِلْاٰفَاقِ شَمْسٌ
وَشَمْشِیْ خَیْرٌ مِنْ شَمْسِ السَّمَآءِ

فَشَمْسُ النَّاسِ تَطْلَعُ بَعْدَ فَجْرٍ
وَشَمْسِیْ تَطْلَعُ بَعْدَ الْعِشَآءِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

............ترجمہ............

- اگر اہل مصر حضور نبی کریم ﷺ کے رخسار مبارک کے اوصاف و محاسن سن لیتے تو وہ یوسف علیہ السلام کی خریداری میں اپنی رقم خرچ نہ کرتے۔
- اگر زلیخا کی سہیلیاں آپ ﷺ کی جبین مبارک دیکھ لیتیں تو وہ اپنے ہاتھوں کو کاٹنے کی بجائے اپنے دلوں کو چاک کرنے کو ترجیح دیتیں۔
- ایک سورج (خاص) ہمارا ہے (یعنی حضور نبی کریم ﷺ کا روئے انور) اور ایک سورج فضائے آسمان کا ہے۔ میرا سورج آسمان کے سورج سے بہتر ہے۔

- لوگوں کا سورج (یعنی آسمان کا سورج) فجر کے بعد نکلتا ہے اور میرا سورج عشاء کے بعد طلوع ہوتا ہے۔

....

مَتٰی یَبْدُو فِی الدَّاجِی الْبَہِیْم جَبِیْنُہٗ
یَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجٰی الْمُتَوَقَّدِ
فَمَنْ کَانَ اَوْ مَنْ قَدْ یَکُوْنُ کَاَحْمَدُ
نِظَامٌ لِّحَقٍّ اَوْ نَکَالٌ لِّمُلْحِدِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ

............ترجمہ............

- اندھیری رات میں آپ ﷺ کی پیشانی نظر آتی ہے تو اس طرح چمکتی ہے جیسے روشن چراغ۔
- احمد مجتبیٰ ﷺ جیسا کون تھا اور کون ہوگا، حق کا نظام قائم کرنے والا اور ملحدوں کو سراپا عبرت بنا دینے والا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

مَاذَا عَلیٰ مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَ
اَلَّا یُشُمَّ مُدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

صُبَّتْ عَلَیَّ مُصَائِبٌ لَوْ اَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ عُدْنَ لَیَالِیَا

اِغْبَرَّ اٰفَاقُ السَّمَآءِ وَ کُوِّرَتْ
شَمْسُ النَّهَارِ وَ اَظْلَمَ الْاَزْمَانُ

وَ الْاَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِیِّ کَئِیْبَةٌ
اَسَفًا عَلَیْهِ کَثِیْرَةُ الْاَحْزَانِ

فَلْیُبْکِهٖ شَرْقُ الْبِلَادِ وَغَرْبُهَا
یَا فَخْرَ مَنْ طَلَعَتْ لَهُ النَّیِّرَانُ

یَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَکِ صِنْوَةٌ
صَلّٰی عَلَیْکَ مُنَزِّلُ الْقُرْاٰنِ

سیدۃ النسا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

............ترجمہ............

- جس نے ایک مرتبہ بھی خاکِ پائے احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سونگھ لی، تعجب کیا ہے اگر وہ ساری عمر کوئی اور خوشبو نہ سونگھے۔

- وہ مصیبتیں جو مجھ پر ٹوٹی ہیں اگر یہ مصیبتیں دنوں پر ٹوٹتیں تو دن راتوں میں تبدیل ہو جاتے۔
- آسمان کی پہنائیاں غبار آلود ہو گئیں اور دن کا سورج لپیٹ دیا گیا اور سارا زمانہ تاریک ہو گیا۔
- اور زمین نبی کریم ﷺ کے (ظاہری پردہ فرمانے کے) بعد مبتلائے درد ہے اور آپ ﷺ کے فراق میں از حد غمزدہ اور پریشان ہے۔
- اب آنسو بہائے مشرق بھی اور مغرب بھی اُن کی جدائی پر، فخر تو صرف اُن کے لیے ہے جن پر روشنیاں چمکیں۔
- اے اللہ کے آخری رسول ﷺ! آپ برکت وسعادت کی جوئے فیض ہیں۔ آپ پر تو قرآن نازل کرنے والے نے بھی درود وسلام بھیجا ہے۔

سید الشہدا، اسد اللہ و اسد الرسول سیدنا حضرت حمزہ بن عبدالمطلبؓ کے ساتھ حضور سرورِ کائنات ﷺ کی محبتوں کا کوئی شمار ہے نہ کنار۔ حضرت حمزہؓ صرف مردِ رزم ہی نہیں، جانِ بزم بھی تھے۔ آپؓ کا شمار اعلیٰ پائے کے عرب شعرا میں ہوتا تھا۔ پیارے بھتیجے ﷺ کے لیے اُنؓ کی اس ندائے محبت کو تا قیامت مسلمانوں کی صدائے دل کا درجہ حاصل رہے گا۔ انھوںؓ نے ایمان لانے کی خوشی میں شکرانے کے طور پر نہایت بلند پایہ نعتیہ اشعار کہے، آیئے! ان سے آپ بھی اپنے ایمان کو تازہ کیجیے:

حمدت اللّٰہ حین ھدی فؤادی
الی الاسلام والدین الحنیف

لدین جاء من رب عزیز
خبیر بالعباد بھم لطیف

اذا تلیت رسائلہ علینا
تحدر مع ذی اللب الحصیف

واحمد مصطفیٰ ﷺ فینا مطاع
فلا تغسوہ بالقول العنیف

فلا واللّٰہ نسلمہٗ لقوم
ولما نقض فبھم بالسیوف

و نترک منھم فتلی بقاع
لورد الطیر کالورد العکوف

رسائل جاء احمد من ھداھا
بایات مبینة الحروف

سیّد الشہدا سیدنا حضرت حمزہؓ

............ترجمہ............

''میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بجا لاتا ہوں اور اس کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے میرے دل کو اسلام قبول کرنے کے لیے ہدایت دی جو دین حنیف ہے۔ اس مبارک دین کی طرف جو ربِ کریم کی طرف سے آیا ہے، جو غلبہ والا ہے، جو اپنے بندوں کے حالات سے با خبر اور ان کے ساتھ لطف و احسان فرمانے والا ہے۔ جب اس کی آیات ہمارے سامنے تلاوت کی جاتی ہیں تو ہر عقل مند اور زیرک انسان کے آنسو بے اختیار ٹپکنے لگتے ہیں۔ حضرت احمدِ مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے مخدوم اور مطاع ہیں۔ آپ ﷺ کے ہر حکم کی تعمیل کی جاتی ہے۔ لہٰذا کوئی شخص ان کے سامنے نا ملائم لفظ بھی منہ سے نہ نکالے۔ اللہ کی قسم! ہم آپ ﷺ کو کسی قوم کے سپرد نہیں کریں گے جب تک کہ تلواروں کے ساتھ ان کا فیصلہ نہ چکا دیں۔ ہم ان کے مقتولوں کو ایک میدان میں چھوڑ دیں گے جن کے ارد گرد پرندے منڈلاتے ہیں جس طرح پرندوں کے جھنڈ مردار کے گرد جمع ہوتے ہیں۔ یہ وہ باعظمت احکام ہیں جو ہدایت کے لیے احمد مجتبیٰ ﷺ لے کر آئے ہیں۔ ایسی روشن آیات جن کے ہر حرف میں ہدایت ہے۔''

وَ اَحۡسَنُ مِنۡکَ لَمۡ تَرَقَطُّ عَیۡنِی
وَ اَجۡمَلَ مِنۡکَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَاءٗ
خُلِقۡتَ مُبَرَّأً مِّنۡ کُلِّ عَیۡبٍ
کَاَنَّکَ قَدۡ خُلِقۡتَ کَمَا تَشَاءٗ
هَجَوۡتَ مُحَمَّدًا بَرًّا رَّءُوۡفًا
رَسُوۡلَ اللّٰهِ شِیۡمَتُهُ الۡوَفَاءٗ
رَجَوۡتُکَ یَابۡنَ اٰمِنَةَ لِاَنِّیۡ
مُحِبٌّ وَالۡمُحِبُّ لَهُ الرَّجَاءٗ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

- اے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! میری آنکھ نے آج تک آپ سے زیادہ حسین نہ دیکھا ہے، (نہ دیکھے گی) اور کسی عورت نے آپ سے زیادہ حسین وجمیل بچہ پیدا نہیں کیا۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر عیب سے پاک اور مبرا پیدا کیا گیا ہے، گویا آپ کو خود آپ کی خواہش اور منشا کے مطابق پیدا کیا گیا ہے۔
- اے رسولِ خدا کے دشمن! تو نے بُرائی کی ہے کس کی؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی، جو سرتا پا کرم اور نوازش ہیں جنہوں نے ہر ایک پر مہربانی کی ہے، جو اللہ کے رسول ہیں، اور جن کی عادت پاک ہی وفا کرنے والی ہے۔
- اے آمنہ کے لعل صلی اللہ علیہ وسلم، میں نے آپ کی تمنا کی ہے، میں محبت کرنے والا ہوں اور ہر محبت کرنے والے کی ایک تمنا ہوتی ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصُّبُحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِہٖ
وَاللَّيْلُ دَجٰی مِنْ وَّفْرَتِہٖ
فَاقَ الرُّسُلَ فَضْلًا وَّعُلَا
اَھْدَی السُّبُلَ لِدَلَالَتِہٖ
كَنْزُ الْكَرَمِ مَوْلَی النِّعَمِ
ھَادِی الْاُمَمِ لِشَرِيْعَتِہٖ
اَزْكَی النَّسَبِ اَعْلَی الْحَسَبِ
كُلُّ الْعَرَبِ فِیْ خِدْمَتِہٖ
سَعَتِ الشَّجَرُ نَطَقَ الْحَجَرُ
شَقَّ الْقَمَرُ بِاِشَارَتِہٖ
جِبْرِيْلُ اَتٰی لَيْلَةَ اَسْرٰی
وَالرَّبُّ دَعٰی لِحَضْرَتِہٖ
نَالَ الشَّرَفَا وَاللّٰہُ عَفَا
عَمَّا سَلَفَا مِنْ اُمَّتِہٖ
فَمُحَمَّدُنَا هُوَ سَيِّدُنَا
وَالْعِزُّ لَنَا بِاِجَابَتِہٖ

حضرت حسان بن ثابتؓ

............ترجمہ............

سحر طاری ہوئی ہے آپ ﷺ کے ماتھے کی طلعت سے
یہ رونق رات نے پائی ہے زلفوں کی عنایت سے
بزرگی میں وہ سبقت لے گئے سارے رسولوں پر
کہ رستے دین کے روشن ہوئے ان کی ہدایت سے
خزانے بخششوں کے رحمتوں کے ملک ہیں ان کی
ہدایت یاب ساری اُمتیں ان کی شریعت سے
نسب ان کا، حسب ان کا بہت ارفع، بہت اعلیٰ
شرف پایا ہے سارے عالموں نے ان کی خدمت سے
شجر خدمت میں آئے، پتھروں نے بات کی ان سے
قمر شق ہو گیا ہے ان کی انگشت شہادت سے
شبِ معراج ان کے پاس جبریلِ امینؑ آئے
بلایا رب نے ان کو عرش پر اپنی عنایت سے
انہی کے واسطے سے سب شرف پائے ہیں لوگوں نے
گناہ سب دور فرمائے ہیں رب نے ان کی اُمت کے
ہمارے سید و مولا محمد ﷺ ہیں، محمد ﷺ ہیں
کہ عزت ہے ہمارے واسطے ان کی اطاعت سے

منظوم ترجمہ: حکیم سرور سہارنپوری

هجوت محمد فأجبت عنه
وعند اللّٰه فی ذاک الجزاء

تو (گستاخ رسول کعب بن اشرف یہودی) نے رسول کریم ﷺ کی شان اقدس میں نازیبا الفاظ استعمال کیے تو میں نے ان کا جواب دیا۔اس جوابی کارروائی اور خدمت کی جزا اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے، وہی اس کی جزا و صلہ دے گا۔

أتهجوه ولست له بکفء
فشر کما لخیر کما الفداء

کیا تو اس عظیم المرتبت ہستی کی شان میں گستاخی کرتا ہے جس کے سامنے تیری کوئی حیثیت ہی نہیں اور تو ان کا پاسنگ بھی نہیں؟ میں دعا کرتا ہوں کہ جو شریر ہے، وہ اس پر فدا اور قربان ہو جائے جو سراپا خیر و برکت ہے۔

هجوت مبارکا برا حنیفا
أمین اللّٰه شیمته الوفاء

تو نے اس شخص کے بارے میں ناپسندیدہ اشعار کہے ہیں جو برکت مجسم، نیکوکار، راست باز، حق پسند اور اللہ کے امین ہیں۔خوئے وفا ان کی طبع ہمایوں میں رچی بسی ہے۔

فمن یهجو رسول اللّٰه منکم
ویمدحه و ینصره سواء

ایک شخص اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول ﷺ کی شان میں رطب اللسان اور ان کی مدح و ستائش میں مصروف ہے اور ان کی مدد کر رہا ہے جبکہ دوسری طرف

ایک شخص ہے جو بدگوئی میں مصروف اور ہرزہ سرائی کر رہا ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟

فان أبی و والدتی وعرضی
لعرض محمد منکم وقاء

میری خواہش ہے کہ میری عزت اور میرے ماں باپ سب حضور نبی کریم ﷺ کی عزت پر قربان ہو جائیں۔

وأحسن منک لم ترقط عینی
وأجمل منک لم تلد النساء

آپ ﷺ سے زیادہ حسین کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں اور آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔

خلقت مبرءا من کل عیب
کأنک قد خلقت کما تشاء

آپ ﷺ ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں۔ گویا آپ ﷺ کو آپ ہی کی حسب منشا پیدا کیا گیا ہے۔

أغر علیه للنبوة خاتم
من اللّٰه مشهود یلوح و یشهد

آپ ﷺ کی مبارک پیشانی روشن ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کو درخشاں مہر ختم نبوت عطا ہوئی ہے جو آپ ﷺ کی صداقت کی گواہی دے رہی ہے۔

وضم الاله اسم النبی الی اسمه
اذا قال فی الخمس المؤذن أشهد

اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم پاک کے ساتھ اپنے نبی ﷺ کے نام کو ملا لیا ہے کیونکہ ہر مؤذن پانچ وقت 'اشھد' کہہ کر اس حقیقت کبریٰ کی گواہی دیتا ہے۔

وشق له من اسمه لیجله
فذو العرش محمود وهذا محمد

اور اللہ کریم نے اپنے ہی نام سے ان (ﷺ) کا نام مشتق کیا ہے تا کہ ان کی جلالت شان کو واضح فرمادے۔ چنانچہ عرش والا "محمود" ہے اور یہ "محمد ﷺ" ہیں۔

فأمسى سراجا مستنيراً وهاديا

يلوح كما لاح الصّقيل المهند

چنانچہ وہ ہادی اور روشن سراج ہیں اور صیقل شدہ ہندی تلوار کی طرح درخشاں ہیں۔

و انذرنا نارا و بشر جنة

وعلمنا الاسلام فاللّٰه نحمد

انہوں نے ہمیں آگ سے ڈرایا اور جنت کی بشارت دی اور اسلامی تعلیمات سے آگاہ فرمایا۔ اس عطائے خاص پر ہم اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں۔

فينا الرسول و فينا الحق نتبعه

حتى الممات ونصر غير محدود

رسول کریم ﷺ بھی ہم میں موجود ہیں اور حق بھی ہم میں ہے جس کی دم واپسیں تک ہم پیروی کرتے رہیں گے۔ اس کے علاوہ ختم نہ ہونے والی اللہ کی مدد بھی ہمیں حاصل ہے۔

مبارك كضياء البدر صورته

ماقال كان قضاء غير مردود

آپ ﷺ سرچشمہ برکات ہیں اور چودہویں کے چاند کی طرح حسین و خوبصورت ہیں۔ جو بات کہہ دیں، وہ قضا وقدر کا فیصلہ بن جاتی ہے جسے ٹالا نہیں جا سکتا۔

لقد خاب قوم غاب عنهم نبيهم

وقدس من يسرى اليهم وهندى

جس قوم کے نبی انہیں چھوڑ کر دوسری جگہ چلے گئے، وہ قوم خائب و خاسر اور نامراد ہوگئی اور صبح و شام سفر کر کے جس قوم کے پاس گئے، وہ سرخرو، بامراد اور قابل تکریم ہوگئی۔

نبی یری مالا یری الناس حوله
ویتلو کتاب اللّٰه فی کل مسجد

ان کے گرد و پیش بیٹھے ہوئے لوگ جو کچھ نہیں دیکھ سکتے، نبی مکرم ﷺ وہ بلا تکلف دیکھتے ہیں اور ہر سجدہ میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔

وان قال فی یوم مقالة غائب
فتصد یقها فی الیوم أوفی ضحی الغد

اور اگر وہ کسی دن غیب کی بات کہہ دیں تو آج یا کل ضرور اس کی تصدیق ہو جاتی ہے۔

فبورکت یا قبر الرسول وبورکت
بلاد قوی فیها الرشید المسدد

اے رسول اللہ کی قبر! تو بھی بابرکت ہے اور وہ شہر مقدس بھی جس میں ہدایت یافتہ اور سیدھی راہ کی طرف دعوت دینے والے نبی ﷺ آ کر مقیم ہو گئے ہیں۔

وبورک لحد منک ضمن طیبا
علیه بناء من صفیح منضد

اور تیری لحد بھی کتنی بابرکت ہے جس نے سب سے پاک ہستی کو اپنی آغوش میں لے لیا ہے اور اس پر ترتیب وار سلیں چن دی گئی ہیں۔

وهل عدلت یوما رزیة هالک
رزیه یوم مات فیه محمد

جس دن حضور ﷺ اس دنیا سے پردہ فرما گئے، اس دن کی مصیبت کے برابر کسی اور دن کی مصیبت نہیں ہو سکتی ہے جس میں کوئی شخص اس دنیا سے رخصت ہو گیا ہو۔

تقطع فیه منزل الوحی عنهم
وقد کان ذا نور یغور و ینجد

اس دن مہبط وحی وسکینہ ان سے جدا ہو گئے حالانکہ نشیب وفراز ان کے نور

سے درخشاں تھے۔

یدل علی الرحمن من یقتدی به
وینقذ من هول الخزایا و یرشد

جوان کی پیروی کرتا تھا، وہ اسے رحمان کا راستہ دکھاتے تھے اور رسوائیوں کے خطرے سے بچاتے اور سیدھا راستہ دکھاتے تھے۔

و مسجد فالموحشات لفقده
خلاله فیه مقام و مقعد

آپ ﷺ کی مسجد، اس کی ساری فضا اور جن جگہوں پر آپ اٹھتے بیٹھتے تھے، وہ سب آپ ﷺ کی جدائی میں ویران اور سنسان پڑی ہیں اور وحشت زدہ ہیں۔

وبالجمرة الکبریٰ له ثم أوحشت
دیار وعرصات وربع ومولد

اسی طرح جمرۂ کبریٰ، تمام میدان، مقام ولادت اور گھر بھی اداس ہیں۔

فبکی رسول اللّٰه یا عین عبرة
ولا أعرفنک الدهر دمعک یجمد

پس اے آنکھ! اب اللہ کے رسول ﷺ کی یاد میں خوب آنسو بہا اور میں نہیں سمجھتا کہ اب کبھی یہ آنسو تھم بھی سکیں گے۔

وما لک لا تبکین ذا النعمة التی
علی الناس منها سابغ یتغمد

اور تو اس نعمت عظمیٰ پر کیوں نہیں روتی ہے جس نے اپنی وسعت کے دامن میں لوگوں کو چھپایا ہوا تھا اور مکمل طور پر ڈھانپا ہوا تھا۔

فجودی علیه بالدموع وأعولی
لفقد الذی لامثله الدهر یوجد

پس اس لاثانی محبوب کی جدائی میں خوب آنسو بہا اور خوب گریہ وزاری کر جس کا مثل کبھی بھی وجود میں نہیں آسکے گا۔

وما فقد الماضون مثل محمد
ولا مثله حتی القیامه یفقد

اور گزشتہ لوگوں نے حضور ﷺ کی مثل کسی کو مفقود نہیں پایا اور نہ ہی قیامت تک کوئی ایسا مفقود پایا جائے گا۔

ما بال عینک لا تنام کأنما
کحلت مآقیها بکحل الأرمد

تیری آنکھوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ سو نہیں رہی ہیں جیسے ان کے گوشوں میں آشوب چشم کا سرمہ لگا دیا گیا ہو۔

جزعا علی المهدی أصبح ثاویا
یا خیر من وطئ الحصی لاتبعد

یہ بے خوابی اس بے قراری اور گھبراہٹ کی وجہ سے ہے جو ہدایت یافتہ ہستی مکرم ﷺ کے تشریف لے جانے اور قبر مبارک میں مقیم ہونے سے پیدا ہوئی ہے۔ اے میرے محبوب ﷺ! آپ ریگزاروں پر چلنے والوں میں سب سے افضل اور بہتر ہیں۔ خدا کرے آپ کبھی ہم سے جدا اور دور نہ ہوں۔

وجهی یقیک الترب لهفی لیتنی
غیبت قبلک فی بقیع الغرقد

اے کاش! میں آپ سے پہلے ہی مدینہ منورہ کے قبرستان بقیع غرقد میں سپرد خاک کر دیا جاتا۔ بے شک میرا چہرہ خاک آلود ہو جاتا مگر آپ اس سے محفوظ رہتے۔

بأبی وامی من شهدت وفاته
فی یوم الاثنین النبی المهتدی

جو ہدایت یافتہ نبی ﷺ بروز پیر یہاں سے رخصت ہوئے، ان پر میرے ماں باپ قربان ہو جائیں، میں ان کے وصال شریف کے وقت حاضر تھا۔

فضللت بعد وفانه متبلدا
متلددا یالیتنی لم أولد

پس میں ان کی وفات کے بعد حیران وششدر رہ گیا۔ اے کاش! میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا۔

أأقیم بعدک بالمدینة بینهم
یالیتنی صبحت سم الاسود

کیا میں اب آپ ﷺ کے بعد مدینہ طیبہ میں رہوں گا؟ اے کاش! مجھے کالے سانپ کا زہر پلا دیا جائے۔

أوحل أمر اللّٰه فینا عاجلا
فی دوحة من یومنا اوفی غد

آج شام یا کل صبح اللہ کا حکم ہمارے بارے میں جلد ہی سے نازل ہو جائے (یعنی موت آجائے)

فتقوم ساعتنا فنلقی طیبا
محصنا ضرائبه کریم المحتد

پس ہماری قیامت قائم ہو جائے اور ہم اس پیارے نبی ﷺ سے ملاقات کر لیں جو کریم الاصل، نیک سرشت اور طیب وطاہر ہیں۔

یا بکر آمنة المبارک بکرها
ولدته محصنة بسعد الأسعد

اے حضرت آمنہ خاتون (رضی اللہ عنہا) کے عظیم البرکت صاحبزادے! جن کو اس پاک باز ہستی نے سعید ترین ساعت میں جنم دیا ہے۔

نوراً أضاء علی البریة کلها
من یهد للنور المبارک یهتدی

ایک ایسے نور کو جنم دیا ہے جس نے ساری کائنات کو روشن کر دیا ہے۔ وہ شخص یقیناً ہدایت پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے جسے اس نور تک رسائی عطا کر دی جائے۔

یا رب فاجمعنا معا و نبینا
فی جنة تثنی عیون الحسد

یا اللہ! ہمیں ہمارے نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنت میں جمع فرما دے جس سے حاسدوں کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں۔

فی جنة الفردوس فاكتبهالنا
يا ذاالجلال وذالعلا والسودد

اے جلالت و سیادت اور علو و ارتقا کے مالک! جنت الفردوس، ہمارے مقدر میں لکھ دے اور اس میں ہم سب کو اکٹھا کر دے۔

واللّٰه أسمع مابقيت بهالك
الا بكيت على النبى محمد

اللہ کی قسم! حضور ﷺ کی جدائی میں اب یہ حالت ہوگئی ہے کہ جب بھی کسی کے فوت ہونے کی خبر سنتا ہوں تو مجھے اپنے پیارے نبی ﷺ یاد آ جاتے ہیں اور میں بے ساختہ رو پڑتا ہوں۔ جب تک زندگی ہے اب یہی کیفیت رہے گی۔

صلى الاله ومن يحف بعرشه
والطيبون على المبارك احمد

کریم و مبارک نبی حضور احمد مجتبیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور جو فرشتے عرش بریں کو گھیرے ہوئے ہیں اور پاکباز بندے سب ان پر درود بھیجیں اور صلوٰۃ وسلام کے نذرانے پیش کریں۔

حضرت حسان بن ثابتؓ

صلی اللہ علیہ وسلم

فَقَدْ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ مُعْتَذِرًا
وَالْعَفُوْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مَقْبُوْلٗ
لَقَدْ اَقُوْمُ مَقَامًا لَوْ یَقُوْمُ بِہٖ
اَرٰی وَ اَسْمَعُ مَا لَوْ یَسْمَعُ الفِیْلٗ
لَظَلَّ یَرْعَدُ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ
مِنَ الرَّسُوْلِ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَنْوِیْلٗ
اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَیْفٌ یُّسْتَضَآءُ بِہٖ
مُھَنَّدٌ مِنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ مَسْلُوْلٗ

حضرت کعب بن زہیرؓ

............ترجمہ............

- میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عذر خواہ ہو کر پہنچا اور معافی و درگزر تو اللہ کے رسول کے نزدیک نہایت پسندیدہ ہے۔
- میں اس مقام پر کھڑا تھا کہ اگر وہاں ہاتھی بھی کھڑا ہوتا اور ہاتھی وہ دیکھتا اور سنتا جو دیکھ اور سن رہا تھا۔
- تو یقیناً کانپنے لگتا اگر اللہ کے حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جودوسخا اور بخشش وعطا نہ ہوتی۔
- بیشک رسول اللہ وہ سیف ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔ وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک کھینچی ہوئی تلوار ہیں۔

ﷺ

یہ نعت بعثت کے فوراً بعد ورقہ بن نوفل نے پیش کی، جسے سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی موجودگی میں سماعت فرمایا: دنیا کی اب کسی نعت کو قیامت تک ایسی زبان اور ایسے سامع نصیب نہیں ہوں گے۔

نزولِ وحی کے پہلے واقعہ کے بعد حضور رسالت مآب ﷺ پر کپکپی طاری ہوگئی، آپ ﷺ اسی حالت میں گھر تشریف لائے۔ محرمِ راز حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا، **زَمِّلُوْنِیْ! زَمِّلُوْنِیْ!** مجھے چادر اوڑھاؤ، مجھے چادر اوڑھاؤ! سیدہؓ نے آپ ﷺ کو چادر اوڑھا دی۔ اضطراب کم ہوا تو اُم المومنین کو پورا واقعہ سنایا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے کہا:

- بخدا! اللہ آپ ﷺ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ:
- آپ ﷺ اقربا پر شفقت فرماتے ہیں اور تعلق کو قائم رکھتے ہیں۔
- مصیبت زدہ اور دبے ہوئے لوگوں کا بوجھ اُٹھا لیتے ہیں۔
- مہمان نوازی فرماتے ہیں۔
- بے سہاروں کا سہارا بن جاتے ہیں۔
- حق کی راہ میں پیش آنے والے مصائب میں اعانت فرماتے ہیں۔

یہ حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت کے بارے میں ایک ایسی ہستی کی شہادت تھی، جو آپ ﷺ کے روز و شب اور جلوت و خلوت کی راز داں تھی۔ یہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

کے پندرہ سالہ تجربہ پر مبنی عینی شہادت تھی۔ سیدہ خدیجہؓ عالمِ انسانیت کی وہ خوش قسمت ترین ہستی ہیں جنہیں خیر الامم کی پہلی زوجہ محترمہ بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔ ایک داعی کو اپنی زندگی میں مختلف قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ حضرت خدیجہؓ کے قبولِ اسلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر داعی بے داغ سیرت اور روشن کردار کا مالک ہو، تو بہت سی سعید روحوں کے لیے اس کا کردار ہی قبولِ حق کا سب سے بڑا حوالہ بن جاتا ہے۔

حضرت خدیجہؓ کے ایک چچا زاد بھائی تھے ورقہ بن نوفل۔ انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں نصرانی مذہب اختیار کر لیا تھا۔ وہ انجیل کے عالم تھے اور عبرانی زبان میں انجیل کی کتابت کیا کرتے تھے۔ اور اس وقت نہایت عمر رسیدہ ہونے کی بناء پر نابینا ہو چکے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب انہیں نزولِ وحی کا سارا واقعہ سنایا تو وہ کہہ اٹھے:

- ''یہی تو وہ ناموس (فرشتہ) ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا تھا۔ کاش! میں جوان ہوتا اور اس وقت تک زندہ رہتا، جب تمھاری قوم تمہیں نکال دے گی۔''

آپ ﷺ نے حیرت سے پوچھا: کیا میری قوم مجھے نکال دے گی؟ ورقہ نے کہا: ہاں! اس دنیا میں جس نے بھی ایسی تعلیم پیش کی، اس کی مخالفت کی گئی۔ اگر میں اس دن تک زندہ رہا تو ہر طرح تمھاری مدد کروں گا۔

اس ابتدائی گفتگو کے بعد ورقہ بن نوفل نے تیرہ اشعار ارشاد فرمائے۔ ان اشعار سے جناب ورقہ کی علمیت، قدرتِ کلام، جوشِ طبیعت اور فراستِ ایمانی کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان میں سے دوسرا شعر ایسا ہے جس میں کسی خاص واقعے کی طرف اشارہ ہے جس سے ہم واقف نہیں۔ آخری شعر کا مفہوم بھی کسی حد تک مشتبہ ہے۔ باقی ماندہ گیارہ اشعار صاف ہیں۔ ہم جناب ورقہ کے ان اشعار کو حضور رسالت مآب ﷺ کی پہلی نعت قرار دیتے ہوئے کسی تردد کا شکار نہیں ہیں۔ معروف سکالر جناب عبدالقادر خان نے اس بابرکت کلام کو اُردو دان قارئین کے لیے اُردو نظم کے قالب میں ڈھال دیا ہے، اسے ورقہ بن نوفل کے گیارہ اشعار کے ترجمہ کی بجائے آزاد ترجمانی سمجھنا چاہیے۔

لججت، و كنت فی الذكری لجوجا
لهم طالما بعث النشيجا

و وصف من خديجة بعد وصف
فقد طال انتظاری يا خديجا

ببطن المكتين علی رجائی
حديثک أن أری منه خروجا

بما خبرتنا من قول قس
من الرهبان اكره ان يعوجا

بان محمد سيسود قوما
ويخصم من يكون له حجيجاً

و يظهر فی البلاد ضياء نور
يقيم به البرية أن تموجا

فيلقی من يحار به خساراً
و يلقی من يسالمه فلوجاً

فياليتی اذا ما كان ذاكم
شهدت وكنت أولهم ولوجاً

ولوجاً بالذی كرهت قريش
ولو عجت بمكتها عجيجا

أرجی بالذی كرهوا جميعاً
الی ذی العرش ان سفلوا عروجاً

وهل امر السفالة غير كفر
بمن يختار من سمك البروجا

فان يبقوا وأبق تكن امور
يضج الكافرون لها ضجيجاً

وان اهلك فكل فتى سيلقى
من الاقدار متلفة خروجاً لعجبت

ورقہ بن نوفل

............منظوم ترجمہ............

اے مرے چاند(ﷺ)! تری یاد کا غم
مدتوں سے ہے مرے دل کا رفیق

چشمِ مشتاق مری، دیدۂ خوںناب مرا
تیرے چہرے کی سحر کا متلاشی کب سے

تیرے اوصافِ حمیدہ کا بیاں اور خدیجہؓ کی زباں
بس مرے دِل کی گواہی کے لیے کافی تھا

کہ وہ موعود نبی تیرے سوا کوئی نہیں
چشمِ مشتاق مری جس کے لیے چشم براہ

اور مرا دیدۂ بے خواب ہے کب سے بیدار
تھا یہ مجھے پورا یقیں

تجھ کو مکہ میں کریں گے مبعوث
یا مدینہ کو وہ بعثت کا شرف بخشیں گے

تو نے اب مجھ کو بتایا، تو یقیں آیا ہے
کہ وہ موعود نبی(ﷺ) تیرے سوا کوئی نہیں

میرے ممدوح محمد(ﷺ) ہے مجھے پورا یقیں
آنے والا جو زمانہ ہے فقط تیرا ہے

رہبر قوم نہیں، سرورِ عالم تو ہے
ساری دُنیا ترے انوار سے روشن ہو گی

ہر طرف تیری ہدایت سے ضیا پھیلے گی
خلق کو امن ملے گا تو وسیلے سے ترے

تری حجت کو کوئی قطع نہ کر پائے گا
تری طاقت ترے پیغام کی سچائی میں ہے

تجھ سے ٹکرائے گا جو، خائب و خاسر ہو گا
ترا دامن جو پکڑ لے گا وہ پائے گا فلاح

اے مرے رب علا، ربِ علا!
مہلتِ عمر بس، اتنی مجھے ارزانی کر

قوم جب تیرے (محمد ﷺ) پہ کرے ظلم و جفا
میں اسے اس(ﷺ) کے مقامات سے آگاہ کروں

اور بن جاؤں سراپا محمد(ﷺ) کی پناہ
مجھ پہ لازم ہے کہ اس دین میں داخل ہو جاؤں

لاکھ نفرین کریں مجھ پہ قریش
یا وہ کریں واویلا

اس حقیقت کا ہوں محرم، جو ہے مستور ابھی
پستی و ذلت و ناکامی و خسران و فنا

منکر دینِ محمد(ﷺ) کا مقدر ہو گی
اس پہ ایمان جو لائے گا وہی پائے گا

عزت و شان و شرف، بخش و انعام و عطا
اے مرے رب علا!

مہلت عمر بس اتنی مجھے ارزانی کر
دیکھ لیں میری نگاہیں، وہ حسیں نظارا

منظوم ترجمہ: عبدالقادر خان

ﷺ

بَلَغَ	العُلٰے	بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ	الدُّجٰی	بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ	جَمِیْعُ	خِصَالِہٖ
صَلُّوْا	عَلَیْہِ	وَآلِہٖ

حضرت شیخ سعدی شیرازیؒ

............ترجمہ............

- آپ ﷺ اپنے کمال کی بلندیوں پر پہنچے، اور انہوں نے اپنے جمال سے تاریکیاں کافور کردیں، آپ ﷺ کے تمام خصائل پسندیدہ اور عمدہ ترین ہیں، آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آلِ اطہارؓ پر درود بھیجو۔

............منظوم ترجمہ............

ہوئے کمال سے اپنے وہ فائز رفعت
چھٹی جمال سے ان کے تمام ظلمتِ شب
خصائل ان کے سبھی خوب اور پسندیدہ
درود بھیجیں نبی ﷺ پر اور ان کی آل پہ سب

منظوم ترجمہ: حفیظ تائب

صلی اللہ علیہ وسلم

قصیدہ بردہ شریف ایک عاشقِ دلگداز کے قلب مضطرب سے نکلی ہوئی وہ پرکیف صدا ہے، جسے اس کے محبوب ﷺ نے بصد اندازِ رعنائی و دلربائی اپنے حریم ناز میں اذنِ باریابی بخش دیا تھا۔ اس لیے اہل درد وسوز اسے صدیوں سے حرز جاں بنائے ہوئے ہیں۔ یہ قصیدہ حضرت علامہ شرف الدین محمد بوصیری مصریؒ کا تالیف کردہ ہے۔ وہ علوم عربیہ کے متبحر عالم، شہرۂ آفاق ادیب اور فصاحت و بلاغت میں ایسے مشہور ومعروف فرد تھے کہ اپنے زمانہ میں اپنی نظیر آپ ہی تھے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَ مِنْ عَجَمِ
نَبِیُّنَا الاٰمِرُ النَّاهِیْ فَلَا اَحَدٌ
اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا وَلَا نَعَمِ
هُوَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِکُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ
دَعَا اِلَی اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِکُوْنَ بِهٖ
مُسْتَمْسِکُوْنَ بِحَبْلٍ غَیْرَ مُنْفَصِمِ
وَفَاقَ النَّبِیِّیْنَ فِیْ خَلْقٍ وَّ فِیْ خُلُقٍ
وَلَمْ یُدَانُوْهُ فِیْ عِلْمٍ وَلَا کَرَمِ

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ
وَ وَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ
مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ
فَهُوَ الَّذِىْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَ صُوْرَتُهٗ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ
مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِىْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ
دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِىْ نَبِيِّهِمِ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ
فَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ
فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ
حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ
لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا
اَحْيَ اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ
لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَ الْعُقُوْلُ بِهٖ
حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ
اَعْيَ الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ
كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيْرَةً وَ تُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اُمَمِ
وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِىْ الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهٗ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ
وَاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ
وَكُلُّ آيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّهَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ
فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِيْ الظُّلَمِ
اَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهٗ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ
كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَّ الْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ
كَاَنَّهٗ وَهُوَ فَرْدٌ و فِيْ جَلَالَتِهٖ
فِيْ عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَ فِيْ حَشَمِ
كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِي صَدَفٍ
مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِنْه وَ مُبْتَسَمِ
لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ
طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِنْهُ وَ مُلْتَثِمِ

امام شرف الدین محمد بوصیریؒ مصری

- اے میرے مولا! ہمیشہ درود وسلام اور رحمت نازل فرما اپنے حبیب مکرم ﷺ پر جو تمام مخلوقات سے بہترین اور افضل ہیں۔
- حضرت محمد ﷺ وہ ہستی ہیں جو دنیا و آخرت، انس وجن اور عرب وعجم کے ملجا اور سردار ہیں۔
- یہ ہمارے بلند مقام نبی ہیں جو اچھائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے لوگوں کو روکتے ہیں اور کوئی شخص صدق وعدہ کے سلسلے میں ہاں اور نہیں کہنے

میں ان سے زیادہ سچا نہیں ہے۔

- وہ (حضرت محمد ﷺ) ایسے حبیب لبیب ہیں کہ ہر خوف سے جس میں لوگ زبردستی داخل کر دیے جائیں یا جو بالجبر لوگوں پر مسلط کر دیا جائے، ان کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔
- انہوں (حضور نبی کریم ﷺ) نے لوگوں کو اللہ کے دین کی جانب بلایا۔ پس جن لوگوں نے ان کی اطاعت کو مضبوط پکڑا، انہوں نے ایسی رسی کو مضبوطی سے پکڑا جو ٹوٹنے والی نہیں ہے۔
- آپ ﷺ تمام نبیوں سے حسن صورت اور حسن سیرت (ظاہری و باطنی) میں فائق ہیں اور یہ ہستیاں مرتبہ وعلم وکرم میں آپ ﷺ کے قریب بھی نہیں ہیں۔
- اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام، رسول اللہ ﷺ کے بحر (کرم) سے ایک چلو بھر یا آپ ﷺ کی بارش (جودوسخا) ایک بار چوسنے کے بقدر پانی کے طلب گار ہیں۔
- اور سب انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی حدود کے مطابق آپ ﷺ کے سامنے کھڑے ہیں۔ یعنی (جس طرح) علم کے مقابل نقطہ اور حکمت کے مقابل اعراب ہوتے ہیں، (اس طرح) آپ ﷺ کے مقابل انبیاء ہیں۔
- آپ ﷺ کی ذات باطنی اور ظاہری کمالات سے پوری طرح متصف ہے، (اسی لیے) آپ ﷺ کو خالق کائنات نے اپنا محبوب بنایا ہے۔
- حضور نبی کریم ﷺ اپنے محاسن میں کسی شریک (کے وجود) سے پاک ہیں (یعنی خوبیوں میں آپ ﷺ لاثانی ہیں)۔ پس آپ ﷺ کی ذات میں جوہر حسن ناقابل تقسیم ہے۔
- تم ان باتوں کو چھوڑ دو جن کا عیسائیوں نے اپنے نبی (حضرت عیسیٰؑ) کے بارے میں دعویٰ کیا ہے (یعنی جس طرح عیسائیوں نے اپنے نبی کو اللہ کا بیٹا بنا لیا، تم حضور نبی کریم ﷺ کے متعلق اس قسم کی باتیں نہ کہو) اس کے سوا آپ ﷺ کی مدح میں جو چاہو (حکم لگا کر اور فیصلہ کر کے) یقین کے ساتھ کہو۔

- آپ ﷺ کی ذات کی طرف جس شرف کو چاہو منسوب کرو اور آپ ﷺ کے مرتبہ کی جانب جس بڑائی کو چاہو، نسبت دو (یعنی صفات الوہیت کے سوا جس شرف اور جس عظمت کو چاہو، آپ ﷺ کی ذات گرامی سے منسوب کرو)۔
- کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے فضائل کی کوئی حد و نہایت نہیں ہے جسے کوئی فصیح و بلیغ بولنے والا بیان کر سکے۔
- اگر عظمت میں آپ ﷺ کی نشانیاں آپ ﷺ کے مرتبہ کے مماثل ہوتیں تو جب آپ ﷺ کا نام پکارا جاتا اس سے پرانی ہڈیاں زندہ ہو جاتیں۔
- آپ ﷺ نے ہماری ہدایت کی خواہش کے پیش نظر ایسی باتوں کی آزمائشوں میں ہمیں مبتلا نہ کیا جن سے عقل عاجز ہو جاتی۔ اس لیے ہم نے شک نہ کیا اور نہ حیرت زدہ ہوئے (آپ ﷺ کی تعلیمات عقل کے مطابق ہیں اور محیر العقول امور سے پاک ہیں۔ اس لیے آپ ﷺ کے امتی شک و حیرت میں مبتلا نہیں ہوتے)۔
- آپ ﷺ کے کمالات کے فہم نے دنیا کو عاجز کر دیا۔ پس اس میں قریب و بعید بجز عاجز و ساکت کے کوئی اور دکھائی نہیں دیتا (یعنی جو آپ ﷺ کے قریب ہیں وہ بھی اسی طرح آپ ﷺ کے درک سے قاصر ہیں جس طرح دور کے لوگ اس سے عاجز ہیں۔)
- آپ ﷺ کے کمالات سورج کے مانند ہیں جو دور سے چھوٹا دکھائی دیتا ہے اور نزدیک سے آنکھوں کو خیرہ کر دیتا ہے۔
- دنیا میں ایسی خوابیدہ (غفلت) قوم آپ ﷺ کی حقیقت کیسے جان سکتی ہے جو آپ ﷺ کے بارے میں خواب سے تسلی پا گئی (یعنی اہل دنیا کو آپ ﷺ کی حقیقت کا ادراک ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ انہوں نے آپ ﷺ کو گویا یوں جانا ہے جیسے کوئی خواب دیکھ کر تسلی حاصل کر لے۔)
- آپ ﷺ کی ذاتِ (اقدس) کو پہچاننے میں علم کی پہنچ یہیں تک ہے کہ

آپ ﷺ بشر ہیں اور اللہ کی تمام مخلوقات میں سب سے افضل واعلیٰ ہیں۔

- اور وہ تمام معجزے جو انبیاء کرام لائے، دراصل آپ ﷺ ہی کے نور کی وجہ سے اُن انبیاء (کی ذات) سے متصل ہوئے (یعنی انبیاء سابقین کے معجزات بھی نورِ محمدی ﷺ کے باعث ظہور پذیر ہوئے)
- کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ فضل و شرف کے آفتاب ہیں اور (دیگر انبیاء) تاریکیوں میں اس آفتاب کی روشنی لوگوں کو دکھاتے ہیں۔ (یعنی انبیاء گذشتہ آفتابِ محمدی ﷺ کے نور سے مستنیر ہیں اور ان کے پیغام آپ ﷺ ہی کے پیغام کے اجزا ہیں)
- کیا ہی اچھی ہے نبی (کریم ﷺ) کی صورت اور جسمانی ساخت جسے (حسن) سیرت نے زینت بخشی ہے۔ یہ حسن پر مشتمل اور کشادہ روئی و خندہ پیشانی سے موسوم ہے۔
- رسول کریم ﷺ تروتازگی میں شگوفہ نورستہ کی طرح، بلندی میں ماہِ تمام کی طرح، جودوکرم میں بحر (زخار) کی طرح اور بلند ہمتی میں دوام اور زمانہ کی طرح ہیں۔
- آپ ﷺ اپنی جلالت شان کے باعث تنہا ہوتے ہوئے بھی گویا ایک فوج اور جاہ وحشم کے ساتھ ہیں۔
- (جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے یا مسکراتے ہیں تو) گویا آپ ﷺ کا دہن مبارک اور لب مبارک دو کانیں ہیں (جن میں درہائے دنداں یوں پنہاں ہیں) جیسے سیپ میں اچھوتے موتی چھپے ہوں۔
- دنیا کی کوئی خوشبو اس مٹی کے برابر نہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسدِ اطہر کو چھو رہی ہے۔ مبارک ہیں اس (خاک پاک) کو سونگھنے اور چومنے والے۔

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا
اَرْجُوْ رِضَاکَ وَاحْتَمِیْ بِحِمَاکَ
وَاللّٰهِ یاخَیْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّ لِیْ
قَلْبًا مَشُوْقًا لَا یَرُوْمُ سِوَاکَ
اَنتَ الَّذِیْ لَوْلَاکَ مَا خُلِقَ امْرَءٌ
کَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاکَ
اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا تَوَسَّلَ اٰدَمُ
مِنْ زَلَّةٍ بِکَ فَازَ وَهُوَ اَبَاکَ
وَ بِکَ الْخَلِیْلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُهٗ
بَرْدًا وَّ قَدْ خَمَدَتْ بِنُوْرِ سَنَاکَ
وَدَعَاکَ اَیُّوْبٌ لِضُرٍّ مَّسَّهٗ
فَاُزِیْلَ عَنْهُ الضُّرُّ حِیْنَ دَعَاکَ
وَبِکَ الْمَسِیْحُ اَتیٰ بَشِیْرًا مُّخْبِرًا
بِصِفَاتِ حُسْنِکَ مَادِحًا لِعُلَاکَ
وَکَذَاکَ مُوْسٰی لَمْ یَزَلْ مُتَوَسِّلًا
بِکَ فِیْ الْقِیٰمَةِ مرتج لنداک
وَهُوْدٌ وَّ یُوْنَسَ مِنْ بَهَاکَ تَجَمَّلَا
وَ جَمَالُ یُوْسُفَ مِنْ ضِیَاءِ سَنَاکَ

قَدۡ فُقۡتَ یَاطٰهٰ جَمِیۡعَ الۡاَنۡبِیَآءِ
طُرًّا فَسُبۡحٰنَ الَّذِیۡ اَسۡرَاکَ
وَاللّٰهِ یٰسٓ مِثۡلُکَ لَمۡ یَکُنۡ
فِیۡ الۡعٰلَمِیۡنَ وَحَقِّ مَنۡ اَنۡبَاکَ
عَنۡ وَّصۡفِکَ الشُّعَرَآءُ یَا مُدَّثِّرُ
عَجَزُوۡا وَکَلُّوۡا مِنۡ صِفَاتِ عُلَاکَ
بِکَ لِیۡ قُلَیۡبٌ مُغۡرَمٌ یَا سَیِّدِیۡ
وَ حُشَاشَةٌ مَحۡشُوۡةٌ بھواکَ
یَا اَکۡرَمَ الثَّقَلَیۡنِ یَا کنزالورٰی
جُدۡلِیۡ بِجُوۡدِکَ وَ اَرۡضِنِیۡ بِرِضَاکَ
اَنَا طَامِعٌ بِالۡجُوۡدِ مِنۡکَ وَلَمۡ یَکُنۡ
لِاَبِیۡ حَنِیۡفَةَ فِیۡ الۡاَنَامِ سِوَاکَ
صَلّٰی عَلَیۡکَ اللّٰهُ یَا عَلَمَ الۡهُدٰی
مَا حَنَّ مُشۡتَاقٌ اِلٰی مَثۡوَاکَ

امام ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابتؒ

- اے سرداروں کے سردار! میں آپ ﷺ کے حضور آیا ہوں، آپ ﷺ کی خوشنودی کا امیدوار، آپ ﷺ کی پناہ کا طلب گار۔
- اللہ کی قسم! اے بہترین خلائق! میرا دل صرف آپ ﷺ کی محبت سے لبریز ہے، وہ آپ کے سوا کسی کا طالب نہیں۔
- آپ ﷺ اگر نہ ہوتے تو پھر کوئی شخص ہرگز پیدا نہ کیا جاتا اور اگر آپ ﷺ مقصود نہ ہوتے تو یہ مخلوقات پیدا نہ ہوتیں۔

- آپ ﷺ وہ ہیں کہ جب حضرت آدمؑ نے اپنی لغزش پر آپ ﷺ کا توسل اختیار کیا تو کامیاب ہوئے، حالانکہ وہ آپ ﷺ ہی کے جدِ بزرگوار ہیں۔
- اور آپ ﷺ ہی کے وسیلے سے حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ نے دعا کی تو اُن کی آگ سرد ہوگئی۔ وہ آگ آپ ﷺ کے نور کی برکت سے بجھ گئی۔
- اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی بیماری میں آپ ﷺ کے وسیلے سے دعا کی اور ان کی دعا مقبول ہوئی اور بیماری دور ہوگئی۔
- اور آپ ﷺ ہی کے ظہور کی خوشخبری لے کر حضرت مسیح علیہ السلام آئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کے حسن و جمال کی مدح وثنا کی اور آپ ﷺ کے رتبہ بلند کی خبر دی۔
- اور اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی آپ ﷺ کا وسیلہ اختیار کیے رہے اور قیامت میں بھی آپ ﷺ کی حمایت کے طالب رہیں گے۔
- اور حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام نے آپ ﷺ ہی کے حسن سے زینت پائی اور حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال بھی آپ ﷺ ہی کے جمال باصفا کا پرتو تھا۔
- اے طٰہٰ لقب والے! آپ ﷺ کو تمام انبیاء پر برتری حاصل ہوئی ہے۔ پاک ہے وہ جس نے ایک رات اپنے ملکوت کی سیر کرائی۔
- خدا کی قسم! اے یٰسین، آپ جیسا تمام مخلوق میں نہ کوئی ہوا ہے نہ ہوگا۔ قسم ہے اسی کی جس نے آپ ﷺ کو سربلند کیا۔
- اے کملی والے (ﷺ)! آپ ﷺ کے اوصافِ جمیلہ بیان کرنے سے بڑے بڑے شعرا عاجز رہ گئے، آپ ﷺ کے اوصافِ عالیہ کے سامنے زبانیں بند ہو جاتی ہیں۔
- میرے سرکار! میرا دل آپ ﷺ ہی کا شیدا ہے اور میرا اندر تو آپ ﷺ ہی کی محبت بھری ہوئی ہے۔

- اے تمام موجودات سے بزرگ و برتر، اے حاصلِ کائنات مجھے اپنی بخشش و عطا سے نوازیئے اور اپنی خوشنودی کی مسرت بخشئے۔
- میں آپ ﷺ کے جود و کرم کا دل سے طلب گار ہوں کہ اس جہان میں ابوحنیفہ کے لیے آپ ﷺ کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔
- اے ہدایت کے علَم سر بلند! مشتاقانِ زیارت کے شوق بے حد کے مطابق، قیامت تک اللہ کا درود و سلام آپ ﷺ پر نازل ہوتا رہے۔

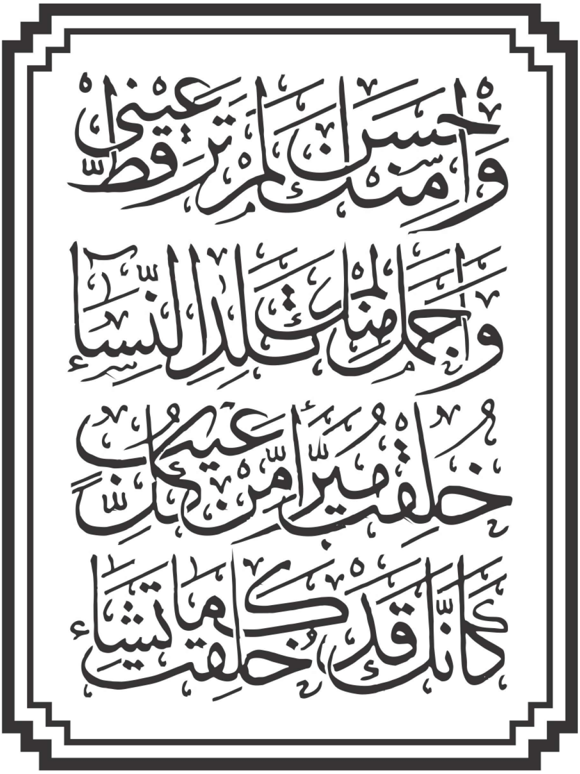

صلی اللہ علیہ وسلم

يا آلَ بيت رسول الله حبكم
فرض من القرآن انزله
يكفيكم من عظيم الفخر انكم
من لم يصل عليكم لا صلوة له

حضرت امام شافعیؒ

............ترجمہ............

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے والو، تمہاری محبت از روئے قرآن جو نازل کیا گیا ہے، فرض ہے۔ تمہارے عظیم فخر کے لیے یہی کافی ہے کہ جو تم پر درود نہ پڑھے، اس کی نماز نہیں ہوتی۔

خوبصورت نعت جو حجرہ مطہرہ کے باہر جالیوں کے اوپر والے حصے پر سنہری حروف میں لکھی گئی تھی۔ ترکی کے مشہور عثمانی خلیفہ سلطان عبدالحمید خان اوّل کو یہ نعت لکھنے کا شرف حاصل ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا سیدی یا رسول اللّٰہ خُذ بیدی

ما لی سواک ولا الوی علی احد

اے میرے آقا! اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا ہاتھ تھام لیجیے۔ نہ آپ کے سوا میرا کوئی ہے اور نہ ہی میں آپ کے علاوہ کسی کی طرف مائل ہوتا ہوں۔

فأنت نورُ الهدی فی کل کائناة

وأنت سر الندی یا خیر معتمد

آپ ﷺ ہی ساری کائنات میں نورِ ہدایت ہیں اور آپ ہی ساری التجاؤں کا راز ہیں اور آپ ہی کی ذات سب سے زیادہ معتمد ہے۔

و أنت حقا غیاثُ الخلق أجمعهم

وأنت هادی الوری لِلّٰهِ ذی المدد

اور آپ ﷺ بے شک ساری مخلوق کی مدد کرنے والے ہیں اور آپ سب سے بہتر راہنما اور اللہ کی جانب سے سب کے ہادی ہیں۔

ما من یقوم مقام الحمدِ منفردا

للواحد الفرد لم یولد ولم یلد

اے وہ ذات جن کے لیے سب سے منفرد مقام محمود مقرر ہوا۔ اس یکتا ذات

کے ہاں کہ نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کی کوئی اولاد۔

یا من تفجرت الأنہار نابعة
من أصبعه فروی الجیش ذی العدد

اے وہ ذات کہ جن کی انگلیوں سے دریاؤں جیسے چشمے پھوٹ پڑے، جن سے لشکر کے لشکر سیراب ہوکر اپنی پیاس بجھاتے تھے۔

انی اذا سامنی ضیمٌ یروعنی
أقول یا سیدَ السادات یا سندی

جب بھی میرا ظلم سے سامنا ہوا اور میں خوف زدہ ہوا تو میں یا سید السادات اور یا سندی پکارتا ہوں۔

کن لی شفیعاً الی الرحمن من زللی
و امنن علی بما لا کان فی خلدی

آپ ﷺ ربِ رحمٰن کی بارگاہ میں میری خطاؤں پر میری شفاعت فرمائیں اور مجھ پر وہ احسان فرمائیں جو کہ میرے تصور سے بھی بالا ہو۔

وانظر بعین الرضا لی دائما أبدا
واستر بفضلک تقصیری مدی الأمد

اور آپ ﷺ ہمیشہ مجھ پر نگاہ التفات رکھیں اور اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ میری کوتاہیوں کی پردہ پوشی فرمائیں۔

واعطف علی بعفوٍ منک یشملنی
فاننی عنک یا مولای لم أحد

اور آپ ﷺ مجھ پر ایسی نظر کرم فرمائیں جو میری کوتاہیوں کو ڈھانپ لے۔ بے شک اے میرے آقا ﷺ آپ کے سوا میرا کوئی نہیں۔

انی توسلت بالمختار اشرف من
رقی السماوات سر الواحد الأحد

بے شک میں نے ایسی مختار ہستی کا وسیلہ پکڑا ہے جو آسمانوں سے بھی بالاتر خاص جگہ پر تشریف لے گئے اور اللہ **واحد لاشریک** کا راز ہیں۔

رب الجمال تعالى اللّٰه خالقه

فمثله فى جميع الخلق لم أجد

حسن کے رب نے آپ ﷺ کی تخلیق کی اور پوری کائنات میں آپ جیسا کوئی اور نہیں ہے۔

خيرُ الخلائق المرسلين ذرى

ذخرُ الأنام وهاديهم الى الرشَد

آپ ﷺ تمام مخلوق سے بہتر اور تمام رسولوں سے اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔آپ پوری مخلوق کے ملجاو ماویٰ اور صراطِ مستقیم کی طرف ان کے راہنما ہیں۔

به التجئت لعل الله يغفرلى

هذا الذى هو فى ذهنى ومعتقدى

انھی کے وسیلے سے میں نے التجا کی ہے اور امید ہے کہ اللہ مجھے بخش دے گا۔ کہ یہی میرا عقیدہ اور ایمان ہے

فمدحه لم يزل دأبى مدى عمرى

وحبه عند رب العرش مستند

جب تک میری عمر ہے، ہمیشہ آپ ﷺ کی تعریف ہی مرا طرزِ عمل ہے اور آپ کی محبت ہی رب العرش کے ہاں قابل اعتماد سرمایہ ہے۔

عليه أزكى صلاة لم تزل أبدا

مع السلام بلا حصر ولا عدد

ان ﷺ پر ہمیشہ ہمیشہ بہترین درود ہو جس کے ساتھ بے حد و شمار صلوٰۃ و سلام ہو

وعلى الآل والصحب أهل المجد قاطبة

بحر السماع و اهل الجود و المدد

اور تمام آل اور اصحابِ کرام علیہم الرضوان پر بھی جو بڑی فضیلت والے ہیں اور جو سخاوت اور عفو اور مدد کا سمندر ہیں

سلطان عبدالحمید خان اوّلؒ

اس کے علاوہ ایک اور قصیدہ جو سید الشیخ عبداللہ بن علوی الحداد العلوی الحسینی الحضری (ت: ۱۱۳۲ ہجری) نے لکھا تھا، وہ حجرۂ مطہرہ کے اندر نفیس خطاطی سے لکھا گیا تھا۔ اس کے دو شعر یہ ہیں:

وقفنا على اعتاب فضلك ياسيدى

لتقبيل ترب حبذلك من ترب

اے ہمارے آقا ﷺ! ہم آپ کے فضل و کرم کی چوکھٹ پر کھڑے ہیں تاکہ چوکھٹ کی زمین کو بوسہ دیں کتنی عمدہ ہے یہ خاک پاک!

وقمنا تجاه الوجه مبارك

علينا به نسقى الغمام لدى الجدب

ہم چہرۂ اقدس کے سامنے کھڑے ہیں۔ ایسا مبارک چہرہ جس کے توسل سے قحط کی حالت میں بھی ہم پر بادلوں سے بارش نازل ہوتی ہے۔

روضۂ رسالت مآب ﷺ کے مواجہہ شریف کی جالیوں پر کندہ

نعتیہ اشعار

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي التُّرْبِ اَعْظُمُهٗ
فَطَابَ مِنْ طَيِّبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ
نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ
فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ
أنت الشفيع الذى ترجى شفاعته
على الصراط اذا ما زلت القدمُ
وصاحباک فلا أنسهما أبدا
منى السلام عليكم ماجرى القلمُ

..........ترجمہ..........

- اے بہتر ان سب سے جن کے اجسادِ شریفہ قیمتی ترین خاک میں مدفون ہوئے ہیں۔
- اور ان کی خوشبو سے جنگل اور پہاڑ مہک گئے ہیں۔
- میری جان اس قبر اطہر پر فدا جس میں آپ آرام فرما ہیں۔
- اس قبر مبارک میں پرہیزگاری ہے اور اس میں جود اور کرم ہے۔
- آپ ﷺ کی ذات بابرکات ایسی ہے جن کی شفاعت کی اس وقت توقع کی

جائے گی جب پل صراط پر قدم ڈگمگانے لگیں گے۔

- اور آپ ﷺ کے دو ساتھی (صاحبین) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ میری طرف سے تب تک سلام پہنچے جب تک قلم لکھتا رہے۔

فارسی

''اب تک صدیاں بیت گئیں۔ ملت اسلامیہ ہر دور میں بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں نعت کی صورت میں سلاموں کے گجرے اور درودوں کی ڈالیاں پیش کر کے اپنی دنیا کو روشن اور آخرت کو منور کرتی رہی ہے۔ اس میں عقیدت و محبت رسول ﷺ کی وہ پھوار موجود ہے جو دلوں کو تازہ، روحوں کو بیدار اور ذہنوں کو وجدانی کیف و سرور سے آشنا کرتی ہے۔ جب نعت کی رم جھم برس رہی ہو تو ایسے میں محبت کی کلیاں پھوٹتی اور عقیدتوں کے شگوفے کھلتے محسوس ہوتے ہیں۔ نعت سے ایک ایسا کیف سرور ملتا ہے جسے آپ لفظوں میں بیاں نہیں کر سکتے جیسے آپ کو خوشبو اور مٹھاس سے لطف اندوز تو ہو سکتے ہیں لیکن ان کی ہیّت کو الفاظ کا پیراہن نہیں پہنا سکتے''۔

ﷺ

حق جلوه گر، ز طرزِ بیان محمد ﷺ است
آرے کلامِ حق، بہ زبانِ محمد ﷺ است

آئینہ دارِ پرتوِ مہر است ماہتاب
شانِ حق آشکار ز شانِ محمد ﷺ است

تیرِ قضا ہر آئینہ در ترکشِ حق است
اما کشادِ آں ز کمانِ محمد ﷺ است

دانی، اگر بہ معنی لولاک وارسی
خود ہرچہ از حق است از آنِ محمد است

ہر کس قسم بدانچہ عزیز است می خورد
سوگندِ کردگار بجانِ محمد ﷺ است

واعظ حدیثِ سایۂ طوبیٰ فرو گذار
کاینجا سخن ز سرو روانِ محمد ﷺ است

بنگر دونیمہ گشتن ماہِ تمام را
کن نیمہ جنبشے زِبنانِ محمد است

ور خود ز نقشِ مہر نبوت سخن رود
آن نیز نامور ز نشانِ محمد است

غالب ثنائے خواجہؐ بہ یزداں گذاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد ﷺ است

مرزا اسداللہ خان غالب

............ترجمہ............

حضور نبی کریم ﷺ کے بیان میں ذاتِ خداوندی جلوہ گر ہے۔ واقعی کلامِ حق حضور ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہوتا ہے۔ ماہتاب سورج کے عکس کا آئینہ دار ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کی شان و عظمت سے خدا کی عظمت وشان کا پتا چلتا ہے۔ قضا کا تیر بلا شبہ حق ہی کے ترکش میں ہوتا ہے۔ لیکن یہ تیر حضور نبی کریم ﷺ کی کمان سے چلتا ہے۔ اگر تو لولاک کے معنی پوری طرح سمجھ لے، تو تجھ پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ جو کچھ خدا کا ہے، وہ حضور ﷺ ہی کا ہے۔ ہر کوئی اس چیز کی قسم کھاتا ہے جو اسے عزیز ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جانِ محمد ﷺ کی قسم کھاتا ہے۔ اے واعظ! تو طوبیٰ کے سائے کی بات چھوڑ دے۔ کیونکہ یہاں حضرت محمد ﷺ کے قد مبارک کی بات ہو رہی ہے۔ تو ذرا چودھویں کے چاند کے دو ٹکڑے ہوتے دیکھ، یہ حضرت محمد ﷺ کی مبارک انگلیوں کے ذرا سے اشارے کا نتیجہ ہے۔ اگر مہر نبوت کے نشان کے بارے میں بات ہو تو وہ بھی حضور ﷺ کا نشان ہونے کی نسبت سے نامور ہوا ہے۔ غالب نے حضور ﷺ کی نعت کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ وہ ذاتِ پاک ہی حضرت محمد ﷺ کی شان و عظمت سے صحیح معنوں میں آگاہ ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم

نمی دانم چہ منزل بُود، شب جائے کہ مَن بُودم
بہر سُو رقصِ بسمل بُود، شب جائے کہ مَن بُودم

پری پیکر نگارے سرو قدّے لالہ رُخسارے
سراپا آفت دِل بُود، شب جائے کہ مَن بُودم

رقیباں گوش بر آواز، اُو در ناز و مَن ترساں
سخن گفتن چہ مشکل بُود، شب جائے کہ مَن بُودم

خُدا خود میرِ مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمد ﷺ شمعِ محفل بود، شب جائے کہ مَن بُودم

حضرت امیر خسروؒ

............ترجمہ............

مجھے کچھ خبر نہیں، رات کون سی محفل تھی جہاں میں تھا۔ ہر طرف آپ ﷺ کے عشق کے متوالے بسمل کی طرح اس محفل میں تڑپ رہے تھے۔ حور کا سا چہرہ اور سرو جیسے قد کا محبوب جس کے رخسار لالہ کی طرح دہک رہے تھے۔ میرے دل کے لیے سراسر آزمائش بنے ہوئے تھے، اس محفل میں جہاں میں رات کو تھا۔ میرے حریف اس کی آواز پر کان لگائے ہوئے تھے، وہ ناز میں تھے اور میں خوف زدہ تھا۔ کیا بات بتاؤں، رات میں جس

محفل میں تھا اس کی داستان، بیان کرنا بے حد مشکل ہے۔ خسرو! خداوند قدوس خود اس مجلس کے سربراہ تھے جو لامکاں کی محفل تھی اور حضرت محمد ﷺ اس محفل کی روشنی کا منبع تھے کل رات جہاں میں موجود تھا۔

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باو فدایت چہ عجب خوش لقبی

من بے دل بہ جمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

نسبتے نیست بہ بذات تو بنی آدم را
بہتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم
زاں کہ نسبت بہ سگ کوئے تو شد بے ادبی

ذات پاک تو دریں ملک عرب کردہ ظہور
زاں سبب آمدہ قرآں بہ زبان عربی

عاصیانم زما نیکی اعمال مپرس
سوئے ما روئے شفاعت بکن از بے سببی

بر درِ فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
رومی و طوسی و ہندی یمنی و حلبی

چشم رحمت بکشا، سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی

نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زاں شدہ شہرہ آفاق بہ شیریں رطبی

ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
رحم فرما کہ ز حد می گزرد و تشنہ لبی

شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

حضرت جان محمد قدسیؒ

............ترجمہ............

واہ واہ! آپ ﷺ (ہی ہر جگہ) سردار ہیں۔ مکہ والوں کے بھی، مدینہ والوں کے بھی (بلکہ کل عالم) عربی کے سردار ہیں اور مدنی کے، ''دل بھی قربان جان بھی ہدیہ'' آپ کے کتنے اچھے القاب ہیں۔ میں بے دل آپ کی خوبصورتی دیکھ کر عجب حیرانی میں مبتلا ہوں۔ اللہ اللہ کیا حسن و جمال ہے، حیرانی کی انتہا ہے۔ آپ ﷺ کی ذات سے بنی آدم کا کوئی مقابلہ نہیں ہے بلکہ آپ تو تمام جہانوں اور حضرت آدم علیہ السلام سے بھی برتر ہیں۔ آپ کا نسب کیا ہی بلند و بالا ہے۔ میں نے خود کو آپ ﷺ کے کتے سے نسبت دی اور اب شرمساری محسوس کر رہا ہوں، کیونکہ خود کو آپ ﷺ کے کتے سے نسبت دینا بھی بے ادبی تھی۔ آپ ﷺ کی مقدس ذات (چونکہ) اس ملک عرب میں جلوہ فرما ہوئی، اسی لیے قرآن مجید عربی زبان میں آیا ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم گناہگار ہیں، ہم سے اعمالِ صالحہ نہ پوچھیے، بس ہماری طرف اپنی شفاعت کا رُخ بے سبب ہی فرمایئے۔ آپ ﷺ

ہی کے فیض بخش دروازہ پر نہایت عاجزی اور نیاز مندی سے کھڑے ہوئے ہیں، (ہر ایک) رومی، طوسی، ہندی، یمنی اور حلبی۔ یارسول اللہ ﷺ! مہربانی کی نگاہ اُٹھا کر مجھ پر بھی ایک نظر ڈال دیں، آپ قریشی، ہاشمی اور مطلبی ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ! باغِ مدینہ کے درخت آپ کی وجہ سے ہی ہمیشہ سرسبز رہتے ہیں اور آپ کی وجہ سے ہی مدینے کی کھجوروں کی مٹھاس دُنیا بھر میں مشہور ہے۔ یارسول اللہ ﷺ! ہم سب پیاسے ہیں اور آپ آبِ حیات ہیں۔ ذرا لطف وکرم فرمایئے کہ ہماری تشنہ لبی حد سے گزرتی جارہی ہے۔ یارسول اللہ ﷺ! معراج کی رات آپ کا عروج آسمانوں کو بھی عبور کر گیا اور آپ اس مقام پر پہنچے جہاں کوئی نبی نہیں پہنچ سکتا۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ میرے سردار اور میرے محبوب ہیں، میرے دل کے معالج ہیں۔ قدسؔی اپنی بیماری کے علاج کی طلب میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہے۔

ﷺ

عرش است کمیں پایہ ز ایوانِ محمد ﷺ
جبریل امیں خادمِ دربانِ محمد ﷺ

آن ذاتِ خداوند کہ مخفی است بعالم
پیدا و عیان است بچشمانِ محمد ﷺ

توریت کہ بر موسٰیؑ و انجیل بر عیسٰی
شد محو بیک نقطۂ فرقانِ محمد ﷺ

از بہرِ شفاعت چہ اولوالعزم چہ مرسل
در حشر زند دست بدامانِ محمد ﷺ

یک جان چہ کند سعدیؔ مسکین کہ دو صد جان
سازیم فدائے سگِ دربانِ محمد ﷺ

شیخ سعدی شیرازیؒ

............ترجمہ............

عرش نبی پاک ﷺ کے قدموں کے نیچے ہے اور حضرت جبریلِ امین علیہ السلام دربارِ محمد ﷺ کے خادم ہیں۔اللہ تعالٰی کی ذات مخفی (چھپی ہوئی) ہے، جبکہ نبی

پاک ﷺ کے مبارک آنکھوں کے توسط سے ہمارے سامنے عیاں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اُترنے والی تورات اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اُترنے والی انجیل، حضرت محمد ﷺ پر نازل شدہ کتاب قرآن مجید کے ایک نقطے سے محو ہو گئیں (منسوخ ہو گئیں)۔ شفاعت کے لیے خواہ اولوالعزم پیمبر ہوں یا دوسرے رسول، حشر میں حضور خاتم النبیین ﷺ کا دامن ہی تھامیں گے۔ سعدی ایک جان کیا، اپنی دو سو جانیں دربانِ محمد کے سگ پر قربان کر دے گا۔

ﷺ

نسیما! جانبِ بطحا گزر کُن
ز احوالم محمد ﷺ را خبر کُن

توئی سلطان عالم یا محمد ﷺ
ز رُوئے لطف سُوئے من نظر کن

بہ بر ایں جانِ مشتاقم بہ آنجا
فدائے روضۂ خیر البشر ﷺ کن

مشرف گرچہ شُد جامؔی ز لطفش
خدایا! ایں کرم بار دگر کُن

مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ

............ترجمہ............

اے بادِنسیم! جب ترا شہر بطحا سے گزر ہو، میرے احوال (حالات) سرکار ﷺ کی خدمت میں بیان کرنا۔ یارسول اللہ (ﷺ) آپ جہان کے بادشاہ ہیں، میری جانب بھی اک لطف وکرم کی نظر ہو۔ میری جان یہ اشتیاق رکھتی ہے (مشتاق ہے) کہ مدینہ طیبہ جا کر روضہ خیر البشر ﷺ پر فدا ہو جائے۔ جامی کو گرچہ یہ شرف حاصل ہے کہ اس پر لطف ہوا، اے خدا! یہ کرم بار بار ہو۔

تنم فرسودہ جاں پارہ ز ہجراں یا رسول اللہ ﷺ
دِلم پژمردہ آوارہ ز عصیاں یا رسول اللہ ﷺ
چوں سوئے من گزر آری من مسکیں ز ناداری
فدائے نقش نعلینت کنم جاں یا رسول اللہ ﷺ
ز کردہ خویش حیرانم سیہ شد روزِ عصیانم
پشیمانم پشیمانم پشیماں یا رسول اللہ ﷺ
ز جام حُبّ تو مستم با زنجیر تو دل بستم
نمی گویم کہ من ہستم سخن داں یارسول اللہ ﷺ
چوں بازوئے شفاعت را کشائی برگنہ گاراں
مکن محروم جامیؔ را درا آل یارسول اللہ ﷺ

مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ

............ترجمہ............

- یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی جدائی میں میرا جسم بے کار اور روح ریزہ ریزہ ہو گئی ہے۔ گناہوں کی آوارگی سے میرا دل بھی مردہ ہو گیا ہے۔
- یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ کبھی مجھ غریب اور آنے سے مجبور کو اپنا جلوۂ زیبا دکھا دیں۔ تو میں آپ کے نشانِ کفش پا (جوتوں کے نشان) پر اپنی جان قربان کر دوں۔
- یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے اعمال پر شرمندہ ہوں، گناہوں سے اعمال نامہ سیاہ

ہو چکا ہے۔ مجھے افسوس ہے، میں شرمندہ ہوں، آپ کے حضور نادم ہوں۔

- آپ کی محبت کے جام پی پی کر بے خود ہو گیا ہوں۔ دل کو اسی زنجیر محبت میں باندھ لیا ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ! آداب گفتگو نہیں جانتا، (بس آپ کو شفیع المذنبین جان کر پکارتا ہوں۔)
- روز محشر جب آپ گنہگاروں کو اپنے دامن میں چھپا کر شفاعت فرمائیں تو یا رسول اللہ ﷺ! اس وقت اس جامؔی کو اپنی شفاعت سے محروم نہ کیجیے گا۔

ترجمہ: ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

زِ رحمت کن نظر برحالِ زارم یارسول اللہ ﷺ
غریبم، بے نوایم، خاکسارم، یارسول اللہ ﷺ

زِ داغِ ہجر تو کے دِل فگارم یارسول اللہ ﷺ
بہار صد چمن در سینہ دارم یارسول اللہ ﷺ

توئی تسکین دل، آرام جاں، صبر و قرار من
رخ پر نور! جان بے قرارم یارسول اللہ ﷺ

توئی مولائے من، آقائے من، والی جانِ من
توئی دانی کہ جز تو کس نہ دارم یارسول اللہ ﷺ

دم آخر نمائی جلوۂ دیدار جامی را
ز لُطف تو ہمیں امید دارم یارسول اللہ ﷺ

حضرت عبدالرحمٰن جامیؒ

............ترجمہ............

- اے اللہ کے رسول ﷺ! میری تباہ حالی پر کرم کی نظر فرمائیں کہ میں غریب ہوں، بے آسرا ہوں اور خاک نشین ہوں۔

- اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کی فرقت سے میرا دل ریزہ ریزہ ہوا ہے کہ سینکڑوں گلشنوں کی بہاروں کا تصور دل میں لیے ہوئے ہوں۔
- یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی ذاتِ گرامی دل کا سکون، روح کا چین، میرا صبر و قرار اور دل کی ڈھارس ہے۔ آپ ﷺ کا نور سے بھرپور چہرہ میری روح کا چین ہے۔
- یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہی میرے آقا، میرے سرپرست اور میری جان کے مالک ہیں۔ آپ ﷺ جانتے ہیں کہ آپ کے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے۔
- یا رسول اللہ ﷺ! آخر وقت جامی کو اپنے دیدار کا جلوہ دکھا دیجیے۔ آپ ﷺ کی مہربانی سے میں یہی توقع رکھتا ہوں۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثنا کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ

............ترجمہ............

اے پیکرِ حسن اور اے سرتاج انسانیت ﷺ! یقیناً (چودھویں کا) چاند آپ ہی کے نور افشاں چہرے سے درخشاں (ہوا) ہے۔ (پوری انسانیت بھی ایک زبان ہو کر) آپ ﷺ کے اوصاف و کمالات بیان کر پائے؟ یہ ممکن ہی نہیں! اس (بے پناہ) داستان کو یوں مختصر کرتا ہوں کہ خدا کے بعد آپ ﷺ ہی کی ذات بزرگ و برتر ہے۔

غلام حلقہ بگوشِ رسولؐ ساداتم
زہے نجات نمودن حبیب و آیاتم
دلم ز عشق محمدؐ پرست و آل مجید
گواہ حال من است ایں ہمہ حکایاتم
چو ذرہ ذرہ شود ایں تنم بہ خاک لحد
تو بشنودے صلوٰت از جمیع ذرّاتم
سلام گویم و صلوٰت بر تو ہر نفسے
قبول کن بہ کرم ایں سلام و صلواتم

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

............ترجمہ............

میں رسول اکرم ﷺ اور جملہ سادات کا دست بستہ غلام ہوں۔ ہماری نجات کے لیے یہ کتنی محبوب نشانیاں موجود ہیں۔ میرا دل عشق نبوی ﷺ اور آل محترم میں تپ رہا ہے۔ یہ ساری داستانیں میرے اس حال کی گواہ ہیں۔ جب میرا یہ جسم قبر کی خاک میں ذرہ ذرہ ہو جائے گا تو ان تمام ذروں سے درود ہی کی آواز سنائی دے گی۔ میں آپ ﷺ پر ہر لمحہ سلام کہتا ہوں اور درود پڑھتا ہوں۔ بار الٰہ میرا یہ صلوٰۃ وسلام اپنے کرم سے قبول فرمالیں۔ (آمین)

ﷺ

اے ظہور تو شبابِ زندگی ۔۔۔ جلوہ ات تعبیر خوابِ زندگی
اے زمیں از بارگاہت ارجمند ۔۔۔ آسماں از بوسۂ بامت بلند
شش جہت روشن ز تاب روئے تو ۔۔۔ ترک و تاجیک و عرب ہندوئے تو
از تو بالا پایۂ ایں کائنات ۔۔۔ فقرِ تو سرمایۂ ایں کائنات
در جہاں شمع حیات افروختی ۔۔۔ بندگاں را خواجگی آموختی
عرض کن پیش خدائے عزوجل ۔۔۔ عشق من گردد ہم آغوشِ عمل
در عمل پایندہ تر گرداں مرا ۔۔۔ آبِ نیسانم گہر گرداں مرا
اے زیادِ غیر تو جانم تہی ۔۔۔ بر لبش آرم اگر فرماں دہی
شرم از اظہارِ او آید مرا ۔۔۔ شفقت تو جرأت افزاید مرا
ہست شانِ رحمت گیتی نواز ۔۔۔ آرزو دارم کہ میرم در حجاز
کو کبم را دیدۂ بیدار بخش ۔۔۔ مرقدے در سایۂ دیوار بخش
با فلک گویم کہ آرام نگر ۔۔۔ دیدۂ آغازم انجامم نگر

علامہ محمد اقبالؒ

............ترجمہ............

- آپ ﷺ کی تشریف آوری سے زندگی اپنے شباب کو پہنچی۔ آپ ﷺ کا ظہور خوابِ زندگی کی تعبیر ہے۔ (آپ ﷺ مقصود کائنات ہیں)
- اس زمین نے آپ ﷺ کی بارگاہ کے سبب شرف پایا۔ آسمان نے آپ ﷺ کی بارگاہ کے بام کو بوسہ دے کر بلند مرتبہ حاصل کیا۔

- آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کے نور سے شش جہت روشن ہیں۔ ترک، تاجیک اور عرب سب آپ کے غلام ہیں۔
- اس کائنات کا مرتبہ آپ ﷺ کی وجہ سے بلند ہوا۔ آپ ﷺ کا فقر کائنات کی دولت ہے۔
- آپ ﷺ نے جہان میں زندگی کی شمع روشن کی اور غلاموں کو آقائی سکھائی۔
- یا رسول اللہ ﷺ! خدائے عزوجل کے سامنے عرض کیجیے کہ میرا عشق عمل سے ہم کنار ہو۔
- مجھے عمل میں پائندہ تر کر دیجیے۔ میں بارش کا قطرہ ہوں، مجھے گوہر بنا دیجیے۔
- میری جان آپ ﷺ کی یاد کے علاوہ کسی اور کی یاد سے خالی ہے (میرے دل میں صرف آپ ﷺ ہی بستے ہیں)۔ اگر اجازت ہو تو میں وہ آرزو لبوں تک لے آؤں۔
- اس کے اظہار میں شرم محسوس کرتا ہوں، لیکن آپ ﷺ کی شفقت میرا حوصلہ بڑھاتی ہے۔
- آپ ﷺ کی شانِ رحمت ایک زمانے کو نوازتی ہے۔ میری یہ آرزو ہے کہ میرا آخری وقت حجاز میں آئے۔
- میری قسمت کے ستارے کو بھی دیدۂ بیدار عطا فرمائیے (میری قسمت بھی چمک اُٹھے)۔ اپنی دیوار کے سائے میں مجھے مرقد نصیب فرمائیے۔
- اور میں فلک سے کہہ سکوں کہ میری آخری آرام گاہ دیکھ۔ تو نے میرا آغاز بھی دیکھا تھا، اب میرا انجام بھی دیکھ۔

صلی اللہ علیہ وسلم

در جہانِ ذکر و فکر انس و جاں — تو صلوٰت صبح، تو بانگِ اذاں
ایں ہمہ از لطفِ بے پایانِ تست — فکرِ ما پروردۂ احسانِ تست
اے مقام و منزل ہر راہرو — جذبِ تو اندر دلِ ہر راہرو
در عجم گردیدم و ہم در عرب — مصطفیٰ نایاب و ارزاں بولہب
گردِ تو گردد حریم کائنات — از تو خواہم یک نگاہِ التفات
ذکر و فکر و علم و عرفانم توئی — کشتی و دریا و طوفانم توئی
اے پناہِ من حریم کوئے تو — من بامیدے رمیدم سوئے تو
آہ زاں دردے کہ در جان وتن است — گوشۂ چشم تو داروئے من است
چوں بصیری از تومی خواہم کشود — تابمن باز آیدآں روزے کہ بود
مہرتو بر عاصیاں افزوں تر است — در خطا بخشی چو مہر مادر است
گرچہ کشتِ عمر من بے حاصل است — چیز کے دارم کہ نامِ او دل است
دارمش پوشیدہ از چشم جہاں — کز سم شبدیز تو دار و نشاں
اے کہ وادی کرد را سوزِ عرب — بندۂ خود را حضورِ خود طلب

علامہ محمد اقبالؒ

............ترجمہ............

- انسانوں اور جنوں کے جہانِ ذکر وفکر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بانگِ اذاں ہیں۔
- یہ سب آپ کے لطفِ بے پایاں کے طفیل ہے، ہمارے فکر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان سے پرورش پائی ہے۔

- آپ ہر سالک کے لیے مقام بھی ہیں اور منزل بھی۔ ہر راہرو کے دِل میں آپ ﷺ ہی کا جذبہ ہے (جو اسے کشاں کشاں لیے جا رہا ہے)۔
- میں عجم میں بھی پھرا ہوں اور عرب میں بھی۔ بولہب زیادہ ہیں اور آپ ﷺ کے رنگ میں رنگے ہوئے لوگ نایاب ہیں۔
- کائنات آپ ﷺ کے حریمِ ناز کا طواف کرتی ہے۔ میں آپ کی ایک نگاہِ التفات کا بھکاری ہوں۔
- میرا ذکر و فکر علم و عرفان آپ ﷺ ہی ہیں۔ میری کشتی بھی آپ ہیں، دریا بھی اور طوفان بھی۔
- میں اس اُمید پر آپ کی طرف دوڑتا چلا آتا ہوں کہ آپ ﷺ کے کوچے میں مجھے پناہ مل جائے۔
- ہائے وہ درد جو میرے جان وتن میں ہے، اس کا علاج صرف آپ ﷺ کا گوشۂ چشم ہے۔
- میں بھی بوصیری کی طرح آپ ﷺ سے شفا کا خواہاں ہوں تاکہ میرے گزشتہ (صحت مند) دن واپس آجائیں۔
- گناہگاروں پر آپ ﷺ کی شفقت زیادہ ہوتی ہے اور خطائیں معاف کرنے میں آپ ﷺ کی شفقت ماں جیسی ہے۔
- اگرچہ میری عمر کی کھیتی بے حاصل ہے۔ مگر میں ایک چھوٹی سی چیز رکھتا ہوں جس کا نام دل ہے۔
- اے آقائے کریم ﷺ! میں نے اسے دنیا کی نظروں سے چھپا کر رکھا ہے کیونکہ اس (دل) پر آپ کے گھوڑے سُم کا نشان ہے۔
- آپ ﷺ نے کردوں کو عربوں کا سوز عطا فرمایا۔ اپنے اس (ہندی) غلام کو بھی اپنے حضور میں طلب فرمائیے۔

تواضع خوئے دلجوئیش عادت
برائے خلق رنج خود عبادت
بہ تمکین کوہ اندر علم و دریا
بہ رحمت ابر و در رفعت ثریا
معظم بادشاہے لااُبالی
بملک ہستیش بس قدر عالی
کمالات آں خاص رب الجلیل
کثیر و سخن را بضاعت قلیل
کجا بار در حضرت عزتش
چہ آید درآن جاں باز عقل و دلیل
عبارت ز اوصافِ اُو قاصر است
چہ قوت کُند صرف طبع علیل
بار چوں تواں زد دمِ دوستی
عزیزے کے باشد خدارا خلیل
نظام از مقامش چہ جوید نشاں
مگر اوشد خود سُوئے خود دلیل

خواجہ نظام الدین اولیاؒ

............ترجمہ............

آپ کی دل جوئی تواضع کی حامل ہے

اخلاق میں رنجش ہی نہیں بلکہ اپنی جگہ عبادت ہے
آپ متانت میں پہاڑ اور علم میں دریا
رحمت میں بادل اور بلندی میں ثُریا
عظمت والے بادشاہ مگر لا اُبالی
جس کی ہستی جلیل القدر ہے
رب جلیل والے خاص کمالات بہت ہیں
مختصر گفتگو مگر جامع
آپ کی عزت کی بارگاہ میں بھلا کس کا گزر
عقل و دلیل یہاں گامزن نہیں
ہماری تحریر آپ کے اوصاف بیان کرنے سے قاصر ہے
بیمار طبیعت اپنی قوت کیا دکھلا سکتی ہے؟
ہم کب آپ کی دوستی کا دم بھر سکتے ہیں؟
خدا کا خلیل (دوست) اس کی محبت کا دعویٰ؟
نظاؔم ان کے مقام کی تلاش ناممکن ہے۔
وہ آپ اپنی دلیل ہیں۔

صبا بہ سوئے مدینہ رو کن، ازیں دعا گو سلام بر خواں
بہ گرد شاہِ رسل بگرداں، بہ صد تضرع پیام بر خواں

بشو ز من صورت مثالی، نماز بگزار اندراں جاں
بہ لحن سورہ محمد تمام اندر قیام برخواں

بنہ بچندیں ادب طرازی، سرِ ارادت بخاکِ آں کو
صلوٰۃ وافر بروحِ پاک حضور خیرالانام برخواں

بہ باب رحمت گہے گزر کن، بہ باب جبریل گہہ جبیں سا
سلام ربی علیٰ نبی گہے بہ بابِ السلام برخواں

بہ لحن داوٗد ہم نوا شو، بہ نغمہ درد آشنا شو
بہ بزمِ پیغمبر ایں غزل را، زعبد عاجز نظاؔم برخواں

خواجہ نظام الدین اولیاؒ

............ترجمہ............

اے بادِ نسیم! ذرا اپنا رخ مدینہ پاک کی طرف کر لے، مجھ دعا گو کا سلام (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے) روبرو عرض کر دے۔ شہنشاہ انبیا ﷺ کے (روضہ

اقدس کے) غبار میں لوٹ لوٹ کر، بے حد خشوع کے ساتھ (میرا یہ) پیام عرض کر دے۔ مجھ جیسی (عاشق زار کی) صورت بنا لے، اس (لرزاں و ترساں) جان میں نمازِ حق ادا کر۔ خوب صورت آواز میں سورۂ محمد پوری کی پوری قیام کی حالت میں وہاں پڑھ لے (رکوع سے قبل)۔ ادب طرازی کی حدود کی پاس داری کرتے ہوئے، اس کوچے کی خاک پہ عقیدت واحترام سے سر رکھ کر، حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بے شمار مرتبہ درود وسلام عرض کیجیے۔ کبھی باب رحمت سے گزر اور کبھی باب جبریلؑ (پر ادب سے) سر جھکا۔ کبھی ''سلام ربی علیٰ نبیؐ'' (کا ترانہ) باب السلام پر عرض کر دے۔ لحن داؤدی میں فریادی بن کے دردِ عشق کے ترانے سے آگاہ ہو اور حضور نبی کریم ﷺ کی بزم میں اس کلام کو بندۂ عاجز نظام کی طرف سے عرض کر دے۔

اُردو

''نعتِ رسول مقبول ﷺ کا جو سلسلہ ازل کی حسیں ساعتوں میں شروع ہوا تھا، آج بھی اسی جذبۂ خلوص وعقیدت کے ساتھ اپنے عہد کی ترجمانی کا حق ادا کر رہا ہے جس کی بدولت غلاموں کو اپنے آقا ﷺ، بے نواؤں کو اپنے فریاد رس، مظلوموں کو اپنے ملجا و ماویٰ اور عشاق کو اپنے مظہرِ عقیدت ﷺ کے حضور عرضِ حال کا حوصلہ میسر آتا ہے۔ ایک مسلمان کپکپاتے ہوئے ہونٹوں اور فرطِ عجز و انکسار سے لرزتی ہوئی زباں سے نعت کو ہی وسیلۂ اظہار و مدعا بناتا ہے۔ ثنائے رسول اسی روحِ محمد ﷺ کے جمالیاتی اظہار اور شعری پیکر کا نام ہے۔ آخرِ شب تصورِ محبوبِ کبریا ﷺ میں آنکھیں جن موتیوں سے لبریز ہو جاتی ہیں، دامن آرزو جن آنسوؤں سے بھیگ جاتا ہے اور پلکوں پہ ستاروں کے جھرمٹ سے اتر آتے ہیں، وہی موتی وہی آنسو اور وہی ستارے اس منظر کی عکس بندی کی داستاں ہیں۔ یہ وہ کہانی ہے جو ذاتِ مصطفیٰ ﷺ سے شروع ہو کر ذاتِ مصطفیٰ ﷺ پہ ختم ہوتی ہے۔''

ﷺ

تُو ﷺ اوجِ رسالت ہے، شہِ خیر امم ہے
تُو ﷺ وہ ہے کہ زیبا جسے ہر جاہ و حشم ہے

خالق نے بنایا تجھے ہر چیز کا مولا
کونین کی ہر شے تری ممنونِ کرم ہے

ادراک میں کس طرح سمائے تری عظمت
ہر رفعتِ افلاک ترا نقشِ قدم ہے

گونجے ہے زمانے میں ترا اسمِ گرامی
قائم ہے تو اس نام سے کچھ اپنا بھرم ہے

آنے سے ترے دُور ہوئے ظلم کے سائے
تو عدل کا انصاف کا لہراتا علم ہے

خالق نے سکھایا مجھے مدحت کا سلیقہ
محبوب دو عالم کی عطا میرا قلم ہے

زندہ ہے جو اس عہد پُر آشوب میں نقوؔی
یہ تیری دعا، تیری نظر، تیرا کرم ہے

ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی

دنیا میں کوئی تجھ سا پیمبر ﷺ نہیں آیا
تاریخ میں اب تک ترا ہمسر نہیں آیا

کسریٰ ہو کہ قیصر ہو سکندر ہو کہ دارا
کوئی ترے قدموں کے برابر نہیں آیا

مدت سے تمنا ہے، ترے روضے کو دیکھوں
لیکن مجھے وہ لمحہ، میسر نہیں آیا

افواجِ عدو آج بھی، شمشیر بکف ہیں
کیوں پھر وہ ابابیل کا لشکر نہیں آیا

خالق بھی ترے حسن کی تخلیق پہ نازاں
تجھ جیسا حسیں دنیا میں پیکر نہیں آیا

اخبار میں چھپ جائے کسی روز یہ سرخی
حسان ترے در سے پلٹ کر نہیں آیا

ابراہیم حسان

صلی اللہ علیہ وسلم

افضل ہے مرسلوں میں رسالت حضور ﷺ کی
اکمل ہے انبیاؑ میں نبوت حضور ﷺ کی

پہچان لیں گے آپ وہؑ اپنوں کو حشر میں
غافل نہیں ہے چشم عنایت حضور ﷺ کی

کھولے ہیں مشکلات جہاں نے کئی محاذ
کام آئی ہر قدم پہ حمایت حضور ﷺ کی

جو ہو گئے ہیں آپؐ کے، آپؐ اُن کے ہو گئے
عادت نہیں ہے ترکِ محبت حضور ﷺ کی

چوما ہے اپنی آنکھوں کو رکھ رکھ کے آئینہ
جب بھی ہوئی ہے مجھ کو زیارت حضور ﷺ کی

چشم طلب میں کس کا اجالا؟ حضور ﷺ کا
دنیائے دل میں کس کی حکومت؟ حضور ﷺ کی

دانش ہیں سب فقیر ثنا خوان مصطفیٰ ﷺ
ہے ہم قلندروں میں صدارت حضور ﷺ کی

احسان دانش

ﷺ

یہ عرض آپ ﷺ سے ہے اور بڑے ادب سے ہے
حضور ﷺ مجھ کو بھی آنے کا شوق کب سے ہے

حضور ﷺ آپ ﷺ تو واقف ہیں اس حقیقت سے
یہ اضطراب میرے دل میں کس سبب سے ہے

لگا سکے گا مری کون عظمتوں کا سُراغ
کہ دھڑکنوں کا تعلق شہِ عرب ﷺ سے ہے

دل و نظر کو نہ میزانِ عقل میں تولو
دل و نظر کا تعلق حبیبِ رب سے ہے

وہ ایک پیاس جو معراجِ تشنگی ٹھہری
کسی کی آنکھ سے ظاہر کسی کے لب سے ہے

حضور ﷺ اذنِ حضوری ضرور بخشیں گے
حضور ﷺ اس کا مگر انتظار کب سے ہے

نفس نفس میں ہے صدیوں کا اشتیاق احسنؔ
نگاہ سوئے مدینہ نہ جانے کب سے ہے

احسان کاکوروی

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ جس کے لیے محفل کونین سجی ہے
فردوس بریں جس کے وسیلے سے بنی ہے

وہ ہاشمی مکی مدنی العربی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

احمد ہے محمد ہے وہی ختم رسل ہے
مخدوم و مربی ہے وہی والیٔ کل ہے

اس پر ہی نظر سارے زمانے کی لگی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

والشّمس ضحیٰ چہرہ انور کی جھلک ہے
والیل سجیٰ گیسوئے حضرت کی لچک ہے

عالم کو ضیا جس کے وسیلے سے ملی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

اللہ کا فرماں الم نشرح لک صدرک
منسوب ہے جس سے ورفعنا لک ذکرک

جس ذات کا قرآن میں بھی ذکر جلی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

مزمل و یٰسین و مدثر و طٰہٰ
کیا کیا نئے القاب سے مولا نے پکارا

کیا شان ہے اس کی کہ جو امی لقبی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

وہ ذات کہ جو مظہر لولاک لما ہے
جو صاحب رف رف شب معراج ہوا ہے

اسریٰ میں امامت جسے نبیوں کی ملی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

کس درجہ زمانے میں تھی مظلوم یہ عورت
پھر جس کی بدولت ملی اسے عزت و رفعت

وہ محسن و غمخوار ہمارا ہی نبی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

مولانا احسان محسن

صلی اللہ علیہ وسلم

لَمۡ یَاتِ نَظِیۡرُکَ فِیۡ نَظَرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے، تجھ کو شہِ دوسرا جانا

اَلۡبَحۡرُ عَلا وَ الۡمُوجُ طَغٰی من بے کس و طوفان ہوشربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا، موری نیّا پار لگا جانا

اَنَا فِی عَطَش وَّ سَخَاکَ اَتَم اے گیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم، دو بوند ادھر بھی گرا جانا

اَلۡقَلۡبُ شَج وَّالۡهَمَّ شَجوُن دل زار چناں جاں زیر چنوں
پت اپنی بپت میں کاسے کہوں، مرا کون ہے تیرے سوا جانا

اَلرّوحُ فِدَاکَ فَزِدۡ حَرقا یک شعلہ دگر برزن عشقا
مورا تن من دھن سب پھونک دیا، یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس خامۂ خامِ نوائے رضا نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا
ارشادِ احبا ناطق تھا ناچار، اِس راہ پڑا جانا

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ

ﷺ

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں، کوچے بسا دیے ہیں

جب آ گئی ہیں جوشِ رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دیے ہیں، روتے ہنسا دیے ہیں

آنے دیں یا ڈبو دیں اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی، لنگر اٹھا دیے ہیں

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں، سب غم بھلا دیے ہیں

اللہ! کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطفٰی ﷺ نے دریا بہا دیے ہیں

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیے ہیں، دُر بے بہا دیے ہیں

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو، وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

کروں مدح اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ

صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ﷺ
دونوں عالم کا دولھا ہمارا نبی ﷺ

بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا
نور اول کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

خلق سے اولیا، اولیا سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجیے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ

ﷺ

مصطفیٰ ﷺ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہریارِ اِرم، تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولھا پہ دائم دُرود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گُلِ قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحرِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام

سیّدہ، زاہرہ، طیبہ، طاہرہ
جانِ احمد ﷺ کی راحت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضؔا
مصطفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ

ﷺ

کاش ہم اس دور میں ہوتے تو ہم بھی دیکھتے
سرور عالم ﷺ کو چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے

ہم بھی ہجرت کے سفر میں بن کے گرد کارواں
والہانہ آپ ﷺ کے نقشِ کف پا چومتے

آپ ﷺ پر ہوتے فدا اہلِ مدینہ کی مثال
دف بجاتی بچیوں کے ساتھ گا کر جھومتے

بول کر جن کنکروں نے دی گواہی آپ ﷺ کی
ان کی قسمت دیکھتے اور اپنے بارے سوچتے

با ادب چاہت سے سنتے آپ کی ہر بات کو
ہاتھ پتھر مارنے والوں کے بڑھ کے روکتے

رات دن پڑھتے نمازیں اقتدا میں آپ کی
ہم بھی سنتے دیکھتے نورِ ازل کو بولتے

آپ ﷺ سے ہوتا عطا ذوقِ قدم بوسی جنہیں
چومتے پلکوں سے خاؔور وہ مبارک راستے

احمد شہباز خاور

صلی اللہ علیہ وسلم

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقشِ کفِ پا تیرا

پورے قد سے میں کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

دستگیری میری تنہائی کی، تو نے ہی تو کی
میں تو مر جاتا، اگر ساتھ نہ ہوتا تیرا

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ ترے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

تجھ سے پہلے کا جو ماضی تھا، ہزاروں کا سہی
اب جو تا حشر کا فردا ہے وہ تنہا تیرا

اب بھی ظلمات فروشوں کو گلہ ہے تجھ سے
رات باقی تھی کہ سورج نکل آیا تیرا

ایک بار اور بھی طیبہ سے فلسطین میں آ
راستہ دیکھتی ہے مسجدِ اقصیٰ تیرا

احمد ندیم قاسمی

صلی اللہ علیہ وسلم

اس قدر کون محبت کا صلہ دیتا ہے
اُس کا بندہ ہوں جو بندے کو خدا دیتا ہے

جب اُترتی ہے مری روح میں عظمت اُس کی
مجھ کو مسجود، ملائک کا بنا دیتا ہے

ظلمت دہر میں جب بھی میں پکاروں اُس کو
وہ مرے قلب کی قندیل جلا دیتا ہے

اُس کی رحمت کی بھلا آخری حد کیا ہو گی
دوست کی طرح جو دشمن کو دعا دیتا ہے

وہی سرسبز کرے گا مرے ویرانوں کو
آندھیوں کو بھی جو کردار صبا دیتا ہے

قدم اُٹھتے ہیں مرے، جانب بطحا جب بھی
اِک فرشتہ مجھے شہپر کی ہوا دیتا ہے

قصر و ایواں سے گزر جاتا ہے چپ چاپ ندیمؔ
دَرِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جب آئے تو صدا دیتا ہے

احمد ندیم قاسمی

صلی اللہ علیہ وسلم

لٹائے سجدے نہ کیوں آسماں مدینے میں
رسولؐ پاک کا ہے آستاں مدینے میں

قدم بڑھائے چلو رہروانِ منزل شوق
ہے ابرِ رحمت حق گل فشاں مدینے میں

درِ رسول ﷺ کے ذروں کی گر تلاش نہیں
تو کس کو ڈھونڈتی ہے کہکشاں مدینے میں

بہشت چیز ہی کیا ہے کہ ایک سجدے میں
ہمیں تو مل گئے دونوں جہاں مدینے میں

قدم اٹھائے ادب سے ذرا نسیمِ سحر!
ہیں محوِ خواب شہِ دو جہاں مدینے میں

مدینے جاتے ہیں پیری میں سارے لوگ اخترؔ
مزا ہے کاٹ دو عمرِ جواں مدینے میں

اختر شیرانی

خدا کا ذکر کرے، ذکر مصطفیٰ ﷺ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زبان خدا نہ کرے

درِ رسول ﷺ پہ ایسا کبھی نہیں دیکھا
کوئی سوال کرے اور وہ عطا نہ کرے

کہا خدا نے، شفاعت کی بات محشر میں
میرا حبیب کرے، کوئی دوسرا نہ کرے

مدینہ جا کے نکلنا نہ شہر سے باہر
خدانخواستہ یہ زندگی وفا نہ کرے

اسیر جس کو بنا کر رکھیں مدینے میں
تمام عمر رہائی کی وہ دعا نہ کرے

نبی ﷺ کے قدموں پہ جس دَم غلام کا سَر ہو
قضا سے کہہ دو کہ اک لمحہ بھی قضا نہ کرے

شعورِ نعت بھی ہو اور زباں بھی ہو ادیبؔ
وہ آدمی نہیں جو ان کا حق ادا نہ کرے

ادیب رائے پوری

صلی اللہ علیہ وسلم

من ناچت ہے، من گاوت ہے، تورا جنم دِوس جب آوت ہے
تورے نام کی بنسی سن سن کر، مورے من کا کنول کِھل جاوت ہے
جب کوئی کوئلیا اموا پر، توری پریم کوِی تا گاوت ہے
تورے پریم کا میٹھا میٹھا رس من آنگن میں برساوت ہے
توری بنسی باجت ہے من میں، تورے گیت ہیں گلین گلین میں
ہر تان اگنی بن جاوت ہے، مورا تن من سب جل جاوت ہے
وہ ہمرے تاج بنانے کو، وہ ہمرے بھاگ جگانے کو
آکاش سے دھرتی، دھرتی سے آکاش پہ جاوت آوت ہے
وہ مدھ بھرے نین، وہ چندر بدن، سَنسار بنا جن کے کارن
اس نورمکٹ کے درشن سے سورج کی کرن شرماوت ہے
بانٹے ہر دکھیارے کا دُکھ، جو نام ہے دُکھیا من کا سُکھ
پگ راکھے وہ جس دھرتی پر ماٹی سونا بن جاوت ہے
جو لاج گئے کی لاج رکھے، منگتوں کے سر پر تاج رکھے
وہی گیان دھیان ادیبؔ مورا، دہی مورا دھرم کہلاوت ہے

ادیب رائے پوری

ﷺ

جو فردوسِ تصور ہیں وہ منظر یاد آتے ہیں
مدینے کے گلی کوچے برابر یاد آتے ہیں

جو لگتا ہے کوئی کنکر بدن پر دین کی خاطر
تو دل کو وادی طائف کے پتھر یاد آتے ہیں

فضاؤں میں اگر کوئی پرندہ رقص کرتا ہے
تو آنکھوں کو مدینے کے کبوتر یاد آتے ہیں

مراتب پائے ہیں کیا کیا تری ﷺ نسبت سے ذروں نے
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ یاد آتے ہیں

اخوت اور ایثار و محبت جن کا شیوہ تھا
وہ عالی ظرف اصحابؓ پیمبر ﷺ یاد آتے ہیں

زمانے کی گراں خوابی کا عالم دیکھ کر ازہؔر
نبی ﷺ کے دیں کی بیداری کے پیکر یاد آتے ہیں

ازہر درانی

ﷺ

مجھ خطا کار سا انسان، مدینے میں رہے
بن کے سرکار ﷺ کا مہمان، مدینے میں رہے

دُور رہ کر بھی اُٹھاتا ہوں حضوری کے مزے
میں یہاں اور میری جان، مدینے میں رہے

اللہ اللہ سر افرازیٔ صحرائے حجاز
ساری مخلوق کا سلطان مدینے میں رہے

ان کی شفقت غم کونین بھلا دیتی ہے
جتنے دن آپ ﷺ کا مہمان، مدینے میں رہے

یاد آتی ہے مجھے اہل مدینہ کی وہ بات
زندہ رہنا ہے تو انسان مدینے میں رہے

چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم
آ رہا ہوں مرا سامان، مدینے میں رہے

اعظم چشتی

ﷺ

ایسا کوئی محبوب ﷺ نہ ہو گا، نہ کہیں ہے
بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرش نشیں ہے

ملتا نہیں کیا کیا دو جہاں کو ترے در سے
اک لفظ نہیں ہے کہ ترے لب پہ نہیں ہے

تُو چاہے تو ہر شب ہو مثالِ شب اسریٰ
تیرے لیے دو چار قدم عرشِ بریں ہے

ہر اک کو میسر کہاں اس در کی غلامی
اس در کا تو دربان بھی جبریل امیں ہے

رکتے ہیں یہیں آ کے قدم اہل نظر کے
اس کوچے سے آگے نہ زماں ہے، نہ زمیں ہے

اے شاہِ زمن اب تو زیارت کا شرف دے
بے چین ہیں آنکھیں میری بیتاب جبیں ہے

دل گریہ کُناں اور نظر سوئے مدینہ
اعظم ترا اندازِ طلب کتنا حسیں ہے

اعظم چشتی

خود کو دیکھا تو ترا جود و کرم یاد آیا
تجھ کو دیکھا تو مصوّر کا قلم یاد آیا

صبح پھوٹی تو ترے رخ کی ضیا یاد آئی
چاند نکلا تو ترا نقشِ قدم یاد آیا

کعبہ دیکھا تو تری بت شکنی یاد آئی
خُلد دیکھی تو ترا صحنِ حرم یاد آیا

ہم نے اَعدا کے مظالم کا گِلہ چھوڑ دیا
ذات پر تیری جو اپنوں کا ستم یاد آیا

دیکھ کر جھوٹے خداؤں کی سخا کا دستور
مجھ کو سرکار کا انداز کرم یاد آیا

روشنی تیر گئی حدِ نظر تک اعظم
جب بھی وہ ماہِ عرب مہرِ عجم یاد آیا

اعظم چشتی

ﷺ

کتابِ فطرت کے سرِ ورق پر جو نام احمد ﷺ رقم نہ ہوتا
تو نقشِ ہستی ابھر نہ سکتا، وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا

یہ محفلِ کن فکاں نہ ہوتی، جو وہ امامِ امم نہ ہوتا
زمین نہ ہوتی فلک نہ ہوتا، عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا

ترے غلاموں میں جو تیرا ہی عکسِ شانِ کرم نہ ہوتا
تو بارگاہِ ازل سے ان کا، خطاب خیر الامم نہ ہوتا

ہر اک سویدائے دل سے جھلک، محمد ﷺ کے میم کی ہے
دل اس کی خلوت سرا نہ بنتا، جو نقش یہ مرتسم نہ ہوتا

اگر نہ کرتا وہ کنزِ مخفی جمالِ وحدت کی پردہ داری
تو آبِ گل کے اس آئینے میں، ظہورِ نورِ قدم نہ ہوتا

نہ روئے حق سے نقاب اٹھتا، نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا
فروغ بخشِ نگاہ عرفاں، اگر چراغِ حرم نہ ہوتا

نہ کرتی خود شانِ کبریائی اگر تقاضائے خودنمائی
تو خاک کا ذرہ محقر وجود سے مہتم نہ ہوتا

کمال انسانیت کا پیکر، جمال وحدانیت کا مظہر
سوائے ذات حضور انور ﷺ کوئی خدا کی قسم نہ ہوتا

سوائے صدیقؓ کون پاتا، حضور انور ﷺ کی جانشینی
کہ وہ نہ ہوتے تو یوں جہاں میں بلند دیں کا علَم نہ ہوتا

جہاں آرائی نبوت کا فخر فاروقؓ ہی کو ملتا
جو سلسلہ وحیِ آسماں کا حضور ﷺ پر مختتم نہ ہوتا

خلافتِ راشدہ کا منصب اگر نہ ہوتا نصیبِ عثمانؓ
تو دفترِ وحی آسمانی مرتب و منتظم نہ ہوتا

زہے علُوئے مقامِ حیدرؓ خوشی میں کہتے تھے خود پیمبر ﷺ
کہ فتح ہوتا نہ حصنِ خیبر جو آج یہ ابنِ عم نہ ہوتا

اقبال احمد خاں سہیل

ﷺ

کیا خبر کیا سزا مجھ کو ملتی، میرے آقا ﷺ نے عزت بچا دی
فردِ عصیاں میری مجھ سے لے کر، کالی کملی میں اپنی چھپا دی

وہ ﷺ عطا پر عطا کرنے والے اور ہم بھی نہیں ٹلنے والے
جیسی ڈیوڑھی ہے ویسے بھکاری، جیسا داتا ہے ویسے سوالی

میں گدا ہوں مگر کس کے در کا، وہ جو سلطانِ کون و مکاں ہیں
یہ غلامی بڑی مستند ہے، میرے سر پر ہے تاجِ بلالیؓ

میں مدینے سے کیا آ گیا ہوں، زندگی جیسے بجھ سی گئی ہے
گھر کے اندر فضا سونی سونی، گھر کے باہر سماں خالی خالی

میری عمرِ رواں بس ٹھہر جا، اب سفر کی ضرورت نہیں ہے
اُن کے قدموں میں میری جبیں ہے اور ہاتھوں میں روضے کی جالی

میں فقط نام لیوا ہوں اُن کا، ان ﷺ کی توصیف میں کیا کروں گا
میں نہ اقبالؒ خسروؒ نہ سعدیؒ میں نہ قدسیؒ نہ جامیؒ نہ حالیؒ

پروفیسر سیّد اقبال عظیم

ﷺ

مدینے کا سفر ہے اور میں نمدیدہ نمدیدہ
جبیں افسردہ افسردہ، قدم لغزیدہ لغزیدہ

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانبِ طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ، بدن لرزیدہ لرزیدہ

کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ

کہاں میں اور کہاں اس روضۂ اقدس کا نظارہ
نظر اس سمت اٹھتی ہے مگر دُزدیدہ دُزدیدہ

مدینے جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ

بصارت کھو گئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے
مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ

وہی اقبالؔ جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر
فراقِ طیبہ میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ

پروفیسر سیّد اقبال عظیم

صلی اللہ علیہ وسلم

ہم کو کیا مل گیا چاندنی سے، ہم کو کیا دے دیا روشنی نے
اپنے یہ چاند سورج سنبھالو ہم تو جاتے ہیں اپنے مدینے

میں کسی در پہ سر کیوں جھکا دوں، خالی دامن تمہیں کیوں دکھا دوں
میرے آقاؐ کی نگری سلامت جس کی گلیوں میں گھر گھر خزینے

ضبط کا مجھ میں یارا نہیں ہے، رنجِ دُوری گوارا نہیں ہے
ذکرِ طیبہ خدارا نہ چھیڑو پھر چھلک جائیں گے آبگینے

علم وعرفاں کا میں کیا کروں گا، درسِ ایماں کسی سے نہ لوں گا
میرے آقاؐ کے قدموں کے نیچے، ہیں فضائل کے لاکھوں دفینے

آدمی کا بھرم کھو گیا تھا، غرقِ سیلابِ غم ہو گیا تھا
لیکن ایک ناخداؐ کے سہارے پھر ابھر آئے ڈوبے سفینے

عمر اقبالؔ یوں ہی بسر ہو، ہر نفس یاد خیر البشرؐ ہو
صبح تا شام ذکرِ مسلسل اور راتوں کو پیہم شبینے

پروفیسر سیّد اقبال عظیم

صلی اللہ علیہ وسلم

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر، ہم بھی بے بس نہیں، بے سہارا نہیں
خود انہی کو پکاریں گے ہم دُور سے، راستے میں اگر پاؤں تھک جائیں گے

جیسے ہی سبز گنبد نظر آئے گا، بندگی کا قرینہ بدل جائے گا
سر جھکانے کی فرصت ملے گی کسے، خود ہی آنکھوں سے سجدے ٹپک جائیں گے

ہم مدینے میں تنہا نکل جائیں گے اور گلیوں میں قصداً بھٹک جائیں گے
ہم وہاں جا کے واپس نہیں آئیں گے، ڈھونڈتے ڈھونڈتے لوگ تھک جائیں گے

نام آقا کا جہاں بھی لیا جائے گا، ذکر ان کا جہاں بھی کیا جائے گا
نور ہی نور سینوں میں بھر جائے گا، ساری محفل میں جلوے لپک جائیں گے

اے مدینے کے زائر خدا کے لیے، داستانِ سفر مجھ کو یوں مت سنا
دل تڑپ جائے گا، بات بڑھ جائے گی، میرے محتاط آنسو چھلک جائیں گے

ان کی چشمِ کرم کو ہے اس کی خبر، کس مسافر کو ہے کتنا شوقِ سفر
ہم کو اقبالؔ جب بھی اجازت ملی، ہم بھی آقا ﷺ کے دربار تک جائیں گے

پروفیسر سیّد اقبال عظیم

ﷺ

میں تو خود ان کے در کا گدا ہوں، اپنے آقا ﷺ کو میں نذر کیا دوں
اب تو آنکھوں میں بھی کچھ نہیں ہے ورنہ قدموں میں آنکھیں بچھا دوں

آنے والی ہے ان کی سواری پھول نعتوں کے گھر گھر سجا دوں
میرے گھر میں اندھیرا بہت ہے، اپنی پلکوں سے شمعیں جلا دوں

میری جھولی میں کچھ بھی نہیں ہے میرا سرمایہ ہے تو یہی ہے
اپنی آنکھوں کی چاندی بہا دوں، اپنے ماتھے کا سونا لٹا دوں

بے نگاہی پہ میری نہ جائیں دیدہ ور میرے نزدیک آئیں
میں یہیں سے مدینہ دکھا دوں، دیکھنے کا سلیقہ سکھا دوں

روضۂ پاک پیشِ نظر ہے، سامنے میرے آقا ﷺ کا در ہے
مجھ کو کیا کچھ نظر آ رہا ہے، تم کو لفظوں میں کیسے بتا دوں

میری بخشش کا ساماں یہی ہے اور دل کا بھی ارماں یہی ہے
ایک دن ان کی خدمت میں جا کر ان کی نعتیں انہی کو سنا دوں

پروفیسر سیّد اقبال عظیم

صلی اللہ علیہ وسلم

کھلا ہے سبھی کے لیے بابِ رحمت وہاں کوئی رتبے میں ادنیٰ نہ عالی
مرادوں سے دامن نہیں کوئی خالی، قطاریں لگائے کھڑے ہیں سوالی

میں پہلے پہل جب مدینے گیا تھا تو تھی دل کی حالت تڑپ جانے والی
وہ دربار سچ مچ مرے سامنے تھا ابھی تک تصور تھا جس کا خیالی

جو اک ہاتھ سے دل سنبھالے ہوئے تھا تو تھی دوسرے ہاتھ میں اُن کی جالی
دعا کے لیے ہاتھ اٹھتے تو کیسے نہ یہ ہاتھ خالی نہ وہ ہاتھ خالی

جو پوچھا ہے تم نے کہ میں نذر کرنے کو کیا لے گیا تھا تو تفصیل سن لو
تھا نعتوں کا اک ہار، اشکوں کے موتی، درودوں کا گجرا، سلاموں کی ڈالی

میں اُس آستانِ حرم کا گدا ہوں جہاں سر جھکاتے ہیں شاہانِ عالم
مجھے تاجداروں سے کم مت سمجھنا مرا سر ہے شایانِ تاجِ بلالی

میں توصیفِ سرکار کر تو رہا ہوں مگر اپنی اوقات سے باخبر ہوں
میں صرف ایک ادنیٰ ثنا خواں ہوں اُن کا کہاں میں کہاں نعتِ اقبال وحالی

پروفیسر سیّد اقبال عظیم

یہ جلوۂ حق سبحان اللہ، یہ نور ہدایت کیا کہنا
جبریل بھی ہیں شیدا اُن کے، یہ شان نبوت کیا کہنا

وہ کفر کی ظلمت دور ہوئی اور محفل دیں پر نور ہوئی
یہ مہر ہدیٰ سبحان اللہ، یہ صبح سعادت کیا کہنا

جس دل میں ہو پرتو کرسی و عرش، اس دل کی بلندی صل علیٰ
جس سینے میں قرآں اترا ہو، اس سینے کی عظمت کیا کہنا

تسبیح سے دنیا گونج اٹھی تکبیر کا غل تا عرش گیا
تاثیر ہدایت صلّ علیٰ یہ جوش عبادت کیا کہنا

نغمہ ہے ترا دلکش اکبرؔ مضموں ہے ترا پاکیزہ تر
بلبل کے ترانے صلّ علیٰ پھولوں کی لطافت کیا کہنا

اکبرالہ آبادی

صلی اللہ علیہ وسلم

جو نصیب ہو تو شمار ہو یہ نیاز مایۂ ناز میں
کہ لگی ہو خاکِ درِ حضور مری جبینِ نیاز میں

کہیں لعل ہے تو کہیں گہر کہیں شمس ہے تو کہیں قمر
یہ اُسی کا حسن ہے جلوہ گر جو نہاں ہے پردۂ راز میں

رُخِ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ کسی کی بزمِ خیال میں نہ دکانِ آئینہ ساز میں

تری ذات شانِ کمالِ رب ترا حسن ہے وہ مہِ عرب
کہ سوئی سی شئے ملی وقتِ شب ترے اک تبسم ناز میں

درِ مصطفیٰ پہ جو سر رکھا تو ندا دی ہاتفِ وقت نے
ترے وہ بھی سجدے ادا ہوئے جو قضا ہوئے تھے نماز میں

وہ ہے کون جس کے اشارہ پہ ہوا کعبہ قبلۂ انس و جاں
جو پسند ربّ علیٰ ہوئی وہ ادا تھی کس کی نماز میں

ترے لطفؔ کی ہے یہ آرزو کہ نہ جائے حشر میں آبرو
مرے پردہ پوش چھپا لے تو اسے اپنے دامنِ ناز میں

مفتی اکرام احمد لطف قادری بدایونیؒ

صلی اللہ علیہ وسلم

مجھے اک شعر لکھنا ہے
کہ جس میں لفظ جتنے ہوں
کسی پر بھی نہ اترے ہوں
مجھے اک شعر لکھنا ہے
کہ جس میں بات ایسی ہو
کسی نے بھی نہ سوچی ہو
جسے پڑھ کر فرشتے جھوم اٹھیں
اور حضرت جبرئیلؑ یہ تصدیق فرما دیں
کہ اب لفظ محمدؐ اپنی پوری شان سے تعریف میں آیا
مجھے اک شعر لکھنا ہے
یہی خواہش مری شعری وراثت ہے
مجھے اک شعر لکھنا ہے
یہی خواہش مجھے اب آنے والی نسل کو تفویض کرنا ہے
کہ اس خواہش سے بڑھ کر نعت ممکن ہی نہیں لکھنا

اکرم ناصر

صلی اللہ علیہ وسلم

اے خاصۂ خاصان رُسل وقت دعا ہے
اُمت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

وہ دین، ہوئی بزمِ جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی، نہ دِیا ہے

جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں خود تفرقہ اب آ کے پڑا ہے

جس دین نے تھے غیروں کے دل آ کے ملائے
اُس دین میں خود بھائی سے اب بھائی جُدا ہے

ہے دین ترا اب بھی وہی چشمۂ صافی
دیں داروں میں پر آب ہے باقی، نہ صفا ہے

جس قوم میں اور دین میں ہو علم نہ دولت
اس قوم کی اور دین کی پانی پہ بِنا ہے

ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے
نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے

دولت ہے نہ عزت نہ فضیلت نہ ہنر ہے
اِک دین ہے باقی سو وہ بے برگ و نوا ہے

ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مدت سے اسے دور زماں میٹ رہا ہے

کل دیکھیے پیش آئے غلاموں کو ترے کیا
اب تک تو ترے نام پہ اک ایک فدا ہے

گر دین کو جوکھوں نہیں ذلت سے ہماری
امت تیری ہر حال میں راضی برضا ہے

وہ دین کہ تھا شرک سے عالم کا نگہبان
اب اس کا نگہبان اگر ہے تو خدا ہے

فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکم خدا ہے

مولانا الطاف حسین حالی

ﷺ

کہیں کیا کہ ہم دل سے کیا چاہتے ہیں
غلامی خیر الوریٰ ﷺ چاہتے ہیں

ہم مصطفیٰ ﷺ کی رضا چاہتے ہیں
بتائے کوئی کیا بُرا چاہتے ہیں؟

کسی کی طرف کیوں نگاہیں اٹھائیں
کہ ہم آپ ﷺ کا آسرا چاہتے ہیں

درود نبی ﷺ ہر مرض کی دوا ہے
طبیبوں سے کب ہم دوا چاہتے ہیں

لحد کے لیے اے شہ ہر دو عالم ﷺ
مدینے میں تھوڑی سی جا چاہتے ہیں

اے الطاف ہے صرف یہ ایک خواہش
درِ مصطفیٰ ﷺ پر قضا چاہتے ہیں

مولانا الطاف حسین حالیؒ

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

مس خام کو جس نے کُندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا

عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا

رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا
اِدھر سے اُدھر پھر گیا رُخِ ہوا کا

مولانا الطاف حسین حالی

ﷺ

اداسی کے سفر میں جب ہوا رک رک کے چلتی ہے
سوادِ ہجر میں ہر آرزو چپ چاپ جلتی ہے
کسی نادیدہ غم کا کہر میں لپٹا ہوا سایہ
زمیں تا آسماں پھیلا ہوا محسوس ہوتا ہے
گزرتا وقت بھی ٹھہرا ہوا محسوس ہوتا ہے
تو ایسے میں تری خوشبو
محمد مصطفیٰ صلی علیٰ کے نام کی خوشبو
دلِ وحشت زدہ کے ہاتھ پر یوں ہاتھ رکھتی ہے
تھکن کا کوہِ غم بٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے
سفر کا راستہ کٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے

امجد اسلام امجد

ﷺ

کر کے نثار آپ پر گھر بار یا رسول ﷺ
اب آ پڑا ہوں آپ کے دربار یا رسول ﷺ

عالم نہ متقی ہوں، نہ زاہد، نہ پارسا
ہوں اُمتی تمھارا گنہ گار، یا رسول ﷺ

دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپ ﷺ کا
کیا غم ہے گرچہ ہوں میں بہت خوار یا رسول ﷺ

ذات آپ کی تو رحمت و شفقت ہے سربسر
میں گرچہ ہوں تمام خطاوار یا رسول ﷺ

کیا ڈر ہے اس کو لشکر عصیاں و جُرم سے
تم سا شفیع ہو جس کا مددگار یا رسول ﷺ

ہو آستانہ آپ ﷺ کا، امداد کی جبیں
اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار، یا رسول ﷺ

حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ

ﷺ

آپؐ کی فرقت نے مارا یا نبی ﷺ!
دل ہوا غم سے دو پارا یا نبی ﷺ!

حق تعالیٰ کے تمہی محبوبؐ ہو
کون ہے ہمسر تمہارا یا نبی ﷺ!

طالبِ دیدار ہوں، دکھلایئے
روئے نورانی خدارا یا نبی ﷺ!

باغِ جنت سے ہے افضل لاکھ بار
مجھ کو وہ کوچہ تمہارا یا نبی ﷺ!

لیجیے در پر بلا کب تک پھروں
در بدر یوں مارا مارا یا نبی ﷺ!

چین آتا ہے میرے دل کو تمام
نام لیتے ہی تمہارا یا نبی ﷺ!

مرتے دم گر دیکھ لوں روئے شریف
زندگی ہووے دوبارا یا نبی ﷺ!

حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ

ﷺ

پیاسا ہے تمہارے شربت دیدار کا عالم
کرم کا اپنے اک پیالہ پلاؤ یا رسول اللہ ﷺ

شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بیکساں ہو تم
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ ﷺ

لگے گا جوش کھانے خود بخود دریائے بخشائش
کہ جب حرف شفاعت لب پہ لاؤ یا رسول اللہ ﷺ

مجھے بھی یاد رکھیو ہوں تمہارا امتی عاصی
گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ ﷺ

کرم فرماؤ ہم پر اور کرو حق سے شفاعت تم
ہمارے جرم و عصیاں پر نہ جاؤ یا رسول اللہ ﷺ

جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ ﷺ

پھنسا ہوں بیطرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
میری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ ﷺ

حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ

ﷺ

یا خدا جسم میں جب تک کہ مری جان رہے
تجھ پہ صدقے ترے محبوب ﷺ پہ قربان رہے

دل وہی دل ہے کہ جس دل میں ترا دھیان رہے
جان وہ جان ہے جس میں ترا ارمان رہے

شامیانہ پَرِ جبریل کا ہو تُربت پر
کشتۂ عشق محمد ﷺ کی یہ پہچان رہے

کوئی محشر میں نہیں پوچھنے والا شاہاؐ
اس گنہ گار سیہ کار کا بھی دھیان رہے

ناامیدی سے بچانا مرے دل کو یا رب
وصل ممکن نہیں تو وصل کا ارمان رہے

ہم گناہ کر کے بھی شرمندہ نہیں کیا تھے وہ لوگ
کہ گناہ بھی نہ کیا اور پشیمان رہے

کچھ رہے یا نہ رہے پر یہ دعا ہے کہ امیرؔ
نزع کے وقت سلامت مرا ایمان رہے

امیر مینائی

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ بزمِ خاص جو دربار عام ہو جائے
امید ہے کہ ہمارا سلام ہو جائے

یہ آرزو ہے کہ اک بار زندگانی میں
درِ حضور پہ حاضر غلام ہو جائے

بلا لو جلد مدینہ میں یا رسول اللہ ﷺ
کہیں نہ عمر دو روزہ تمام ہو جائے

تری جناب مقدس میں سرور عالم
قبول سب کا درود و سلام ہو جائے

مدینہ جاؤں، پھر آؤں، دوبارہ پھر جاؤں
تمام عمر اسی میں تمام ہو جائے

امیر مینائی

ممکن نہیں رکوں میں مدینے کی راہ
ہر چند سیکڑوں ہوں قیامت کے سامنے

اندھا کیا ہے شوق نے دریا ہو یا کنواں
کچھ سوجھتا نہیں ہے محبت کے سامنے

مشکل نہیں ہے خنکی باران تر امیر
اس آفتاب مہر و مروت کے سامنے

آئے تھے یوں ملائکہ حضرتؐ کے سامنے
جیسے فقیر صاحبِ دولت کے سامنے

جتنے جری تھے خندق و بدر و حنین میں
سب مردہ دل تھے آپؐ کی جرات کے سامنے

چاہے جسے وہ دولت کونین بخش دے
یہ بات کیا ہے اس کی سخاوت کے سامنے

ہو سامنا اجل کا تو یثرب میں یا خدا
مرقد بنے تو شاہ کی تربت کے سامنے

امیر مینائی

ﷺ

یاد جب مجھ کو مدینے کی فضا آتی ہے
سانس لیتا ہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے

کثرتِ جرم سے ایسا ہوں میں مجرم نادم
توبہ کرتے ہوئے بھی مجھ کو حیا آتی ہے

شمع پر روضۂ اقدس کی جو گرتے ہیں پتنگ
پر جبریلؑ کی کانوں میں صدا آتی ہے

یاد جب آتی ہے حضرت ﷺ کے تبسم کی شبیہ
حورِ عیں پڑھتی ہوئی صلِّ علیٰ آتی ہے

خاک چھانیں تو رہِ عشق نبی ﷺ میں چھانیں
ذرے ذرے سے یہاں بوئے وفا آتی ہے

غم احمد ﷺ میں مرے دل سے نکلتا ہے دھواں
یا امنڈتی ہوئی قبلے سے گھٹا آتی ہے

امیر مینائی

بیتِ خدا شرف میں ہے تربت رسول ﷺ کی
کچھ کم نہیں ہے حج سے زیارت رسول ﷺ کی
منکر ہے جو نبیؐ کا وہ منکر خدا کا ہے
توحید ہے خدا کی نبوت رسول ﷺ کی
انؐ کے کرم سے داخل اسلام ہم ہوئے
دولت ملی یہ ہم کو بدولت رسول ﷺ کی
ہوتا نہ کوئی عرصۂ محشر میں رست گار
ہوتی جو درمیاں نہ شفاعت رسول ﷺ کی
ظاہر ہے بعد شاہؐ کے کوئی نبی نہیں
جاری ہے تا بہ حشر شریعت رسول ﷺ کی
کون و مکاں ہو درہم و برہم جہاں تباہ
ضامن نہ ہو جو آج بھی تربت رسول ﷺ کی
مفتاحِ بابِ خلد جسے کہتے ہیں امیر
الفت رسول ﷺ کی ہے وہ الفت رسول ﷺ کی

امیر مینائی

صلی اللہ علیہ وسلم

رُخِ پُرنور پہ کچھ اور بھی انوار آئے
لے کے قرآں جو حرا سے مری سرکار آئے

سارے نبیوں میں نہ کیوں دھج ہو نرالی ان کی
باندھ کر ختمِ نبوت کی وہ دستار آئے

اہلِ دنیا کبھی دیکھا کوئی ان جیسا طبیب
سب شفا یاب ہوئے جتنے بھی بیمار آئے

گفتگو میٹھی حیا آنکھوں میں روشن چہرہ
جو بھی اک بار ملے تجھ سے وہ دل ہار آئے

حشر میں نکلے وہ جب لے کے شفاعت کا علم
سب پکار اُٹھیں گے، مخلوق کے غم خوار آئے

میں تو کہتا ہوں ابوبکرؓ کی معراج تھی وہ
دوش پر لے کے انہیں جب وہ سرِ غار آئے

اے امینؔ ان کا کرم ہے کہ دل ان کا ہی رہا
ورنہ دل لینے کو کتنے ہی خریدار آئے

سیّد امین گیلانی

صلی اللہ علیہ وسلم

ترا نظام، ترا انصرام بھول گئے
سپرد تھا جو ہمارے وہ کام بھول گئے

دلوں پہ زنگِ فرنگ اور لبوں پہ نام ترا
اس انتشار میں تیرا پیام بھول گئے

حق و صداقت و صبر و رضا و عفو و عطا
ترے گدا ترا اسوہ تمام بھول گئے

بس ایک دوڑ ہے ہر سو متاعِ دنیا کی
سب امتیازِ حلال و حرام بھول گئے

بسوئے غیر اٹھاتے ہیں دستِ استمداد
"بہ سمتِ قبلہ سجود و قیام بھول گئے"

عجب ہے کیا جو زمانے میں آج رسوا ہیں
ترے غلام ترا احترام بھول گئے

ہو بے ادب بہت انجم خدا معاف کرے
بوقتِ نعت درود و سلام بھول گئے

انجم رومانی

زمیں ایسی کہ جس پر آسماں قربان ہو جائے
ستارے گرد چومیں، کہکشاں قربان ہو جائے

گلی کوچوں کی دیواروں پہ برسے نور کی بارش
مکاں ایسے کہ جن پر لامکاں قربان ہو جائے

وہ رستہ ایسا رستہ ہے، وہ منزل ایسی منزل ہے
کہ جس پر آنکھ ریجھے اور جاں قربان ہو جائے

وہ صحرا جس کے ذروں میں چمک اجلی شعاعوں کی
وہ ٹھنڈی دھوپ جس پر سائباں قربان ہو جائے

کھلے ماحول میں وہ بولتے منظر کھجوروں کے
کہ جن کے حُسن پر باغِ جناں قربان ہو جائے

یہی سب سے بڑی انجمؔ سعادت ہے کہ تو ان پر
جہاں موقع میسر ہو وہاں قربان ہو جائے

انجم نیازی

ﷺ

خواجۂ وسعتِ افلاک و زمیں کوئی نہیں
ہے محمد ﷺ سا یہاں کوئی، نہیں کوئی نہیں

جن کے بارے میں کہیں اپنے پرائے مل کر
آپؐ سے بڑھ کے تو صادق نہ امیں، کوئی نہیں

حسنِ یوسفؑ، یدِ بیضا ہیں فقد تمثیلیں
پھر کسی ماں نے جنا ایسا حسیں، کوئی نہیں

گر کوئی دیکھا، سنا ہو تو بتا دیں ہم کو
اُس شہنشاہِ زمن ﷺ سا شہِ دیں، کوئی نہیں

اینٹ تکیہ تو رہا بوریا بستر جن کا
جز خدا اُن ﷺ کے سوا عرش نشیں، کوئی نہیں

اے خداوند دکھا دے مجھے طیبہ نگری
آرزو ما سوا در قلبِ حزیں کوئی نہیں

سیّد انور جاوید ہاشمی

صلی اللہ علیہ وسلم

مستانوں کی ہشیاری دیکھو، مدہوشی سے کیا کام لیا
منہ پھیر کے ساری دنیا سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام لیا

مستوں نے جب ان کے ہاتھوں سے کوثر کا چھلکتا جام لیا
زاہد کو پسینہ آنے لگا، واعظ نے کلیجہ تھام لیا

کچھ ایسی عقیدت ہے انؐ سے، کچھ ایسا بھروسہ ہے ان پر
راحت میں بھی انؐ کو یاد کیا، مشکل میں بھی ان کا نام لیا

سلطانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے، لب کھولنا کچھ آسان نہ تھا
یہ اچھا کیا دیوانوں نے، اشکوں سے زباں کا کام لیا

اے صلِ علیٰ سبحان اللہ، اس لطف و کرم کا کیا کہنا
آفت میں جب انؐ کو یاد کیا، گرتوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تھام لیا

اللہ کی رحمت سے اس کی، اک آن میں مشکل دور ہوئی
جس نے بھی مصیبت میں انوؔر محبوبِ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا نام لیا

انور فرخ آبادی

صلی اللہ علیہ وسلم

میں ترے عہد میں ہوتا تو یہ صورت ہوتی
دیکھتے رہنا تجھےؐ میری عبادت ہوتی

اپنی پلکوں سے ترے نقشِ قدم چومتا میں
تیری راہوں میں بسر زیست کی مدت ہوتی

جس گھڑی اٹھتی تری نظرِ کرم میری طرف
حاصلِ زیست مری اک وہی ساعت ہوتی

مقتدی بن کے ترا میں بھی نمازیں پڑھتا
مجھ کو حاصل تری تقلید کی عظمت ہوتی

میں بھی شامل ترے لشکر میں یقیناً ہوتا
ترے دشمن سے بہت میری عداوت ہوتی

میں ترے عشق میں زخموں سے سجاتا یہ بدن
میرے چہرے پہ نہ یوں آج ندامت ہوتی

آرزو رکھتا کہ جاں تجھ پہ نچھاور کر دوں
پھر مجھے موت بھی آتی تو شہادت ہوتی

اپنا سینہ تیرے انوار سے روشن کرتا
زندگی میری بھی خورشید کی صورت ہوتی

میری ہر سانس میں خوشبو تیری ہوتی آقا ﷺ
میرے ہر لمحے پہ بس تیری حکومت ہوتی

میں ترے سامنے پڑھتا جو تری نعت کبھی
مہرباں مجھ پہ تری شانِ رسالت ہوتی

زیست سے موت تلک موت سے پھر زیست تلک
میری آنکھوں میں فقط تیری ہی صورت ہوتی

تیرے اصحابؓ کا اک ادنیٰ سا ساتھی ہوتا
یوں جو ہوتا تو درخشاں میری قسمت ہوتی

میں ابوبکرؓ و عمرؓ سے بھی عقیدت رکھتا
مجھ کو عثمانؓ و علیؓ سے بھی محبت ہوتی

اک ترے در کی گدائی جو مجھے مل جاتی
اور پھر دل میں بھلا کون سی حسرت ہوتی

میں ترے عہد میں ہوتا تو کرم ہوتا ترا
اس گنہگار پہ یہ تیری عنایت ہوتی

ایوب ندیم

گر طلب سے بھی کچھ ماسوا چاہیے
اُن کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے

دل کو دیدِ رُخِ مصطفیٰ ﷺ چاہیے
آئینے کے لیے آئینہ چاہیے

ہاتھ میں دامنِ مصطفیٰ آ گیا
اک گنہگار کو اور کیا چاہیے

لے چلو اب مدینے کو چارہ گرو
مجھ کو طیبہ کی آب و ہوا چاہیے

ان کے در سے تو سب کچھ ملے گا مگر
اپنا کردار بھی دیکھنا چاہیے

نعمتیں دونوں عالم کی دے کر مجھے
پوچھتے ہیں بتا اور کیا چاہیے

سامنے سرورِ دو جہاں آ گئے
حشر میں اور بسملؔ کو کیا چاہیے

بسملؔ آغائی

صلی اللہ علیہ وسلم

بھکارن در پہ ہے آئی، اسے اب خیر دے دیجیے!
یہ خالی جھولی ہے لائی، اسے اب خیر دے دیجیے!

عمر گزری گناہوں میں، نہ چین آیا پناہوں میں
ابھاگن بہت پچھتائی، اسے اب خیر دے دیجیے!

زمانے میں نہیں کوئی جسے بپتا سناؤں میں!
یہ جوگن چھوڑ جگ آئی، اسے اب خیر دے دیجیے!

پروئے نین کے گجرے، کنول سانسوں میں ہیں بجرے!
یہ مالن پھول ہے لائی، اسے اب خیر دے دیجیے!

سلیقہ مانگنے کا بھی ''نماٹنی'' کو نہیں آتا!
مگر دکھین ہے کرلائی، اسے اب خیر دے دیجیے!

یونہی در پر پڑی رہنے دیں اس کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نصیبن بن کے ہے آئی اسے اب خیر دے دیجیے!

بشریٰ رحمٰن

شہنشاہِ ارض و سما بَلَغَ العُلیٰ بکمالہٖ
وصفِ رُخِ اُو کشف الدجیٰ بجمالہٖ

قرآن بااخلاقش گواہ حسنت جمیع خصالہٖ
صَدَقاً یقیناً راسخاً صلو علیہ وآلہٖ

واللیل تیرے گیسوئے مشکیں کی ہے ثنا
والشّمس ہے ترے رُخ پرنور کی قسم

قرآن میں جب کہ خود ثنا خواں ترا خدا
کیا تاب پھر قلم کو جو کچھ کرسکے رقم

بہادرشاہ ظفر

ﷺ

مدینے کو جائیں یہ جی چاہتا ہے
مقدر بنائیں یہ جی چاہتا ہے

مدینے کے آقا دو عالم کے مولا ﷺ
ترے پاس آئیں یہ جی چاہتا ہے

جہاں دونوں عالم ہیں محوِ تمنا
وہاں سر جھکانے کو جی چاہتا ہے

دلوں سے جو نکلیں دیارِ نبیؐ میں
سنیں وہ صدائیں یہ جی چاہتا ہے

محمد ﷺ کی باتیں، محمد ﷺ کی سیرت
سنیں اور سنائیں یہ جی چاہتا ہے

درِ پاک کے سامنے دل کو تھامے
کریں ہم دعائیں یہ جی چاہتا ہے

پہنچ جائیں بہزؔاد جب ہم مدینے
تو خود کو نہ پائیں یہ جی چاہتا ہے

بہزاد لکھنوی

ہم مدینے سے اللہ کیوں آ گئے، قلب حیراں کی تسکیں وہیں رہ گئی
دل وہیں رہ گیا جاں وہیں رہ گئی، خم اسی در پر اپنی جبیں رہ گئی

پڑھ کے "نصر من اللہ و فتح قریب" ہم رواں جب ہوئے سوئے کوئے حبیب ﷺ
برکتیں رحمتیں ساتھ چلنے لگیں، بے بسی زندگی کی یہیں رہ گئی

زندگانی وہیں کاش ہوتی بسر، کاش بہزاؔد آتے نہ ہم لوٹ کر
اور پوری ہوئی ہر تمنا مگر، یہ تمنائے قلب حزیں رہ گئی

بہزاد لکھنوی

ﷺ

سبحان اللہ! روئے محمد ﷺ
کیا کہنا! خوشبوئے محمد ﷺ

محرابی! ابروئے محمد ﷺ
مشک و عنبر موئے محمد ﷺ

نسریں ریحاں غنچہ و گلبن
مہکے از خوشبوئے محمد ﷺ

ساون کی گھنگھور گھٹائیں
بل کھائے گیسوئے محمد ﷺ

طور سینا عکس و تجلا
جگمگ جگمگ کوئے محمد ﷺ

سرمستی تب ہو گی عجب کچھ!
آئے جب خوشبوئے محمد ﷺ

ہر جانب ہے جاری و ساری
علمی جوئے جوئے محمد ﷺ

پتھر سے دل جس سے پگھلے
سبحان اللہ! خوئے محمد ﷺ

سب کا باہم صدق سے رہنا!
ہے از بس رجوئے محمد ﷺ

لاچاروں کا خاص سہارا
زورِ حق نیروئے محمد ﷺ

حامی عادل معطی و کافل!
حل اللہ بازوئے محمد ﷺ

کیا کہنا! رحمت کا سمندر
دل رقت مملوئے محمد ﷺ

ہیں وہ انساں کیسے پیارے
دل جن کے ہیں سوئے محمد ﷺ

کیا کہنا! بے چین! یہ قسمت
لکھی نعت خوئے محمد ﷺ

بیچین رجپوری

جب تصور میں حسنِ حبیب خدا ﷺ، بے حجاب آ گیا بے نقاب آ گیا
میرے ذوقِ نظر کی تشفی ہوئی، میرے پژمردہ دل پر شباب آ گیا

صدق صدیق کا، عدل فاروق کا، حلم عثمان کا، آپ اپنی مثال
اور علی کی شجاعت سے کفار میں پیچ و تاب آ گیا، اضطراب آ گیا

فرد عصیاں پہ اپنی نظر جب پڑی، دل پہ مایوسیوں کی فضا چھا گئی
اُن کی رحمت نے بڑھ کر سہارا دیا، جب سوالِ عذاب و ثواب آ گیا

شانِ صدیق و فاروق ہے اِک طرف، دوسری سمت عثمان و حیدر کی شان
بزمِ اسلام کا پھر سماں کیا کہوں، ان ستاروں میں جب ماہتاب آ گیا

روضۂ مصطفیٰ ﷺ پر جو حاضر ہوئے، دل کے جذبات شعروں میں ڈھلنے لگے
نعتِ احمد ﷺ میں بیدلؔ زباں کھل گئی، شاعری میں مری انقلاب آ گیا

بیدل جبلپوری

صلی اللہ علیہ وسلم

تا حشر مجھے ان ﷺ کی غلامی میں رکھا جائے
ممکن ہے مرا نام بھی تاریخ میں آ جائے

کاش ایسا قصیدہ بھی کسی روز لکھا جائے
جا کر جسے خود روضۂ آقا ﷺ پہ پڑھا جائے

اے کاش کہ لگ جائیں کبوتر کے مجھے پر
اے کاش، مدینے کی فضاؤں میں اُڑا جائے

مرقوم ہو جس دل پہ ترے نام کا کتبہ
اس کتبے کی تحریر بھلا کون مٹا جائے

پردوں کے اگر میم کے میں جھانکنا چاہوں
حیرت ہے کہ حیرت، مجھے آئینہ دکھا جائے

اک نام نکالے مجھے گرداب سے بیدل
اک موج کنارے مجھے دریا کے لگا جائے

بیدل حیدری

میرا دل اور مری جان مدینے والے
تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے

باعثِ ارض و سما صاحبِ لولاک لَمَا
عین حق صورتِ انسان مدینے والے

بھر دے بھر دے مرے داتا مری جھولی بھر دے
اب نہ رکھ بے سر و سامان مدینے والے

آڑے آتی ہے تری ذات ہر اِک دکھیا کے
میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے

پھر تمنائے زیارت نے کیا دل بے چین
پھر مدینے کا ہے ارمان مدینے والے

تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں جاؤں میں
میرے آقا مرے سلطان مدینے والے

سگِ طیبہ مجھے سب کہہ کے پکاریں بیدؔم
یہی رکھیں میری پہچان مدینے والے

بیدم وارثی

ﷺ

ذکرِ سرور میں مجھے کھویا ہوا رہنے دو
اس پہ دُنیا جو خفا ہے تو خفا رہنے دو

عرشیوں نے جو دیوانے کو ہٹانا چاہا
مسکرا کر میرے آقا نے کہا، رہنے دو

کیا ہے درکار جو پوچھیں گے شہا محشر میں
میں کہوں گا، مجھے قدموں میں پڑا رہنے دو

نام محمد ﷺ کا وظیفہ ہے زباں پر ہر دم
بس مجھے نامِ محمد ﷺ میں فنا رہنے دو

تم بھی کہلاؤ گے سردار زمانے بھر میں
سر درِ شاہ پہ کچھ دیر جھکا رہنے دو

بیکل اتساہی

ﷺ

ان کا دَر چومنے کا صلہ مل گیا
سر اٹھایا تو مجھ کو خدا مل گیا

عاصیوں کو بڑا مرتبہ مل گیا
حشر میں دامن مصطفیٰ ﷺ مل گیا

ان کھجوروں کے جھرمٹ میں کیا مل گیا
باغ خلد بریں کا پتا مل گیا

جس کو طیبہ کی ٹھنڈی ہوا مل گئی
بس اسے زندگی کا مزا مل گیا

مدحت مصطفیٰ ﷺ کا یہ احسان ہے
میرا حسانؓ سے سلسلہ مل گیا

کچھ نہ پوچھو کہ میں کیسے بیکلؔ ہوا
مجھ کو کملی میں نور خدا مل گیا

بیکل رامپوری

ﷺ

سرکار دو عالم کے رُخ پر، انوار کا عالم کیا ہو گا
جب زلف کا ذکر ہے قرآن میں، رخسار کا عالم کیا ہو گا

جب اُن کے گدا بھر دیتے ہیں، شاہانِ زمانہ کی جھولی
محتاج کی جب یہ حالت ہے، مختار کا عالم کیا ہو گا

ہے نام میں ان کے اتنا اثر، جی اُٹھتے ہیں مردے بھی سن کر
وہ حال اگر خود ہی پوچھیں، بیمار کا عالم کیا ہو گا

جب اُن کے غلاموں کے در پر، جھکتے ہیں سلاطین عالم
پھر کوئی بتائے آقا کے، دربار کا عالم کا کیا ہو گا

سُن سُن کے صحابہؓ کی باتیں، کفار مسلماں ہوتے تھے
پھر دونوں جہاں کے سرور کی، گفتار کا عالم کیا ہو گا

طیبہ سے ہوا جب آتی ہے، بیکلؔ کو سکوں مل جاتا ہے
اس پار کا جب یہ عالم ہے، اس پار کا عالم کیا ہوگا

بیکل رامپوری

نبی ﷺ کی عزت و حرمت پر مرنا عین ایماں ہے
مئے حب نبی سے دل کو بھرنا عین ایماں ہے
جو گستاخی کرے شان محمد ﷺ میں کوئی ظالم
مثال ضیغم صحرا بپھرنا عین ایماں ہے
نبی ﷺ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سر مقتل بھی اُن کا ذکر کرنا عین ایماں ہے

خدا کا آخری پیغام لے کر ہیں وہی آئے!
ہوئیں سب ظلمتیں کافور جب تشریف وہ لائے
غریبوں، بے کسوں اور بے نواؤں کے وہؐ حامی ہیں
جہاں میں آپؐ نے ہی رحمتوں کے پھول برسائے
نبی ﷺ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سر مقتل بھی اُن کا ذکر کرنا عین ایماں ہے

وہ سردار رسولاں ہیں شفیع المذنبین وہؐ ہیں
نبی وہ آخری ہیں اور ختم المرسلیں وہؐ ہیں
جو بعد اُنؐ کے نبوت کا کرے دعویٰ، وہ کاذب ہے
خدا ہے رب عالم، رحمۃ للعالمین وہؐ ہیں
نبی ﷺ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سر مقتل بھی اُن کا ذکر کرنا عین ایماں ہے

فنا عشق محمدؐ میں ہوئے ہیں جان و دل سے ہم
نبی کے عشق میں سولی پہ چڑھنے کا نہیں کچھ غم
نہیں خائف ذرا دار و رسن سے اُن کے متوالے
لٹائیں جان اُنؐ پر، یہ ہوس ہوتی نہیں ہے کم
نبی ﷺ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سر مقتل بھی اُن کا ذکر کرنا عین ایماں ہے

خبیبؓ عالی ہمت نے لٹائی جان یوں اُن پر
جو دیکھا جذبۂ حب نبیؐ کافر تھے سب ششدر
چڑھے سولی پہ اور شاہ مدینہ پر ہوئے قرباں
نبیؐ کے عشق میں پکے ہیں سب اصحاب پیغمبرؐ
نبی ﷺ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سر مقتل بھی اُن کا ذکر کرنا عین ایماں ہے

خدا کے فضل سے ہم امت شاہ مدینہ ہیں
ہمارے دل اسیر الفت شاہ مدینہ ہیں
ہمیں آتا ہے مرنا پھولؔ ناموس رسالت پر
کہ ہم ہی پاسبان عظمت شاہ مدینہ ہیں
نبی ﷺ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سر مقتل بھی اُن کا ذکر کرنا عین ایماں ہے

تنویر پھول

ﷺ

میں پہلے آبِ زَم زَم سے قلم تطہیر کرتا ہوں
پھر اُس کے بعد کاغذ پر نبیؐ تحریر کرتا ہوں

مرا قرطاس جب دُھل جائے آبِ گریہ زاری سے
تب اُس پر گنبدِ خضرا کو میں تصویر کرتا ہوں

مرے آنسو مری فکرِ سخن کو غسل دیتے ہیں
تو پھر میں نعت لکھنے کی کوئی تدبیر کرتا ہوں

سبھی آدابِ فن جس دم ادب آموز ہو جائیں
میں ان ﷺ کی مدح میں الفاظ تب زنجیر کرتا ہوں

میں دوڑاتا ہوں اَسپِ فکر ہفت افلاک پر پہلے
مقامِ مصطفیٰ ﷺ پر بعد میں تقریر کرتا ہوں

خرد کی آگ میں شب بھر پکا کر عشق کی اینٹیں
نئے مسکن جنوں کے میں کئی تعمیر کرتا ہوں

ڈبوتا ہوں میں مستی کے سفینے ''ھُو'' کے قُلزم میں
پھر اُس قُلزم میں شامل نعت کی تفسیر کرتا ہوں

سکُوتِ نیم شب میں نعت جب مجھ پر اُترتی ہے
ہزاروں کہکشاؤں کو میں تب تسخیر کرتا ہوں

مری گر کوئی عزت ہے تو اُس کا بس سبب یہ ہے
میں اہلِ بیتؑ کی واصفؔ بہت توقیر کرتا ہوں

جبار واصفؔ

ﷺ

اک رند ہے اور مدحت سلطانِ مدینہ ﷺ
ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطان مدینہ

تو صبح ازل، آئینہ حسن ازل بھی
اے صلِّ علیٰ صورت سلطان مدینہ

دامان نظر تنگ و فراوانیِ جلوہ
اے طلعتِ حق طلعتِ سلطانِ مدینہ

اے خاکِ مدینہ تری گلیوں کے تصدق
تو خلد ہے تو جنت سلطان مدینہ

ظاہر میں غریب الغربا، پھر بھی یہ عالم
شاہوں سے سوا سطوت سلطان مدینہ

اس طرح کہ ہر سانس ہو مصروفِ عبادت
دیکھوں میں درِ دولتِ سلطانِ مدینہ

اک ننگِ غمِ عشق بھی ہے منتظرِ دید
صدقے ترے اے صورتِ سلطان مدینہ

کونین کا غم یادِ خدا درد شفاعت
دولت ہے یہی دولتِ سلطان مدینہ

اے عالم تکویں! ترے اسرار حقیقت
منجملہ ایک آیت سلطان مدینہ

ظاہر میں غریب الغربا پھر بھی یہ عالم
شاہوں سے سوا سطوتِ سلطان مدینہ

اس امت عاصی سے نہ منہ پھیر خدایا
نازک ہے بہت غیرتِ سلطان مدینہ

کچھ اور نہیں کام جگر مجھ کو کسی سے
کافی ہے بس اک نسبتِ سلطان مدینہ

جگرمرادآبادی

اے کہ ترے جلال سے، ہل گئی بزمِ کافری
رَعشۂ خوف بن گیا، رقص بتانِ آذری

چھین لیں تو نے مجلس شرک و خودی سے گرمیاں
ڈال دی تونے پیکرِ لات و ہبل میں تھرتھری

تیرے قدم پہ جبہ سا روم و عجم کی نخوتیں
تیرے حضور سجدہ ریز چین و عرب کی خودسری

تیری پیمبری کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے
بخشا گدائے راہ کو تو نے شکوہِ قیصری

بھٹکے ہوؤں پہ کی نظر رشکِ خضر بنا دیا
راہزنوں کو دی ندا بن گئے شمع رہبری

تجھ پہ نثار جان و دل مڑ کے ذرا یہ دیکھ لے
دیکھ رہی ہے کس طرح ہم کو نگاہِ کافری

جوشؔ کے حالِ زار پر رحم کہ تیری ذات ہے
شعلۂ طورِ معرفت شمع حریم دلبری

جوشؔ ملیح آبادی

ﷺ

میسر جن کو دید گنبد خضرا نہیں ہوتی
کبھی ان کی نگاہوں میں جلا پیدا نہیں ہوتی

بقدرِ ظرف ہر اک کو یہاں خیرات ملتی ہے
یہاں کوئی تمیز بندہ و آقا نہیں ہوتی

دعا کے لفظ ہونٹوں سے بصد مشکل نکلتے ہیں
مواجہ پر ادب کی کیفیت کیا کیا نہیں ہوتی

نگاہوں کے لیے لازم ہے ادراکِ محبت بھی
بغیر اس کے کوئی بھی آنکھ ہو، بینا نہیں ہوتی

نہ جب تک خاص نسبت ہو شہنشاہِ دو عالم ﷺ سے
حقیقت کوئی بھی دل کے اُفق پر، وا نہیں ہوتی

غلامِ سید کونین ﷺ کا کیا پوچھنا حافظؔ
کوئی عالم گزر جائے اسے پروا نہیں ہوتی

حافظ لدھیانوی

حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے
جو یادِ مصطفیٰ ﷺ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے

زباں پر شکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی ﷺ کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

یہ دربارِ محمد ﷺ ہے، یہاں ملتا ہے بے مانگے
ارے بھائی! یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے

یہ لمحہ ہے کہ بس قربان ہو جا ان کی چوکھٹ پر
یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

یہ ہے دربار آقا ﷺ کا، یہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے

جو ان کے دامن رحمت سے وابستہ ہیں اے حامد
کسی کے سامنے وہ ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

حامد لکھنوی

سرِ محفل کرم اتنا میری سرکار ہو جائے
نگاہیں منتظر رہ جائیں اور دیدار ہو جائے

تصور میں تری ہر شے پہ یوں نظریں جماتا ہوں
نجانے کون سی شے میں ترا دیدار ہو جائے

غلامِ مصطفیٰ بن کر میں بک جاؤں مدینے میں
محمد ﷺ نام پر سودا سرِ بازار ہو جائے

سنبھل کے پاؤں رکھنا حاجیو! شہرِ مدینہ میں
کہیں ایسا نہ ہو سارا سفر بیکار ہو جائے

فنا اتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذاتِ عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اس کو ترا دیدار ہو جائے

تجھے منظور ہے پردہ، مجھے پاسِ ادب ورنہ
میں جب چاہوں، جہاں چاہوں ترا دیدار ہو جائے

حبیبؔ اس حال سے ابتر بھی حالِ زار ہو اپنا
جو ہونا ہو سو ہو جائے مگر دیدار ہو جائے

حبیب پینٹر

ﷺ

پھر آنے لگیں شہرِ محبت کی ہوائیں
پھر پیش نظر ہو گئیں جنت کی فضائیں

اے قافلے والو! کہیں وہ گنبد خضراء
پھر آئے نظر ہم کو کہ تم کو بھی دکھائیں

ہاتھ آئے اگر خاک ترے نقشِ قدم کی
سر پر کبھی رکھیں، کبھی آنکھوں سے لگائیں

نظارہ فروزی کی عجب شان ہے پیدا
یہ شکل و شمائل، یہ عبائیں، یہ قبائیں

کرتے ہیں عزیزان مدینہ کی جو خدمت
حسرتؔ انہیں دیتے ہیں وہ سب مل کے دعائیں

مولانا حسرت موہانی

صلی اللہ علیہ وسلم

نگاہِ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں
لیے ہوئے یہ دل بے قرار ہم بھی ہیں

ہمارے دستِ تمنا کی لاج بھی رکھنا
ترے فقیروں میں اے شہر یار ہم بھی ہیں

ادھر بھی توسنِ اقدس کے دو قدم جلوے
تمھاری راہ میں مشتِ غبار ہم بھی ہیں

کھلا دو غنچۂ دل صدقہ باد دامن کا
امیدوار نسیم بہار ہم بھی ہیں

جو سر پر رکھنے کو مل جائے نعلِ پاک حضور ﷺ
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

یہ کس شہنشہِ عالی کا صدقہ بٹتا ہے
کہ خسروؤں میں پڑی ہے پکار ہم بھی ہیں

حسنؔ ہے جس کی سخاوت کی دھوم عالم میں
انہیں کے تم بھی ہو اک ریزہ خوار، ہم بھی ہیں

مولانا حسن رضا بریلوی

صلی اللہ علیہ وسلم

تیرے ہوتے جنم لیا ہوتا
کوئی مجھ سا نہ دوسرا ہوتا

سانس لیتا تو اور میں جی اٹھتا
کاش مکے کی میں فضا ہوتا

ہجرتوں میں پڑاؤ ہوتا میں
اور تو کچھ دیر کو رُکا ہوتا

تیرے حجرے کے آس پاس کہیں
میں کوئی کچا راستہ ہوتا

کسی غزوہ میں زخمی ہو کر میں
تیرے قدموں پہ جا گرا ہوتا

میں کوئی جنگجو عرب ہوتا
اور ترے سامنے جھکا ہوتا

پانی ہوتا اداس چشموں کا
تیرے قدموں پہ بہہ گیا ہوتا

ٹکڑا ہوتا میں ایک بادل کا
اور ترے ساتھ گھومتا ہوتا

آسماں ہوتا عہدِ نبوی ﷺ کا
تجھ کو حیرت سے دیکھتا ہوتا

بچہ ہوتا غریب بیوہ کا
سر تری گود میں چھپا ہوتا

رستہ ہوتا ترے گزرنے کا
اور ترا رستہ دیکھتا ہوتا

مجھ کو خالق بناتا غارِ حسنؔ
اور مرا نام بھی حرا ہوتا

حسن نثار

شوق و نیاز و عجز کے سانچے میں ڈھل کے آ
یہ کوچۂ حبیب ﷺ ہے، پلکوں سے چل کے آ

امت کے اولیا بھی ادب سے ہیں دم بخود
یہ بارگاہِ سرورِ دیں ﷺ ہے سنبھل کے آ

آتا ہے تُو جو شہر رسالت مآب میں
حرص و ہوا کے دام سے باہر نکل کے آ

ماہِ عرب کے آگے تری بات کیا بنے
اے ماہتاب رُوپ نہ ہر شب بدل کے آ

سوز و تپش سخن میں اگر چاہتا ہے تُو
عشقِ نبیؐ کی آگ سے تائبؔ پگھل کے آ

حفیظ تائب

صلی اللہ علیہ وسلم

بادِ رحمت سنک سنک جائے
وادیٔ جاں مہک مہک جائے

جب چھڑے بات نطقِ حضرت کی
غنچۂ فن چٹک چٹک جائے

ماہِ طیبہ کا جب خیال آئے
شبِ ہجراں چمک چمک جائے

جب سمائے نظر میں وہ پیکر
ذہن میرا دمک دمک جائے

فیضِ چشمِ حضورؐ کیا کہنا
ساغرِ دل چھلک چھلک جائے

نامِ پاک اُن کا ہو لبوں سے ادا
شہد گویا ٹپک ٹپک جائے

ارضِ دل سے اُٹھے نوائے درُود
گونج اس کی فلک فلک جائے

رہ نما گر نہ ہو وہ سیرتِ پاک
ہر مسافر بھٹک بھٹک جائے

چشمِ سرکار گر نہ ہو نگراں
نسلِ آدم بہک بہک جائے

کون وہ فرد ہے کہ جس کے لیے
دلِ فطرت دھڑک دھڑک جائے

مطلعِ کائنات پر تائبؔ
نُور کس کا جھلک جھلک جائے

حفیظ تائب

صلی اللہ علیہ وسلم

دے تبسم کی خیرات ماحول کو ہم کو درکار ہے روشنی یا نبیؐ
ایک شیریں جھلک، ایک نوریں ڈلک، تلخ و تاریک ہے زندگی یا نبیؐ

اے نویدِ مسیحا تری قوم کا حال عیسیٰؑ کی بھیڑوں سے ابتر ہوا
اس کے کمزور اور بے ہنر ہاتھ سے چھین لی چرخ نے برتری یا نبیؐ

کام ہم نے رکھا صرف اذکار سے تیری تعلیم اپنائی اغیار نے
حشر میں منہ دکھائیں گے کیسے تجھے ہم سے ناکردہ کار اُمتی یا نبیؐ

دشمنِ جاں ہوا میرا اپنا لہو میرے اندر عدو میرے باہر عدو
ماجرائے تحیر ہے پُرسیدنی، صورتِ حال ہے دیدنی یا نبیؐ

روح ویران ہے، آنکھ حیران ہے، ایک بحران تھا، ایک بحران ہے
گلشنوں، شہروں، قریوں پہ ہے پرفشاں ایک گمبھیر افسردگی یا نبیؐ

سچ مرے دَور میں جرم ہے، عیب ہے، جھوٹ فنِ عظیم آج لاریب ہے
ایک اعزاز ہے جہل و بے رہ روی، ایک آزار ہے آگہی یا نبیؐ

رازداں اس جہاں میں بناؤں کسے، روح کے زخم جا کر دکھاؤں کسے
غیر کے سامنے کیوں تماشا بنوں، کیوں کروں دوستوں کو دُکھی یا نبیؐ

زیست کے تپتے صحرا پہ شاہِؐ عرب، تیرے اکرام کا ابر برسے گا کب
کب ہری ہوگی شاخِ تمنا مری، کب مٹے گی مری تشنگی یا نبیؐ

یا نبیؐ اب تو آشوبِ حالات نے تیری یادوں کے چہرے بھی دھندلا دیے
دیکھ لے تیرے تائبؔ کی نغمہ گری، بنتی جاتی ہے نوحہ گری یا نبیؐ

حفیظ تائب

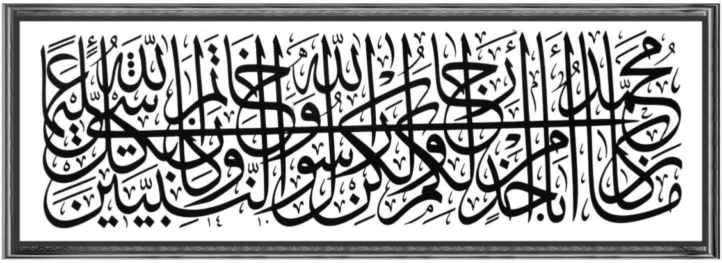

صلی اللہ علیہ وسلم

خوشبو ہے دو عالم میں تری اے گلِ چیدہ
کس منہ سے بیاں ہوں ترے اوصافِ حمیدہ

سیرت ہے تری جوہرِ آئینۂ تہذیب
روشن ترے جلووں سے جہانِ دل و دیدہ

تو رُوحِ زمن، رنگِ چمن، ابرِ بہاراں
تو حسن سخن، شانِ ادب، جانِ قصیدہ

تجھ سا کوئی آیا ہے نہ آئے گا جہاں میں
دیتا ہے گواہی یہی عالم کا جریدہ

مضمر تری تقلید میں عالم کی بھلائی
میرا یہی ایماں ہے، یہی میرا عقیدہ

اے ہادئ برحق تری ہر بات ہے سچی
دیدہ سے بھی بڑھ کر ہے ترے لب سے شنیدہ

اے رحمتِ عالم تری یادوں کی بدولت
کس درجہ سکوں میں ہے مرا قلب تپیدہ

ہے طالبِ الطاف مرا حالِ پریشاں
محتاجِ عنایت ہے مرا رنگِ پریدہ

خیرات مجھے اپنی محبت کی عطا کر
آیا ہوں ترے در پہ بہ دامانِ دریدہ

یوں دُور ہوں تائبؔ میں حریمِ نبوی سے
صحرا میں ہو جس طرح کوئی شاخِ بریدہ

حفیظ تائب

زباں پر اے خوشا صَلِّ علیٰ یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نام جبریلؑ امیں لے کر سلام آیا

محمد ﷺ جانِ عالم، فخر عالمؐ، ہادی اکرمؐ
امام الانبیاؑ، خیر البشر ﷺ، پیغمبر اعظم ﷺ

محمد ﷺ وہ جمال اوّلین، وہ پیکر نوری
محمد ﷺ کاشف سرِ ظہور و رمزِ مستوری

محمد ﷺ صاحبِ خلقِ عظیم و ناشر حکمت
محمد ﷺ مصدر فیضِ عمیم و شافعِ امت

یہ صورت نور سبحانی، بہ معنی ظل رُوحانی
نشانِ حجتِ حق، مظہر تائید یزدانی

وہؐ جن کو فاتح ابوابِ اسرار قدم لکھیے
بنائے عرش و کرسی، باعثِ لوح و قلم لکھیے

علی الاعلان سِرّ کُنت و کنزاً مخفیاً لکھیے
مگر انؐ کی شریعت کا ادب مانع ہے کیا کہیے

حفیظ جالندھری

ﷺ

سلام اے آمنہؓ کے لعل، اے محبوبِ سبحانی
سلام اے فخرِ موجودات، فخرِ نوعِ انسانی

سلام اے ظلِّ رحمانی، سلام اے نورِ یزدانی
ترا نقشِ قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی

سلام اے سِرِّ وحدت، اے سراجِ بزمِ ایمانی
زہے یہ عزت افزائی، زہے تشریف ارزانی

ترے آنے سے رونق آ گئی گلزار ہستی میں
شریک حالِ قسمت ہو گیا پھر فضلِ ربانی

سلام اے صاحبِ خُلقِ عظیم، انساں کو سکھلا دے
یہی اعمالِ پاکیزہ، یہی اشغالِ روحانی

تری صورت، تیری سیرت، ترا نقشہ، ترا جلوہ
تبسم، گفتگو، بندہ نوازی، خندہ پیشانی

اگرچہ فقر فخری رتبہ ہے تیری قناعت کا
مگر قدموں تلے ہے فرِّ کسرائی و خاقانی

زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی

زمیں کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہو جائے
ترے پرتو سے مل جائے ہر اک ذرہ کو تابانی

حفیظ بے نوا بھی ہے گدائے کوچۂ الفت
عقیدت کی جبیں تیری مروت سے ہے نورانی

ترا در ہو مرا سر ہو، مرا دل ہو ترا گھر ہو
تمنا مختصر سی ہے، مگر تمہید طولانی

سلام! اے آتشیں زنجیرِ باطل توڑنے والے
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

حفیظ جالندھریؒ

ﷺ

اگر میں عہدِ رسالت مآب میں ہوتا
ضرور حلقۂ عالی جناب ﷺ میں ہوتا

جو میری سوچ مہکتی ثنا کے پھولوں سے
تو ہر عمل مرا شامل ثواب میں ہوتا

مرے سوال کی لکنت پہ مسکراتے حضور ﷺ
کرم کا بہتا سمندر جواب میں ہوتا

اگر اعانتِ دیں کے لیے بلاتے حضور ﷺ
تو میرا ہاتھ بھی دست جناب میں ہوتا

میں ایک ایک صدا پر لپٹتا قدموں سے
جو میرا نام بھی شامل خطاب میں ہوتا

میں آنکھ کھول کے پھر خواب کی دعا کرتا
مرا نصیب جو بیدار خواب میں ہوتا

میں جان اپنی نچھاور حضور ﷺ پر کرتا
مرا بھی ذکر شہیدوں کے باب میں ہوتا

ڈاکٹر خالد عباس الاسدی

ﷺ

منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹے، کتنی ملی خیرات نہ پوچھو
اُن کا کرم پھر اُن کا کرم ہے، ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

عشقِ نبی ﷺ کونین کی دولت، عشقِ نبی ﷺ بخشش کی ضمانت
اس سے بڑھ کر دستِ طلب میں، ہے بھی کوئی سوغات نہ پوچھو

رشک جناں طیبہ کی گلیاں، ہر ذرہ فردوس بداماں
چاروں طرف انوار کا عالم، رحمت کی برسات نہ پوچھو

ظاہر میں تسکین دل و جاں، باطن میں معراج دل و جاں
نامِ نبی ﷺ پھر نامِ نبی ﷺ ہے، نامِ نبی ﷺ کی بات نہ پوچھو

تاجِ شفاعت سر پر پہنے، حشر کا دولہا آ پہنچا ہے
آنکھیں کھولو، غور سے دیکھو، کس کی ہے بارات نہ پوچھو

میں کیا اور کیا میری حقیقت سب کچھ ہے سرکار کی نسبت
میں تو بُرا ہوں لیکن میری، لاج ہے کس کے ہاتھ نہ پوچھو

خالؔد میں صرف اتنا کہوں گا، جاگ اُٹھا اشکوں کا مقدّر
یادِ نبی ﷺ میں روتے روتے، کیسے کٹی ہے رات نہ پوچھو

خالد محمود

صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا، نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمھارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

کسی کا احسان کیوں اُٹھائیں، کسی کو حالات کیوں بتائیں
تمھی سے مانگیں گے تم ہی دو گے، تمھارے در سے ہی لو لگی ہے

عمل کی میرے اساس کیا ہے، بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت بس اُن کی نسبت، میرا تو بس آسرا یہی ہے

عطا کیا مجھ کو درد الفت کہاں تھی یہ پُرخطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل، حضور ﷺ کی بندہ پروری ہے

تجلیوں کے کفیل تم ہو، مراد قلب خلیل تم ہو
خدا کی روشن دلیل تم ہو، یہ سب تمھاری ہی روشنی ہے

بشیر کہیے، نذیر کہیے، انہیں سراج منیر کہیے
جو سربسر ہے کلامِ ربی، وہ میرے آقا کی زندگی ہے

یہی ہے خالدؔ اساس رحمت، یہی ہے خالد بنائے رحمت
نبی ﷺ کا عرفانِ زندگی ہے، نبی ﷺ کا عرفانِ بندگی ہے

خالد محمود

ﷺ

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میری سرکار ہیں، ایسا نہیں کوئی

تم سا تو حسیں آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی
کیا شانِ لطافت ہے کہ سایہ نہیں کوئی

اے ظرفِ نظر دیکھ، مگر دیکھ ادب سے
سرکار کا جلوہ ہے، تماشا نہیں کوئی

ہوتا ہے جہاں ذکر محمد ﷺ کے کرم کا
اس بزم میں محروم تمنا نہیں کوئی

اعزاز یہ حاصل ہے تو حاصل ہے زمیں کو
افلاک پہ تو گنبد خضرا نہیں کوئی

سرکار کی رحمت نے مجھے خوب نوازا
یہ سچ ہے کہ خالؔد سا نکما کوئی

خالد محمود

ﷺ

تو جو اللہ کا محبوب ہوا، خوب ہوا
یا نبی ﷺ خوب ہوا، خوب ہوا خوب ہوا

شبِ معراج یہ کہتے تھے فرشتے باہم
سخن طالب و مطلوب ہوا، خوب ہوا

اے شہنشاہ رُسل، فخر رسل، ختم رسل
خوب سے خوب خوش اسلوب ہوا، خوب ہوا

حشر میں امتِ عاصی کا ٹھکانہ ہی نہ تھا
بخشوانا تجھے مرغوب ہوا، خوب ہوا

حسن یوسف میں ترا نور تھا اے نورِ خدا
چارۂ دیدۂ یعقوب ہوا، خوب ہوا

فخر آدم کو نہ ہوتا، جو فرشتہ ہوتا
بنی آدم سے جو منسوب ہوا، خوب ہوا

داغؔ ہے روزِ قیامت مری شرم اس کے ہاتھ
میں گناہوں سے جو محجوب ہوا، خوب ہوا

داغؔ دہلوی

صلی اللہ علیہ وسلم

حسنِ نبی ﷺ کا نُور یہ، جلوہ نما ہے چار سُو
شمس بہ شمس، مہ بہ مہ، ذرہ بہ ذرہ، کُو بہ کُو

صَل علیٰ زباں پہ ہے، حسنِ نبی ﷺ ہے رُوبرو
پیتا ہوں جھوم جھوم کر ساغرِ عشق باوضو

سر فنا بقا کا درس ہم کو دیا رسول ﷺ نے
دانہ بہ دانہ، گل بہ گل، رنگ بہ رنگ، بُو بہ بُو

دیکھئے **والضحیٰ** جمال اور **اذاسجیٰ** کمال
خانہ بہ خانہ، در بہ در، دشت بہ دشت، کُو بہ کُو

رُوئے نبیؐ میں شادماں دیکھ جمالِ حق عیاں
حسن بہ حسن، رُخ بہ رُخ، جلوہ بہ جلوہ، ہُو بہ ہُو

گیسوئے مصطفیٰ ﷺ سے ہے مست ہر ایک گلستاں
غنچہ بہ غنچہ، گل بہ گل، شاخ بہ شاخ، بُو بہ بُو

حق سے، نبی ﷺ حق کا ہے، راز و نیاز ہر گھڑی
چشم بہ چشم، دل بہ دل، سینہ بہ سینہ، رُوبرُو

بادِ صبا یہ کہتی ہے نُور نبی ﷺ جھلک اٹھا
لالہ بہ لالہ، گل بہ گل، رنگ بہ رنگ، بُو بہ بُو

دردؔ کے واسطے ہوئی بارش رحمتِ نبی
اشک بہ اشک، یم بہ یم، سیل بہ سیل، جُو بہ جُو

دردکاکوروی

ﷺ

کبھی گلاب کبھی ماہتاب کی صورت
میں دیکھتا ہوں رسالت مآب ﷺ کی صورت

حضورؐ کا رخِ زیبا حضور کا اسوہ
دل و نگاہ میں ہے الکتاب کی صورت

انہی کا اسمِ مکرم، انہی کی سیرتِ پاک
کتابِ زیست میں ہے انتساب کی صورت

اُدھر سے بارشِ دشنام و سنگ تھی پیہم
اِدھر تھیں لب پہ دعائیں جواب کی صورت

دلوں کی کھیتیاں اجڑی پڑی تھیں صدیوں سے
کرم حضور ﷺ کا برسا سحاب کی صورت

جہانِ فکر و نظر پر تھیں ظلمتیں غالب
حرا سے نکلے وہ اک آفتاب کی صورت

مرے لبوں پہ جو ہے رازؔ نعتِ سرورِ دیں
ہے یہ بھی آپ ﷺ سے اک انتساب کی صورت

رازکاشمیری

صلی اللہ علیہ وسلم

لوگو سنو! حضور رسالت مآب ﷺ میں
شانِ رسول صاحب سیف و کتاب میں

ماحی لقب، نبی ملاحم کے باب میں
کرتا ہوں فکر مدح تو جوشِ خطاب میں

مصرع زباں پہ آتا ہے زور کلام سے
تلوار کی طرح سے نکل کر نیام سے

نعت رسول ﷺ کا یہ طریقہ عجب نہیں
سمجھیں عوام داخل حد ادب نہیں

لیکن یہ طرز خاص مرا بے سبب نہیں
شیوہ سپاہیوں کا نوائے طرب نہیں

رائج ہزار ڈھنگ ہوں ذکر حبیبؐ کے
شاہیں سے مانگیے نہ چلن عندلیب کے

مانا حبیب خالق اکبر رسولؐ کو
خیرالوریٰ و شافع محشر رسولؐ کو

عین النعیمؐ، ساقیٔ کوثر رسولؐ کو
شمع و چراغ مسجد و منبر رسولؐ کو

لیکن جو ذات مدح بشر سے بلند ہے
ہم سے یہ پوچھیے کہ ہمیں کیوں پسند ہے

جب بھی سپاہیوں سے پیمبرؐ کو پوچھیے
خندق کا ذکر کیجیے خیبر کو پوچھیے

بدرؔ و احدؔ کے قائد لشکر کو پوچھیے
یا غزوۂ تبوک کے سرورؐ کو پوچھیے

ہم کو حنین و مکہ و موتہ بھی یاد ہیں
ہم امتی بانیِ رسم جہاد ہیں

رسم جہاد حق کی اقامت کے واسطے
کمزور و ناتواں کی حمایت کے واسطے

انصاف، امن اور عدالت کے واسطے
خیر الممات مرگ شہادت کے واسطے

لڑتے ہیں جس کے شوق میں ہم جھوم جھوم کر
پیتے ہیں جام مرگ کو بھی چوم چوم کر

لاکھوں درود ایسے پیمبر ﷺ کے نام پر
جو حرف **لاتخف** سے بناتا ہوا نڈر

اک جاوداں حیات کی بھی دے گیا خبر
یعنی خدا کی راہ میں کٹ جائے سر اگر

ہم کو یقین ہے کبھی مرتے نہیں ہیں ہم
اور اس لیے کسی سے بھی ڈرتے نہیں ہیں ہم

توپ و تفنگ ود شنہ و خنجر صلیب و دار
ڈرتے نہیں کسی سے محمدؐ کے جاں نثار

ماں ہے ہماری ام عمارہؓ سی ذی وقار
ہم ہیں ابو دجانہؓ و طلحہؓ کی یادگار

ہاں، مفتی و فقیہ نہیں، مان لیتے ہیں
ناموس مصطفیٰ ﷺ پہ مگر جان دیتے ہیں

وِنگ کمانڈر رحمٰن کیانی

صلی اللہ علیہ وسلم

جب میں کہوں محمد ﷺ صل علیٰ کہو تم
خیر البشرؐ کہوں میں، خیر الوریٰؐ کہو تم

آشوبِ زندگی میں تسکینِ دل کی خاطر
یا مجتبیٰ ﷺ کہوں میں، یا مصطفیٰؐ کہو تم

اک مرکزِ نظر ہے، اک مطمعِ نظر ہے
رُوئے نبی ﷺ کہوں میں، شانِ خدا کہو تم

وہ رُوحِ کن فکاں ہیں، وہ جانِ دو جہاں ہیں
جلوہ فگن کہوں میں، جلوہ نما کہو تم

کس حُسن کے ہیں جلوے دن رات کے اُجالے
شمس الضحیٰ کہوں میں بدر الدجی کہو تم

وہ رشکِ انبیاء ہیں، وہؐ فخرِ اولیاء ہیں
شمعِ ہدا کہوں میں، نورِ صفا کہو تم

رشک خلیلی

ﷺ

رواں ہے کاروانِ رنگ و بو سرکار ﷺ کے دم سے
دو عالم کی رگوں میں ہے لہو سرکارؐ کے دم سے

کریں ہم کیوں نہ اپنی آبرو سرکارؐ پر قرباں
کہ قائم ہے ہماری آبرو سرکارؐ کے دم سے

وہ محبوبِ خدا ہیں، وجہ تخلیق دو عالمؐ ہیں
ہوئے آباد سارے کاخ و کُو سرکارؐ کے دم سے

انہی کے نور سے یہ محفلِ ہستی ہوئی روشن
چراغاں ہے جہاں میں چار سُو سرکارؐ کے دم سے

لگن بخشی ہمیں سرکار نے ابطال باطل کی
شعار اپنا ہے حق کی جستجو سرکارؐ کے دم سے

رسولِ پاک کی نعتیں نہ کیوں محمودؔ ہم گائیں
ملا ہے ہم کو ذوقِ گفتگو سرکارؐ کے دم سے

راجارشید محمود

ﷺ

کس کا جمالِ ناز ہے جلوہ نما یہ سُو بہ سُو
گوشہ بہ گوشہ، در بہ در، قریہ بہ قریہ، کُو بہ کُو

اشک فشاں ہے کس لیے دیدۂ منتظر مرا
دجلہ بہ دجلہ، یَم بہ یَم، چشمہ بہ چشمہ، جُو بہ جُو

میری نگاہِ شوق میں حسن ازل ہے بے حجاب
غنچہ بہ غنچہ، گُل بہ گُل، لالہ بہ لالہ، بُو بہ بُو

جلوۂ عارض نبی ﷺ، رشک جمال یوسفی
سینہ بہ سینہ، سر بہ سر، چہرہ بہ چہرہ، ہُو بہ ہُو

زلف درازِ مصطفیٰ، گیسوئے لیل حق نما
طرہ بہ طرہ، خَم بہ خَم، حلقہ بہ حلقہ، مُو بہ مُو

یہ میرا اضطراب شوق، رشک جنوں قیس ہے
جذبہ بہ جذبہ، دِل بہ دِل، شیوہ بہ شیوہ، خُو بہ خُو

تیرا تصورِ جمال، میرا شریک حال ہے
نالہ بہ نالہ، غم بہ غم، نعرہ بہ نعرہ، ہُو بہ ہُو

بزمِ جہاں میں آج بھی یاد ہے ہر طرف تیری
قصہ بہ قصہ، لب بہ لب، خطبہ بہ خطبہ، رُو بہ رُو

کاش ہو ان کا سامنا، عین حریم ناز میں
چہرہ بہ چہرہ، رُخ بہ رُخ، دیدہ بہ دیدہ، دُو بہ دُو

عالمِ شوق میں رئیسؔ، کس کی مجھے تلاش ہے
خطہ بہ خطہ، رہ بہ رہ، جادہ بہ جادہ، سُو بہ سُو

رئیس امروہوی

ﷺ

عشق احمد ﷺ چاہیے، حُب مدینہ چاہیے
جو انہیں دیکھا کرے، وہ چشم بینا چاہیے

زندگی اور موت دونوں ان کے غم میں ہو بسر
ایسا مرنا چاہیے اس طرح جینا چاہیے

ایسی خوشبو تا ابد، جس کا اثر زائل نہ ہو
جسم سرکار مدینہ کا پسینہ چاہیے

بارشِ انوار برسے گی مسلسل صبح تک
ذکر نور مصطفیٰ ﷺ میں اک شبینہ چاہیے

منزل حب الٰہی تک پہنچنے کے لیے
سرورِ کونین ﷺ کی الفت کا زینہ چاہیے

حشر کے سیلاب میں محفوظ رہنے کے لیے
آل احمد ﷺ کی محبت کا سفینہ چاہیے

ہے تیری درگاہ میں یا رب تمنائے ریاض
دفن ہونے کے لیے خاکِ مدینہ چاہیے

ریاض الدین سہروردی

ﷺ

ثنائے محمد ﷺ جو کرتے رہیں گے
وہ دامن مُرادوں سے بھرتے رہیں گے

حیات اُن پہ قربان ہوتی رہے گی
جو ان کی محبت میں مرتے رہیں گے

وہ لمحات بخشش کا سامان ہوں گے
جو ذکرِ نبی ﷺ میں گزرتے رہیں گے

انہیں دیکھ کر اس جہاں کے نظارے
نگاہوں سے میری اُترتے رہیں گے

ہر اک گام پر ہم کو معراج ہوگی
جو سر ان کے قدموں پہ دھرتے رہیں گے

ریاضؔ ان کے دامن سے وابستہ رہنا
تیرے کام بگڑے سنورتے رہیں گے

ریاض الدین سہروردی

بلادِ عشق کی ہر رہگذر میں رہتے ہیں
سفر کا کیا ہے، ازل سے سفر میں رہتے ہیں

ہتھیلیوں پہ سجا کر چراغِ وصفِ نبی ﷺ
ہوا کے ساتھ ہمیں بحر و بر میں رہتے ہیں

طوافِ گنبدِ خضرا میں عمر کٹ جائے
عجیب شوق مرے بال و پر میں رہتے ہیں

یہی نجات کا باعث بنیں گے محشر میں
جو آبگینے مری چشمِ تر میں رہتے ہیں

درِ نبی ﷺ ہے فقط ان کا مرکز و محور
خیال و خواب جو آشفتہ سر میں رہتے ہیں

کرم کا ایک سمندر ہے موجزن ہر سُو
غریبِ شہر بھی ان ﷺ کی نظر میں رہتے ہیں

اماں ہمارا مقدر ہے اس لیے کہ ریاضؔ
حصارِ رحمتِ خیر ﷺ البشر میں رہتے ہیں

ریاض حسین چوہدری

ﷺ

کاش وہ چہرہ مری آنکھ نے دیکھا ہوتا
مجھ کو تقدیر نے اُس دور میں لکھا ہوتا

باتیں سنتا میں کبھی پوچھتا معنی اُن کے
آپ ﷺ کے سامنے اصحابؓ میں بیٹھا ہوتا

ہر سیہ رات میں سورج ہیں حدیثیں ان کی
وہ نہ آتے تو زمانے میں اندھیرا ہوتا

وہ مرے ساتھ ہیں اس بپھرے ہوئے جنگل میں
ورنہ مر جاتا اگر میں یہاں تنہا ہوتا

علم کا شہر مجھے علم عطا کرتا ہے
حرف ملتے نہ اگر جہل میں ڈوبا ہوتا

فخرؔی جب مسجد حضرت میں اذانیں ہوتیں
میں مدینے سے گزرتا ہوا جھونکا ہوتا

زاہد فخری

ﷺ

یہ دنیا اک سمندر ہے مگر ساحل مدینہ ہے
ہر اک موج بلا کی راہ میں حائل مدینہ ہے

مدینے کے مسافر تجھ پہ میرے جان و دل قربان
تیری آنکھیں بتاتی ہیں تیری منزل مدینہ ہے

زمانہ دھوپ ہے اور چھاؤں ہے بس اک بستی میں
یہ دنیا جل کے بجھ جاتی مگر شامل مدینہ ہے

جہاں عشاق بستے ہوں وہ بستی ان کی بستی ہے
جہاں پہ ذکر ہو ان کا وہی محفل مدینہ ہے

شرف مجھ کو بھی حاصل ہے محمد کی غلامی کا
میں اتنی دور ہوں لیکن مجھے حاصل مدینہ ہے

کرم کتنا ہے فخری ان کی ذات پاک کا مجھ پر!
وہ میرے دل میں رہتے ہیں میرا بھی دل مدینہ ہے

زاہد فخری

صلی اللہ علیہ وسلم

جس طرف چشمِ محمد ﷺ کے اشارے ہو گئے
جتنے ذرے سامنے آئے ستارے ہو گئے

جب کبھی عشقِ محمد ﷺ کی عنایت ہو گئی
میرے آنسو کوثر و زمزم کے دھارے ہو گئے

موجۂ طوفاں میں جب نام محمد ﷺ لے لیا
ڈوبتی کشتی کے تنکے ہی سہارے ہو گئے

میں ہوں اور یادِ مدینہ اور ہیں تنہائیاں
اپنے بیگانے سبھی مجھ سے کنارے ہو گئے

اُس کی آنکھوں میں یقیناً باغِ جنت کچھ نہیں
جس کی آنکھوں کو مدینے کے نظارے ہو گئے

سبز گنبد کے لیے اشعارِ ساغؔر مرحبا!
جگمگا کر زندگی کے ماہ پارے ہو گئے

ساغر صدیقی

نہ ہوتا دَر محمد ﷺ کا تو دیوانے کہاں جاتے
خدا سے اپنے دل کی بات منوانے کہاں جاتے

جنہیں عشق محمدؐ نے کیا ادراک سے بالا
حقیقت اُن تمناؤں کی سمجھانے کہاں جاتے

خدا کا شکر ہے کہ حجر اسود تک رسائی ہے
جنہیں کعبے سے نسبت ہے، وہ بت خانے کہاں جاتے

اگر آتی نہ خوشبوئے مدینہ میری آنکھوں سے
جو مرتے ہیں نہ جلتے ہیں وہ پروانے کہاں جاتے

سمٹ آئے مری آنکھوں میں حسن زندگی بن کر
شراب درد سے مخمور نذرانے کہاں جاتے

چلو اچھا ہوا نعت ساغر کام آئی ہے
غلامان نبیؐ محشر میں پہچانے کہاں جاتے

ساغر صدیقی

ﷺ

بزم کونین سجانے کے لیے آپ ﷺ آئے
شمع توحید جلانے کے لیے آپ ﷺ آئے

ایک پیغام، جو ہر دل میں اجالا کر دے
ساری دنیا کو سنانے کے لیے آپ ﷺ آئے

ایک مدت سے بھٹکتے ہوئے انسانوں کو
ایک مرکز پہ بلانے کے لیے آپ ﷺ آئے

ناخدا بن کے ابلتے ہوئے طوفانوں میں
کشتیاں پار لگانے کے لیے آپ ﷺ آئے

قافلہ والے بھٹک جائیں نہ منزل سے کہیں
دور تک راہ دکھانے کے لیے آپ ﷺ آئے

چشم بیدار کو اسرارِ خدائی بخشے
سونے والوں کو جگانے کے لیے آپ ﷺ آئے

ساغر صدیقی

ﷺ

مری آنکھوں نے اے دلبر عجب اسرار دیکھا تھا
میانِ ابر اس خورشید کا انوار دیکھا تھا

جلایا طورِ سینا کو تھا جس نور تجلی نے
ترے کوچے میں اس انوار کا اظہار دیکھا تھا

مرا تو کام تھا اس ہادی ﷺ و رہبر ﷺ کی صورت سے
اسی صورت کا میں نے ہر جگہ دیدار دیکھا تھا

برابر ہیں بہر جا جس طرح سورج کی یہ کرنیں
بہر مظہر اسی انداز سے انظار دیکھا تھا

کنارہ تھا نہ جس کا، تو سچلؔ اس بحر میں آیا
نگوں سر اس میں ہر اک طالبِ دیدار دیکھا تھا

سچل سرمست

ﷺ

حدودِ طائر سدرہ، حضور ﷺ جانتے ہیں
کہاں ہے عرشِ معلّیٰ، حضور ﷺ جانتے ہیں

ہر ایک حرفِ تمنّا، حضور ﷺ جانتے ہیں
تمام حال دلوں کا، حضور ﷺ جانتے ہیں

انھیں خبر ہے کہیں سے پڑھو درود ان پر
تمام دہر کا نقشہ، حضور ﷺ جانتے ہیں

بروزِ حشر شفاعت کریں گے چن چن کر
ہر اک غلام کا چہرہ، حضور ﷺ جانتے ہیں

خدا نے اس لیے قاسم انہیں بنایا ہے
کہ بانٹنے کا قرینہ، حضور ﷺ جانتے ہیں

پہنچ کے سدرہ پہ روح الامین کہنے لگے
یہاں سے آگے کا رستہ، حضور ﷺ جانتے ہیں

سکھائی بات یہ سرورؔ ہمیں صحابہؓ نے
کہ جانتا ہے خدا، یا حضور ﷺ جانتے ہیں

سرور حسین نقشبندی

ﷺ

وہ پھول ہے کیسے مان لوں میں
کہ پھول کا رنگ ہے رمیدہ
غلط ہے اس کو بہار کہنا
بہار تو ہے خزاں گزیدہ

وہ کہکشاں ہے میں کیسے کہہ دوں
کہ کہکشاں تو رہین شب ہے
میں مطمئن چاند سے نہیں ہوں
کہ چاند کو بھی دوام کب ہے

ہے روز روشن بھی تیرہ قسمت
یہ راز وقتِ غروب جانا
ہیں کیسے سورج سمجھ لوں اس کو
نصیب سورج کا ڈوب جانا

صبا سے اس کو مثال کے دوں
تو یہ جسارت جواز چاہے
صبا تو کلیوں کو زندگی دے
چمن کے کانٹوں کو بھول جائے

وہ یوں نہیں نغمہ حسین بھی
کہ نغمہ نغمہ نواز تک ہے
وہ ساز ہو گا تو کیسے ہوگا
کہ ساز ترکیب ساز تک ہے

جو رونق بزم پر کشش تھی
وہ صبح ہوتے دھواں دھواں ہے
یقیں ہے وہ شمع بھی نہیں ہے
کہ شمع اک شب کی داستاں ہے

کہوں میں انساں بلا تامل
مگر ہے انساں کا تو سایہ
دیار سدرہ کی منزلوں سے
نہ کوئی انساں گزر کے آیا

وہ سارے کردار بھی ہیں کمتر
ہے ذکر جن کا کہانیوں میں
کنول سے اس کی مثال کیسی
کنول تو کھلتا ہے پانیوں میں

کتاب کہہ کر سمجھنا چاہوں
تو عقل یہ بات بھی نہ مانے
حکایتوں سے دلیل لاؤں
تو سوچوں قصے ہیں سب پرانے

اگر کہوں ہے وہ لوح و کرسی
تو بات پھر بھی نہیں ہے جچتی
میں جس سے اس کو مثال دیتا
کوئی تو ایسی مثال بچتی

کبھی کبھی یوں بھی سوچتا ہوں
خدا نہیں پر خدائی اس کی
کبھی کبھی یوں بھی سوچتا ہوں
یہ حد نہیں انتہائی اس کی

نہ اس کا ہمسر نہ اس کا سایہ
وہ نور والا وہ تاج والا
ہے نبضِ دوراں پہ ہاتھ اس کا
وہ کل کا مالک وہ آج والا

اگر کہوں ہے وہ سبز پتہ
تو دھیان میں خشک ڈال آئے
درخت کہنا فضول ہو گا
رتوں کا مجھ کو خیال آئے

کہوں اسے ہے وہ عرش قدسی
تو بات پھر بھی بجا نہیں ہے
زمین والوں کی دسترس میں
فراز عرش علیٰ نہیں ہے

کہاں یہ قطرہ مثالِ دریا
کہاں میری منزل طلب ہے
اسے سمندر قرار دیتا
مگر سمندر تو پُر غضب ہے

اسے میں بادل کا نام دیتا
مگر یہ بادل ہے کیسا بادل
تمام صحرا ترس رہا ہے
مگر کہیں اور برسا بادل

میں اس کو ٹھہراؤں رازِ پنہاں
تو ذہن کی ہے یہ نارسائی
ہزار فکر و نظر نے چاہا
سمجھ میں پھر بھی نہ بات آئی

اگر کہوں میں وہ آدمی ہے
تو کم نگاہی کے زخم کھاؤں
فرشتے آدم پہ معترض تھے
اسے فرشتہ بھی کہہ نہ پاؤں

وہ کون ہے؟ اس کی انتہا کیا
خدا ہی سمجھے خدا ہی جانے
دل شکستہ مگر اسی کو
دوا بھی سمجھے دعا ہی جانے

مراد جس کی ہے جو بھی اپنی
حضور رب جلیل مانگے
سعید لیکن میں اس کو چاہوں
جسے دعائے خلیل مانگے

سعید وارثی

ﷺ

فضلِ رب العلیٰ اور کیا چاہیے
مل گئے مصطفیٰ ﷺ اور کیا چاہیے

دامنِ مصطفیٰ ﷺ جس کے ہاتھوں میں ہو
اس کو روزِ جزا اور کیا چاہیے

گنبد سبز خوابوں میں آنے لگا
حاضری کا صلہ اور کیا چاہیے

بھیک کے ساتھ ہی ان کے دربار سے
مل رہی ہے دعا اور کیا چاہیے

یہ جبیں اور ریاض الجناں کی زمیں
اب قضا کے سوا اور کیا چاہیے

ہے سکندر ثنا خوان شاہِ امم
عزت و مرتبہ اور کیا چاہیے

سکندر لکھنوی

میرے دل میں ہے یادِ محمد ﷺ، میرے ہونٹوں پہ ذکر مدینہ
تاجدار حرم کے کرم سے، آ گیا زندگی کا قرینہ

میں غلام غلامان احمد ﷺ میں سگ آستان محمد ﷺ
قابل فخر ہے موت میری، قابل رشک ہے میرا جینا

مجھ کو طوفان کی موجوں کا کیا ڈر ہے، یہ بدل جائیں گی رُخ بدل کر
ناخدا ہیں مرے جب محمد ﷺ، کیسے ڈوبے گا میرا سفینہ

دولت عشق سے دل غنی ہے میری قسمت ہے رشک سکندر
مدحت مصطفیٰ ﷺ کی بدولت مل گیا ہے مجھے یہ خزینہ

سکندر لکھنوی

ﷺ

اے صبا مصطفیٰ ﷺ سے جا کہنا، غم کے مارے سلام کہتے ہیں
سبز گنبد کی ان بہاروں کو، دل ہمارے سلام کہتے ہیں

آپ ﷺ کی فکر سے چراغاں ہے آپ ﷺ کا پیار غم کا درماں ہے
خارزاروں پہ آپ ﷺ کا ہے کرم، پھول سارے سلام کہتے ہیں

سبز گنبد کا آنکھ میں منظر اور تصور میں آپ کا منبر
سامنے جالیاں ہیں روضے کی، دل ہمارے سلام کہتے ہیں

ذکر تھا آخری مہینے کا تذکرہ چھڑ گیا مدینے کا
حاجیو! مصطفیٰ ﷺ سے کہہ دینا، بے سہارے سلام کہتے ہیں

اللہ اللہ حضور کے گیسو بھینی بھینی مہکتی وہ خوشبو
جن سے معمور ہے فضا ہر سو، وہ نظارے سلام کہتے ہیں

اللہ اللہ حضور کی باتیں مرحبا رنگ و نور کی باتیں
چاند جن کی بلائیں لیتا ہے اور تارے سلام کہتے ہیں

زائرِ طیبہ! تو مدینے میں پیارے آقا سے اتنا کہہ دینا
آپ کی گردِ راہ کو آقا، دل ہمارے سلام کہتے ہیں

اے خدا کے حبیب پیارے رسول ﷺ یہ ہمارا سلام بھی ہو قبول
آج محفل میں جتنے حاضر ہیں، مل کے سارے سلام کہتے ہیں

غم کے بادل تمام چھٹنے لگے، پردے آنکھوں سے سارے ہٹنے لگے
جو تلاطم بنے ہوئے تھے سہیلؔ، وہ کنارے سلام کہتے ہیں

سہیل احمد صدیقی

مل گیا ان کا در اور کیا چاہیے
اب دعا میں اثر اور کیا چاہیے

سبز گنبد کے سائے میں بیٹھا رہوں
مجھ کو پھر عمر بھر اور کیا چاہیے

اب کسی کو یہاں فکرِ منزل نہیں
آپ ہیں راہبر، اور کیا چاہیے

نعمتیں دینے والے سے مانگوں انہیں
مجھ سے پوچھے اگر اور کیا چاہیے

سامنے آستانے کی ہیں جالیاں
اے مری چشم تر اور کیا چاہیے

پھر یقیناً سہیلؔ ان کا ہو گا کرم
ہے انہیں بھی خبر اور کیا چاہیے

سہیل غازی پوری

ﷺ

مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے
نبی ﷺ وہ ایسا کہ جو نبی ﷺ تھا
اٹھا نہ تھا جب خمیر آدم
رسول ایسا کہ جس کا مداح
ہے خود خداوند ہر دو عالم
حروف مدحت سے بالا تر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ باپ ایسا، ہماری خاطر
جو لخت دل دے، خریدے کوثر
وہ شوہر ایسا، ہر ایک بیوی
یہ سمجھے میں ہی ہوں اس کو خوشتر
سبھی پہ چاہت کی اک نظر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ نانا ایسا نواسہ جس کا
بغیر جنگ، فاتح دو عالم
وہ بابا ایسا کہ جس کی بیٹی
ہے نازش صد ہزار مریم
یہ ان کا فیضان یک نظر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ بھائی ایسا جو بھائی کو دے
کھلا کے باہوں میں اولیائی
وہ دوست ایسا کہ دوستوں کو
جو بخش دے مہر تصدیق کبریائی
فضا نفس ہے، صبا نظر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ صادق ایسا کہ صدق جس کا
عدو جاں سے بھی داد پائے
امین ایسا جو منکروں کی
امانتیں ان کے گھر میں بھیجے
شبیہ آدم ہے، حق نگر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

حلیف ایسا زیاں بھی سہ کر
وہ جو مقابل سے صلح کر لے
حریف ایسا کہ قحط میں بھی
جو دشمنوں کو اناج بھیجے
وہ جس کی ہر شان ہی دگر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ تاجر ایسا کہ شتر عیبی
جو جا کے لوٹائے مشتری سے
وہ فاتح ایسا شکست دے کر
عدو کو خلعت سے جو نوازے
جو جنگ انفاس میں سپر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ بیٹا ایسا، یتیم ہو کے
جوہر دو عالم کا سائباں ہے
وہ پالک ایسا، رضاعی بھائی
ملے تو اس کو ردا بچھا دے
قدم قدم شان ہی دگر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ عابد ایسا طویل راتیں
جو ایک سجدہ میں ہی بتا دے
مجاہد ایسا کہ سارا لشکر
ہے منتشر، وہ ڈٹا کھڑا ہے
درود شیریں، سلام تر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

امیر ایسا کہ فاقہ کش بھی
اسی پہ مرنے کو جینا جانیں
فقیر ایسا، شہانِ عالم
اسی کے نعلین تاج مانیں
خدائی حیراں ہے، وہ بشر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ حاکم ایسا، جو اپنے ہاتھوں
وہ اپنی بکری کو دوہ رہا ہے
وہ منعم ایسا، بہ حال فاقہ
زر و جواہر اچھالتا ہے
شبیہ آدم ہے حق نظر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ منصف ایسا غلام کو دے
شہِ قبیلہ سے لے کر بدلہ
امیر ایسا کہ جس کے گھر میں
کئی دنوں تک چڑھے نہ چولہا
وہ جس کی ہر اک پہ اک نظر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ آنکھ اپنی اگر اٹھا دے
گلاب ہو جائے کاہِ رہ بھی
اگر ذرا سا اشارہ کر دے
مدار چھوڑیں یہ مہر و مہ بھی
ہر اک ادا معجزہ اثر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

نبیؐ وہ جس نے جہاں کو بخشا
یہ خیر کا شجرہ نسب بھی
وہ امی تخلیق کر چکا ہے
سبھی زمانوں کا شہ ادب بھی
وہ تابش مطلع سحر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

ہے جس سے تازہ ہر اک زمانہ
میں اس کو ایسا گلاب لکھوں
نفس نفس پر طلوع ہوا جو
اسے میں وہ آفتاب لکھوں
نظر نظر اک نئی سحر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

مری نظر میں وہی ہے مفلس
جو عشق محبوب سے تہی ہے
ہے جس کے لب پر وہ اسم عالی
وہی تو کونین میں غنی ہے
وہ فیض حق سے جو بہرہ ور ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

یہ سوچوں کیسے ہوا یہ ممکن
وہ بکریوں کو چرانے والا
زمامِ عالم بھی تھام لے گا
زمانہ حیرت سے تکتا ہو گا
قدم قدم حیرت دگر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

یہ صرف حق ہے کہ حمد حق کا
نہ حق کسی سے ادا ہوا ہے
مقام محمود پر ملے گا
جسے شرف یہ، وہ مصطفیٰ ہے
یہی تو حق ہے جو معتبر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

تم ان کی مستی کی حد نہ پوچھو
جو اس کے ہاتھوں سے پی رہے ہیں
ہے بوئے مے بھی نصیب جن کو
حیاتِ عیسیٰ وہ جی رہے ہیں
یہ حسن عارض کا اک اثر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

جمود خوں کو اسی کا شعلہ
حرارت بے پناہ دے گا
وہ سب زمانوں کی ظلمتوں کو
جو بے کراں ضو عطا کرے گا
گلی گلی ہے، نگر نگر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

ہے جہل و شر کے معاشرے کا
جو مرد امی و فرد تنہا
کہ جس نے قرطاسِ تجربہ پر
نصابِ خیر و شعور لکھا
جو سب زمانوں کا تاجور ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

قدم قدم کا گلاب موسم
سبک خمار و فروغ جاں ہے
نفس نفس کا وہ ساز پیہم
نظر نظر کی وہ کہکشاں ہے
افق افق کا وہ ابرِ تر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

نہ اہلیت ہے نہ مقدرت ہے
کہ سبز گنبد کا ہو نظارہ
اگر ہے بارے، نصیب میں تو
یہ جسم ہو گا ہزار پارہ
یہ جان بے جاں کو بھی خبر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

میں ایک ذرہ ہوں بے نشاں سا
بغیر اس کے رہ عدم کا
وہ مہر آفاق ذات میرا
وہ بادشہ خطۂ قدم کا
وہی کہ محبوب ہر نظر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

اسی کی چاہت کا نام دیں ہے
اسی کا اظہار سر جاں ہے
رہا ہے ماضی بھی اس کا جویا
یہ حال اس کا قصیدہ خواں ہے
اسی کی فردا بھی راہ گزر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

شناخت اس کی ہے مَارَمَیْتَ
مقام اس کا ہے اُدْنُ مِنّی
اسی کی ہے سلطنت فترضیٰ
دنیٰ تدلےٰ ہے راہ اس کی
فبشر المومنین زر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ جس کے کاندھے کی کالی کملی
ہزار صبحوں کا ایک مطلع
وہ جس کی اک اک نظر سے روشن
ہے ایمن صد ہزار جلوہ
کلیم بھی جس کا داد گر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

مری شبوں کا وہ بادۂ ہُو
کہ جس سے ٹوٹا غرورِ ہستی
وہ میری صبحوں کا نورِ اول
کہ جس میں ڈوبا جہانِ مستی
درودِ شیریں، سلام تر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ جس کے نغمے زبور میں ہیں
وہ جس کی توریت میں بشارت
وہ جس کی انجیل میں ثنا ہے
وہ جس کی قرآن میں شہادت
وہی جو مقصود خشک و تر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

مشیتِ حق کا آئنہ وہ
ہے حکمت خاص کا مقالہ
وہی تو اس پرفتن جہاں میں
ہے خیر کا اک قوی حوالہ
اور اس سے ہٹ کر تمام شر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

خضر بھی ہے اس کی جستجو میں
شعیب بھی دید کا ہے خواہاں
وہ جس کا داؤد نغمہ گو ہے
وہ ڈھونڈتا ہے جسے سلیماں
وہی تو دلدار بحر و بر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ جس کی صورت کی تابشوں سے
عدم کے گوشے دمک رہے ہیں
وہ جس کی سیرت کی خوشبوؤں سے
مکان و امکاں مہک رہے ہیں
وہ نور، نکہت تمام تر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ جس کے پاؤں کی دھول شاہد
بنی ہے بینائی آئنوں کی
قصیدہ والشّمس جس کے رخ کا
غزل ہے واللیل گیسوؤں کی
وہ جوئے خوبی گہر گہر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ جس طرف بھی قدم بڑھائے
تو چشمِ حق دیکھے والہانہ
جہاں وہ رُکتا ہے ایک لمحہ
وہیں رُکے گردشِ زمانہ
درود شیریں، سلام تر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

ہے کچی مٹی کی اس کی چھاگل
کھجوری پتوں کا اس کا گدا
ہے بوریا اس کے گھر کا پردہ
ہے اپنے بازو کا اس کا تکیہ
وہ سب جہانوں کا تاجور ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

زمانہ حیراں ہو رہا ہے
کمانِ لشکر غلام کر لے
اسی قیادت کا معجزہ ہے
جو ربع مسکوں کو رام کر لے
وہ حسن تہذیب کی سحر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

نگاہ اُٹھے تو سنگریزے
گواہی اس کے جمال کی دیں
وہ لب ہلائے تو اڑتے پنچھی
دلیل اس کے کمال کی دیں
درود شیریں سلام تر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

جو سوکھے ٹکڑے بھگو کے کھائے
وہ مہتمم خوانِ عالماں کا
جو اپنے نعلین خود ہی گانٹھے
وہ والی کونین کی کماں کا
سلام شیریں درود تر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

رحیم باہم ہیں یار اس کے
وہ سخت کفار کے لیے ہیں
کہ مہر و مہ سے سوا جبیں پر
نقوش سجدہ چمک رہے ہیں
خبر صحیفوں میں پیشتر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ درگہ حق سے کس کو مانگا
تھا جس کا جور و ستم مثالی
یہ بار ہفت آسماں کی گٹھڑی
ہے مشت خاکی نے ہی اٹھا لی
عمرؓ بھی پروردہ نظر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ چشم حق بیں مصطفائی
یہ بار اول کسے چنا ہے
نگاہ و قول و عمل پہ جس کے
کہ مہر تصدیق کبریا ہے
یہ اس کا فیضان یک نظر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

بنایا ارواحِ دو جہاں میں
تن و دل و روح اپنا کس کو
بتائے اک باب شہر حکمت
خدائی ہی کیا، خدا بھی جس کو
ہزار جاں ہدیۂ نظر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

جو اس کے ہاتھوں میں آ گئے ہیں
وہ سنگریزے زباں پائیں
جو حرف سادہ لبوں سے نکلیں
کتاب حق میں وہ جگمگائیں
نظر نظر مطلع سحر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ ایک تخلیق کا افق ہے
وہ ایک تعمیر کی جہت ہے
جو ہے محبت کا مہر تاباں
وہی مرا ختمی مرتبت ہے
درود شریں سلام تر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

جناب زید غلام کو بھی
کمان لشکر اگر وہ بخشے
ہر ایک سردار سر جھکا کر
اسی کی طاعت کو فخر سمجھے
وہی جو اولیٰ ہے، معتبر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

ہم اس کی سیرت سے گر نکالیں
عبادتِ حق کے سارے لمحے
بچے گی بس خدمتِ خلائق
برائے خود یک نفس نہیں ہے
وہی جو معیار خیر و شر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

ہزار سینے میں دل جو ہوتے
بیک نفس اس پہ وار دیتا
جو تن میں ہوتیں کروڑ جانیں
نگاہِ اول میں ہار دیتا
مری دعا حاصل سحر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

ازل سے ہے استوارِ میرا
حروف و صورت کا اس سے رشتہ
ہے مہر آفاق جاں مرا وہ
میں اس کے لمعات کا قصیدہ
یہی عبارت نظر نظر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

اذان حق ہے تمام تر وہ
ہے علم حق کا وہی خلاصہ
وہ ہے افق رحمت خدا کا
وہ حسن و تہذیب کا ادارہ
جو خیر و خوبی کا مستقر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

کبھی عبادت میں وہ کھڑا ہو
تو ایک سجدے ہی میں سحر ہو
کبھی جو صوم وصال رکھے
تو عشرہ عشرہ یونہی بسر ہو
درود شیریں سلام تر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

یہ عالم اس کے خرام پا سے
ہے کتنا رنگین، کیا کشادہ
اسی کی موج نفس سے پہنا
ہے ریگزاروں نے گل لبادہ
وہی بہاروں کا مستقر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

ہے تاج لولاک جس کے سر پر
بدن پہ **والنون** کی قبا ہے
ردا **فترضیٰ** کی دوش پر ہے
تو چہرۂ پاک والضحیٰ ہے
وہ **ادن** **منی** کی رہگزر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

احد کا زخمی جہان بھر کو
جو صاحبِ جود و الکرم ہے
کوئی ہو عالم، کوئی ہو ساعت
یہ سلسلہ غیر مختتم ہے
یہ اہتمام اس کا معتبر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

جو اپنی بکری کو خود ہی دوہے
وہ ساقی سلسبیل و کوثر
ہیں جس کے پیالے میں مشت بھر جو
لٹائے ہر سمت وہ جواہر
درود شیریں سلام تر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

امیر ہو کے جو ڈھونڈے ایندھن
سفر کے آداب لکھ گیا ہے
گواہ ہے سر زمین طائف
وہ امن کا باب لکھ گیا ہے
وہ چہرہ اشکِ دعا سے تر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

عنان رہوار آگہی بھی
اسی کی انگشت میں تھمی ہے
لکیر تقدیر دو جہاں کی
اسی کی کف پر کھنچی ہوئی ہے
جو خود ہی رہ، خود ہی راہ بر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

قدامتوں کے کھنڈر پہ جس نے
یہ جدتوں کے محل اٹھائے
وہ جس نے ظلمت کی آندھیوں میں
چراغ تہذیب جو جلائے
درود شیریں، سلام تر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ امی جس کی نظر سے انساں
کتاب خانوں میں ڈھل رہے ہیں
وہ امی، حرفِ کرم سے جس کے
یتیم محلوں پہ پل رہے ہیں
وہ ہر دو عالم کا تاجور ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

یہ میری فکر و نظر کی قوسیں
اس ایک نقطے کے گرد گھومیں
یہ جان و دل کے تمام جذبے
اسی کے نقش قدم کو چومیں
وہی جو معراج ہر بشر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ جس کے قدموں کی تمکنت سے
زمین سدرہ سے بڑھ گئی ہے
اسی کے دیدار کی بدولت
امید دیدار حق بندھی ہے
جو میری اک قدر معتبر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

جو ہاتھ روح القدس نے چوما
سر یتیماں پہ اب پھرے گا
جو بازو قوسین کو سمیٹے
ابھی وہ تیشہ سنبھال لے گا
درود شیریں، سلام تر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ فرشِ صفہ سے اب اٹھے تو
قصیدہ حسان سے سنیں گے
وہ کھودتے تھے ابھی جو خندق
ابھی نوافل ادا کریں گے
وہ نور باری شب و سحر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

جو اس کی نظروں سے گر گیا تو
ہے تودۂ خاک لعل پارہ
جو ذرہ لپٹا ہے اس کے پا سے
وہ بن گیا عرش کا ستارہ
جسے وہ چھوئے وہی گہر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

شرافت ایسی کہ خیرہ سر بھی
جو اس کو دیکھے، نہ سر اٹھائے
لطافت ایسی جو وحشیوں کو
حروف حق کا امیں بنائے
نئے سفر کی نئی سحر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

جو راہ چلتے کوئی یہ کہہ دے
میں آ رہا ہوں، ذرا ٹھہرنا
خدا ہے شاہد کھڑے کھڑے ہی
وہ تین دن انتظار کرنا
کسی کے سینے میں یہ جگر ہے؟
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

نشان آمد بھی روشنی ہے
وداع کا منظر بھی روشنی ہے
عمل بھی اس کا ہے روشنی، تو
تمام پیکر بھی روشنی ہے
کہ روشنی اس کی رہگزر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

جو دیکھوں شاہی میں فاقہ کش کو
تو ضبط بے حد کے ہوتے رو دوں
گلے لگائے وہ قاتلوں کو
میں اپنے سینے میں دل سنبھالوں
وہ سارے عالم کا چارہ گر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

گرہ کشائے رموزِ ہستی
جمالِ حق کا وہ آئینہ بھی
ہے حل اشکال ہر زمانہ
جو بندۂ حق بھی، حق نما بھی
وہ شاخِ کن کا گلاب تر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ عبدہٗ جس کے حرف ہو میں
ہزار رازِ خدا بہم ہیں
وہ لوح اسرا کہ جس کے اوپر
ہزار اسرار مرتسم ہیں
بہت ورا اس کی رہگزر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

ازل سے ظلمت کی شب میں چمکیں
یہی صحابہؓ ہیں وہ ستارے
انہیں کی سیرت کے آئینے میں
ہیں منعکس نورِ حق کے جلوے
ہر اک سعی ان کی کارگر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

دیانت ایسی کہ خود عدو بھی
ہزار دل سے امین سمجھیں
صداقت ایسی، حریف اس کو
مثال جانیں، یقین سمجھیں
درود شیریں سلام تر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

ذہانت ایسی کہ خود سروں کو
جو حرف شیریں سے رام کر لے
فطانت ایسی کہ قاتلوں کو
بیک نظر زیرِ دام کر لے
درود شیریں سلام تر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

شجاعت ایسی غنیم اس کا
جو نام سن لیں تو تھرتھرائیں
وجاہت ایسی کہ پاؤں چھونے
عرب کے سارے امیر آئیں
وہ دشت قدرت کا شیر نر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

محبت ایسی کہ دشمنوں کو
بیک نظر جو اسیر کر لے
مودت ایسی شہنشہوں کو
جو اپنے در کا فقیر کر لے
جو صبح تہذیب کا گجر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

ہے ایک تاریخ کا اثاثہ!
وہ ان کے سونے کا ڈھنگ تک بھی
اب ایک موضوع عاشقاں ہے
وہ ان کے جوتے کا رنگ تک بھی
جو ہفت عالم کا تاجور ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

ہے ذکر ان کا خدا کی عادت
ہے عشق مخلوق کی عبادت
کھلے نہ فکر و نگاہ پر بھی
اگرچہ یہ بھی ہے اک حقیقت
خدا خدا ہے، بشر بشر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

فصاحت ایسی کہ نکتہ نکتہ
ٹھہر گیا ہے لغاتِ عالم
بلاغت ایسی کہ شعر جس کا
کیے ہی جائیں طواف پیہم
درود شیریں، سلام تر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

صوفی شاہد رسول قادری

بزمِ تصورات سجی تھی ابھی ابھی
نظروں میں مصطفیٰ ﷺ کی گلی تھی ابھی ابھی

سینے میں رک گیا تھا مرا دم اسی لیے
طیبہ سے دل کی ڈور ہلی تھی ابھی ابھی

اتنا کرم ہوا کہ مقدر بدل گئے
ان کے کرم کی بات چلی تھی ابھی ابھی

معلوم کر رہے تھے فرشتوں سے جبرائیلؑ
کس کی زباں پہ نعت نبی ﷺ تھی ابھی ابھی

شبیرؔ چشم تر کی حقیقت نہ پوچھیے
ماہِ عرب سے آنکھ ملی تھی ابھی ابھی

شبیر انصاری

ﷺ

جبینِ عجز کے سجدے لُٹا کر اُن کے کوچے میں
مقدر اپنا چمکائیں گے جا کر ان کے کوچے میں

کسی صورت یہاں پر اب ہمارا جی نہیں لگتا
ہمیں باد صبا لے جا اڑا کر اُن کے کوچے میں

جب آئے موت خاکِ طیبہ مل کر جسم پر میرے
سپردِ خاک کر دینا سجا کر ان کے کوچے میں

کبھی ہم گنبدِ خضرا کو دیکھیں گے، کبھی خود کو
نگاہیں بار بار اپنی اُٹھا کر اُن کے کوچے میں

چلو اے طائران گلستاں شہرِ مدینہ میں
رہیں گے آشیاں اپنا بنا کر اُن کے کوچے میں

ہے تُو بھی عندلیب گلستانِ مصطفیٰ ﷺ نیّر
سنا نغمے محمد ﷺ کے تو جا کر ان کے کوچے میں

سیّد شریف الدین نیر

صلی اللہ علیہ وسلم

بڑی امید ہے سرکار قدموں میں بلائیں گے
کرم کی جب نظر ہو گی مدینے ہم بھی جائیں گے

اگر جانا مدینے میں ہوا ہم غم کے ماروں کا
مکینِ گنبدِ خضرا کو حالِ دل سنائیں گے

قسم اللہ کی ہو گا وہ منظر دید کے قابل
قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائیں گے

گنہگاروں میں خود آ آ کے پارسا ہوں گے
شفیع حشر جب دامانِ رحمت میں چھپائیں گے

قیامت تک جگائیں گے نہ پھر منکر نکیر اُس کو
لحد میں وہ جسے اپنا رُخِ زیبا دکھائیں گے

غمِ عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو گا جب معمور دل نیّرؔ
ترے ظلمت کدے میں بھی ستارے جگمگائیں گے

سیّد شریف الدین نیر

ﷺ

نہ کلیم کا تصور، نہ خیال طورِ سینا
میری آرزو محمد ﷺ، میری جستجو مدینہ

میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں، مری عظمتیں نہ پوچھو
مجھے دیکھ کر جہنم کو بھی آ گیا پسینہ

مجھے دشمنو نہ چھیڑو، میرا ہے جہاں میں کوئی
میں ابھی پکار لوں گا، نہیں دُور ہے مدینہ

میں مریض مصطفیٰ ﷺ ہوں مجھے چھیڑو نہ طبیبو!
مری زندگی جو چاہو، مجھے لے چلو مدینہ

مرے ڈوبنے میں باقی نہ کوئی کسر رہی تھی
کہا ''المدد محمد ﷺ'' تو اُبھر آ گیا سفینہ

سوا اس کے میرے دل میں کوئی آرزو نہیں ہے
مجھے موت بھی جو آئے تو ہو سامنے مدینہ

کبھی اے شکیلؔ دل سے نہ مٹے خیال احمد ﷺ
اِسی آرزو میں مرنا، اسی آرزو میں جینا

شکیل بدایونی

ﷺ

اگر اُم القریٰ میں خالقِ کونین نے شورشؔ
بہ عہدِ احمدؐ مرسل مجھے پیدا کیا ہوتا

حرا کی خاک میں تحلیل میرے جسم و جاں ہوتے
مری لوحِ جبیں پر آپ ﷺ ہی کا نقش پا ہوتا

قدوم سرورؐ کونین کی عظمت بحمداللہ
میں خاکِ رہگذر ہوتا تو پھر بھی کیمیا ہوتا

بہر عنوان اس ذاتِ گرامی پر نظر رہتی
کبھی اُن پر کبھی اُن کے غلاموں پر فدا ہوتا

رسول اللہ کے ادنیٰ غلاموں کی ثنا لکھتا
کلام اللہ کے الفاظ میں نغمہ سرا ہوتا

شہنشاہوں کے تخت و تاج میرے پاؤں میں ہوتے
مرا سر سیّد الکونین ﷺ کے در پر جھکا ہوتا

خداوندانِ دولت کے گریباں پھاڑ دیتا میں
محمد ﷺ کی قسم قرآن کے پرچم گاڑ دیتا میں

آغا شورش کاشمیری

اِک شخص سراپا رحمت ہے، اِک ذات ہے یکسر نورِ خدا
ہم ارض و سما کو دیکھ چکے مگر کوئی اُس جیسا نہ ملا

سجدے تھے جبیں تک آپہنچے یثرب کی زمیں تک آپہنچے
ہم عین یقیں تک آپہنچے اے صلِ علیٰ اے صلِ علیٰ

اُس ذات پہ حُجت ختم ہوئی نبیوں کی شہادت ختم ہوئی
یعنی کہ نبوت ختم ہوئی پھر کوئی نہ اس کے بعد آیا

سورج نے ضیا اُس چشم سے لی اس نطق سے غنچے پھول بنے
اُٹھا تو ستارے فرش پہ تھے بیٹھا تو زمیں کو عرش کیا

اُس نورِ مجسم سے پہلے اُس ذاتِ مکرم سے ہٹ کر
تاریخ کے ظلمت زاروں میں جو عقدہ تھا عُقدہ ہی رہا

ہم ایسے فقیروں کی زد میں دولت بھی رہی حشمت بھی رہی
اُس در سے جب نسبت ہے دارو سکندر چیز ہیں کیا

سیرت کے درخشاں موتی ہیں اصحابؓ مدینہ رولتے ہیں
سینا پہ گئے تو کچھ نہ ملا جو کچھ بھی ملا یثرب سے ملا

جب دوش پہ گیسو کھلتے ہیں واللیل کی شرحیں ہوتی ہیں
لولاک لما کے سانچے میں اک نور مجسم ڈھل کے رہا

اونٹوں کے چرانے والوں نے اس شخص کی صحبت میں رہ کر
قیصر کے تفخر کو روندا کسریٰ کا گریباں چاک کیا

اس نام کی عظمت عرش پہ ہے اس شخص کا چرچا فرش پہ ہے
وہ ذات نہیں تو کچھ بھی نہیں قراں کی ہر آیت سے کھلا

بطحا کے مسافر دیکھ کے چل یہ اُس کے نقوش پا ہی تو ہیں
تاریخ کے لالہ زاروں میں از غارِ حرا تا کرب و بلا

کیا بات کہی ہے مرشد نے اللہ کی اس پہ رحمت ہو

سبحان اللّٰہ ما اَجمَلَکَ ما اَحسَنَکَ ما اَکمَلَکَ
کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیں کتھے جا لڑیاں

آغا شورش کاشمیری

ﷺ

یا محمد ﷺ، یا محمد ﷺ میں کہتا رہا
نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی
آیتوں سے آیتیں ملاتا رہا
پھر جو دیکھا تو نعت نبی ﷺ بن گئی

جو بھی آنسو بہے میرے محبوب ﷺ کے
سب کے سب ابرِ رحمت کے چھینٹے بنے
ہو گئی رات جب زلف لہرا گئی
جب تبسم کیا چاندنی بن گئی

یہ تو مانا کہ جنت ہے باغِ حسیں
خوبصورت ہے سب خُلد کی سرزمیں
حُسنِ جنت کو پر جب سمیٹا گیا
سرور انبیا ﷺ کی گلی بن گئی

جب چھڑا تذکرہ ان ﷺ کے رخسار کا
والضحیٰ پڑھ لیا والقمر کہہ دیا
سورتوں کی تلاوت بھی ہوتی رہی
نعت بھی ہو گئی بات بھی بن گئی

صائم چشتی

ﷺ

طیبہ کی ہے یاد آئی اب اشک بہانے دو
محبوب ﷺ نے آنا ہے، راہوں کو سجانے دو

مشکل ہو اگر میرا طیبہ میں ابھی جانا
اے بادِ صبا میری آہوں کو تو جانے دو

میں تیری زیارت کے قابل تو نہیں مانا
یادوں کو شہا اپنی خوابوں میں تو آنے دو

اشکوں کی لڑی کوئی اب ٹوٹنے مت دینا
آقا کے لیے مجھ کو کچھ یار بنانے دو

جو چاہو سزا دینا محبوب کے دربانو!
اک بار تو جالی کو سینے سے لگانے دو

محبوب ﷺ کے قابل یہ الفاظ کہاں صائمؔ
اشکوں کی زبان سے اب اک نعت سنانے دو

صائم چشتی

صلی اللہ علیہ وسلم

لگا لوں نفس امارہ کو پہلے آتشِ توبہ
یہ جل کر خاک ہو جائے تو پھر میں نعت لکھوں گا

دہن کو میں ہزاروں بار دھو لوں مشک و عنبر سے
زباں جب پاک ہو جائے تو پھر میں نعت لکھوں گا

ذرا غواص کر لوں اس کو میں بحر معانی کا
قلم تیراک ہو جائے تو پھر میں نعت لکھوں گا

پڑی ہے خشک مدت سے مری چشم تمنائی
ذرا نمناک ہو جائے تو پھر میں نعت لکھوں گا

بدن پر ہوں مرے خاک مدینہ کی تہیں یکسر
یہی پوشاک ہو جائے تو پھر میں نعت لکھوں گا

مئے عشقِ نبی ﷺ سے میں ذرا سرشار تو ہو لوں
گریباں چاک ہو جائے تو پھر میں نعت لکھوں گا

میں کیا ہوں؟ اور کہاں ہوں؟ اور میں کیا چیز ہوں صائمؔ
مجھے ادراک ہو جائے تو پھر میں نعت لکھوں گا

صائم گنجوی کرنالی

ﷺ

لب پر نعت پاک کا نغمہ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے
میرے نبی ﷺ سے میرا رشتہ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

پست وہ کیسے ہوسکتا ہے، جس کو حق نے بلند کیا
دونوں جہاں میں ان ﷺ کا چرچا، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

اور کسی جانب کیوں جائیں، اور کسی کو کیوں دیکھیں
اپنا سب کچھ گنبد خضرا ﷺ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

فکر نہیں ہے ہم کو کچھ بھی، دکھ کی دھوپ کڑی تو کیا
ہم پر ان ﷺ کے فضل کا سایہ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

بتلا دو گستاخِ نبیؐ کو، غیرت مسلم زندہ ہے
ان ﷺ پہ مرمٹنے کا جذبہ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

سب ہو آئے ان کے در سے، جا نہ سکا تو ایک صبیحؔ
یہ کہ اک تصویر تمنا، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

صبیح رحمانی

ﷺ

کوئی مثل مصطفیٰ ﷺ کا کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا
کسی اور کا یہ رتبہ کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا

انھیں ﷺ خلق کر کے نازاں ہوا خود ہی دستِ قدرت
کوئی شاہکار ایسا کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا

کسی وہم نے صدا دی کوئی آپ ﷺ کا مماثل
تو یقیں پکار اُٹھا کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا

مرے طاق جاں میں نسبت کے چراغ جل رہے ہیں
مجھے خوف تیرگی کا کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا

مرے دامن طلب کو ہے انھی ﷺ کے در سے نسبت
کسی اور سے یہ رشتہ کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا

سرِ حشر ان ﷺ کی رحمت کا صبیح میں ہوں طالب
مجھے کچھ عمل کا دعویٰ کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا

صبیح رحمانی

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لیے حاضر غلام ہو جائے

میں صرف دیکھ لُوں اک بار صبح طیبہ کو
بلا سے پھر مری دُنیا میں شام ہو جائے

تجلیات سے بھر لُوں میں اپنا کاسۂ جاں
کبھی جو ان کی گلی میں قیام ہو جائے

حضور ﷺ آپ جو چاہیں تو کچھ نہیں مشکل
سمٹ کے فاصلہ یہ چند گام ہو جائے

مزا تو جب ہے فرشتے یہ قبر میں کہہ دیں
صبیحؔ، مدحت خیر الانام ﷺ ہو جائے

صبیح رحمانی

ﷺ

صبح دَم جب بزمِ گل میں چہچہاتے ہیں طیُور
پَو پھٹتے جب جھلملاتا ہے فضائے شب میں نُور
روشنی جب پردۂ ظلمات سے کرتی ہے ظہور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضور ﷺ

روشنی کے تار جب بنتے ہیں تارِ عنکبوت
صورتِ غارِ حرا ہوتا ہے جب شب کا سکوت
اور اُبھرتی ہے اُفق سے اِک جبیں صد رشکِ طور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضور ﷺ

اِک ہوائے سرخوشی میں جھومتے ہیں جب نہاں
جب اَذاں بن کر چمک اٹھتی ہے آوازِ بلالؓ
دِل پہ جب اسمِ محمد ﷺ سے برستا ہے سُرور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضور ﷺ

ضو بداماں صورت میں جب گونجتی ہیں بَرملا
اَلمزمّلُ، المدثّرُ، المُبشّرُ کی صدا
اور جب قرآن کی آیات سے اُٹھتا ہے نور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضور ﷺ

صہبا اختر

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ شہرِ محبت جہاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، وہیں گھر بنانے کو دِل چاہتا ہے
وہ سونے سے کنکر وہ چاندی سی مٹّی، نظر میں بسانے کو دل چاہتا ہے

جو پوچھا نبی نے کہ کچھ گھر بھی چھوڑا، تو صدیق اکبرؓ کے ہونٹوں پہ آیا
وہاں مال و دولت کی کیا ہے حقیقت، جہاں جاں لٹانے کو دِل چاہتا ہے

جہادِ محبت کی آواز گونجی، کہا حنظلہؓ نے یہ دلہن سے اپنی
اجازت اگر دو تو جام شہادت، لبوں سے لگانے کو دِل چاہتا ہے

وہ ننھا سا اصغر جو ایڑی رگڑ کر، یہی کہہ رہا تھا وہ خیمے میں رو کر
اے بابا میں پانی کا پیاسا نہیں ہوں، مرا سر کٹانے کو دِل چاہتا ہے

ستاروں سے یہ چاند کہتا ہے ہر دم، تمہیں کیا بتاؤں وہ ٹکڑوں کا عالم
اشارے میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنا مزہ تھا، کہ پھر ٹوٹ جانے کو دِل چاہتا ہے

جو دیکھا ہے روئے جمالِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، تو طاہر! عمرؓ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بولے
بڑی آپ سے دشمنی تھی مگر اب، غلامی میں آنے کو دِل چاہتا ہے

طاہر عمر بلرام پوری

نعت اشکوں سے لکھوں اور سحر ہو جائے
زندگی اُن ﷺ کی ثنا میں ہی بسر ہو جائے

آرزو ہے مجھے مل جائے غلامی کا شرف
یہ کرم آپ ﷺ کا سرکار ﷺ! اگر ہو جائے

اِک تڑپ دل میں اٹھی، یاد مدینہ آیا
اب مدینے کا مجھے اِذنِ سفر ہو جائے

آنے جانے کا یہ قصہ ہی سمٹ جائے گا
آپ ﷺ کے حکم سے طیبہ میں جو گھر ہو جائے

ہو میسر جو مجھے خاکِ مدینہ یا رب!
میرا مدفن مرے آقا ﷺ کا نگر ہو جائے

کام بگڑے ہوئے بن جائیں گے اس کے طاؔہر!
جس کی جانب مرے آقا ﷺ کی نظر ہو جائے

طاؔہر سلطانی

ﷺ

مسجدِ نبوی ﷺ یہ تو بتا کچھ سماں وہ کیسا پیارا ہو گا
صحن میں آقا ﷺ بیٹھے ہوں گے، گرد اصحابؓ کا حلقہ ہو گا

دو جگ کے مختار کی باتیں، دین و دانش کی سوغاتیں
اس محفل میں ان پھولوں سے ہر کوئی دامن بھرتا ہو گا

بزمِ نبوت میں صدیقؓ بھی فاروقؓ و عثمانؓ و علیؓ بھی
چاروں یارؓ ستارے ہوں گے، بیچ میں چاند چمکتا ہو گا

ان جلووں کے دن بھی تیری یاد کا حصہ ہوں گے جن میں
حسنؓ حسینؓ کا بچپن نانا کی گودی میں کھیلا ہو گا

ارضِ مدینہ! بانگ بلالؓ سے تیری فضا جب گونجتی ہو گی
اس کے سرور و سوز کی زد میں ہر کوئی بہہ بہہ جاتا ہو گا

امت مرسل میں ہوں طرابؔ اور اس رشتے پر نازاں ہوں
اس کی قسمت کا کیا کہنا جو محفل میں بیٹھا ہو گا

طراب احمد صدیقی

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ شمع اُجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز جھلکنے والی تھی سب دُنیا کے درباروں میں

گر ارض و سما کی محفل میں ''لولاک لما'' کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں، یہ نور نہ ہو سیاروں میں

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

بوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی
ہم رتبہ ہیں یارانِ نبی، کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکان فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سیپاروں میں

رحمت کی گھٹائیں پھیل گئیں افلاک کے گنبد گنبد پر
وحدت کی تجلی کوند گئی آفاق کے سینا زاروں میں

جس مے کدے کی ایک بوند سے بھی لب کج کلھوں کے تر نہ ہوئے
ہیں آج بھی ہم بے مایہ گدا اُس مے کدے کے سرشاروں میں

مولانا ظفر علی خانؒ

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہی تو ہو

سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمہی تو ہو

جلتے ہیں جبرئیلؑ کے پَر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تمہی تو ہو

جو ماسوا کی حد سے بھی آگے گزر گیا
اے رہ نوردِ جادۂ اسریٰ! تمہی تو ہو

اُٹھ اُٹھ کے لے رہا ہے جو پہلو میں چٹکیاں
وہ درد دل میں کر گئے پیدا، تمہی تو ہو

دنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر، وہ تنہا تمہی تو ہو

پھوٹا جو سینہ شبِ تارِ الست سے
اس نورِ اولین کا اُجالا تمہی تو ہو

مولانا ظفر علی خانؒ

ﷺ

جشن آمد رسول ﷺ اللہ ہی اللہ
بی بی آمنہؓ کے پھول اللہ ہی اللہ

جبکہ سرکار ﷺ تشریف لانے لگے
حور و غلماں بھی خوشیاں منانے لگے

ہر طرف نور کی روشنی چھا گئی
مصطفیٰ ﷺ کیا ملے، زندگی مل گئی

اے حلیمہؓ تیری گود میں آ گئے
دونوں عالم کے رسول ﷺ اللہ ہی اللہ

چہرۂ مصطفیٰ ﷺ جب کہ دیکھا گیا
چھپ گئے تارے اور چاند شرما گیا

آمنہؓ دیکھ کر مسکرانے لگیں
حوا، مریم بھی خوشیاں منانے لگیں

آمنہ بی بیؓ سب سے یہ کہنے لگیں
دعا ہو گئی قبول اللہ ہی اللہ

عابد بریلوی

ﷺ

بھیجے درود جو شہ دیں ﷺ کی جناب میں
ممکن نہیں رہے وہ غم و اضطراب میں

دونوں جہاں کی نعمتیں قدموں میں آگئیں
آیا ہے جو حضورِ رسالتؐ مآب میں

سرکار ﷺ کے پسینے کی تھی بات ہی کچھ اور
خوشبو کہاں وہ عنبر و مشک و گلاب میں

سرکار ﷺ ہی کا فیض تصدق کہیں اِسے
ورنہ یہ روشنی تھی کہاں آفتاب میں

اِک عشق مصطفیٰ ﷺ ہے، جو آیا مجھے پسند
ورنہ رکھا ہی کیا ہے جہانِ خراب میں

بھیجی تھی کچھ درودوں کی ڈالی حضور ﷺ کو
آئیں ہزاروں رحمتیں اُس کے جواب میں

سرکار ﷺ کا مطیع ہے، اللہ کا مطیع
عابؔد لکھا ہوا ہے خدا کی کتاب میں

خواجہ عابد نظامی

ﷺ

اے ثنا گوئے سید الکونین ﷺ
خود کو اس منزلت کے قابل کر

خود کو رکھ عشق کی کسوٹی پر
چہرہ آئینے کے مقابل کر

نعت کو کارِ بے خودی نہ سمجھ
دل کو علم و خبر کا حامل کر

جان اس راہ کے نشیب و فراز
جوش کو ہوش کا مماثل کر

تیغ بُراں سے تیز تر ہے یہ راہ
یک نفس بھی نہ خود کو غافل کر

نعت کی حرمتیں نگاہ میں رکھ
نعت کیا ہے؟ شعور حاصل کر

ذات کو ان کی حُب میں گم کر دے
اپنے پورے وجود کو دل کر

ہے ادب آفریں حضور ﷺ کی ذات
اپنی دانش کو ان کا سائل کر

دل کی سچائیوں کو شعر میں ڈھال
صدق سے مدحتِ فضائل کر

اپنے حرف و بیاں کی رگ رگ میں
اپنا خون جگر بھی داخل کر

نعت کی راہِ مستقیم پہ چل
نعت کو فکر و فن کی منزل کر

کرکے ''غاوٗن'' سے الگ، خود کو
کعبؓ و حساںؓ کی صف میں شامل کر

سرورِ دیں ﷺ قبول فرما لیں
ایسا مہکے گُل ثنا کھل کر

مدح سیرت جو کی، تو خود کو بھی
پیروِ اُسوہ ہائے کامل کر

یعنی جب نعت کر چکے تخلیق
نعت کو اپنے دل پہ نازل کر

عاصی کرنالی

نبی اکرم شفیع اعظم دُکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے روپوش ہے کنارا
نہیں کوئی ناخدا ہمارا خبر تو عالی مقام لے لو

عجیب مشکل میں کارواں ہے نہ کوئی جادہ نہ پاسباں ہے
بہ شکل رہبر چھپے ہیں رہزن اُٹھو ذرا انتقام لے لو

کبھی تقاضہ وفا کا ہم سے کبھی مذاق جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے خبر تو خیر الانام لے لو

قدم قدم پہ ہے خوف رہزن زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن تمہیں محبت سے کام لے لو

یہ کیسی منزل پہ آگئے ہم نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنے غلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہے اپنے عاقل مزارِ اقدس پہ جا کے اک دن
سناؤں ان کو میں حال دل کا کہوں میں اُن سے سلام لے لو

عاقل مرادآبادی

ﷺ

اس کرم کا کروں شکر کیسے ادا، جو کرم مجھ پہ میرے نبی ﷺ نے کیا
میں سجاتا تھا سرکار کی محفلیں، مجھ کو ہر غم سے رب نے بری کر دیا

ذکر سرکار کی ہیں بڑی برکتیں، مل گئیں راحتیں عظمتیں رفعتیں
میں گنہگار تھا بے عمل تھا مگر، مصطفیٰ ﷺ نے مجھے جنتی کر دیا

لمحہ لمحہ ہے مجھ پر نبی ﷺ کی عطا، دوستو اور مانگوں میں مولا سے کیا
کیا یہ کم ہے کہ میرے خدا نے مجھے اپنے محبوب کا امتی کردیا

جو بھی آیا ہے محفل میں سرکار کی، حاضری مل گئی جس کو دربار کی
کوئی صدیقؓ فاروقؓ عثمانؓ ہوا، اور کسی کو نبی ﷺ نے علیؓ کر دیا

جو در مصطفیٰ ﷺ کے گدا ہو گئے، دیکھتے دیکھتے کیا سے کیا ہو گئے
ایسی چشم کرم کی ہے سرکار ﷺ نے، دونوں عالم میں ان کو غنی کردیا

کوئی مایوس لوٹا نہ دربار سے، جو بھی مانگا ملا میری سرکار سے
صدقے جاؤں نیازی میں لج پال کے، ہر گدا کو سخی نے سخی کر دیا

عبدالستار نیازی

ﷺ

خسروی اچھی لگی، نہ سروری اچھی لگی
ہم فقیروں کو مدینے کی گلی اچھی

دُور تھے تو زندگی بے رنگ تھی، بے کیف تھی
ان کے کوچے میں گئے تو زندگی اچھی لگی

میں نہ جاؤں گا کہیں بھی، درِ نبی ﷺ کو چھوڑ کر
مجھ کو کوئے مصطفیٰ ﷺ کی چاکری اچھی لگی

والہانہ ہو گئے جو تیرے قدموں پر نثار
حق تعالیٰ کو ادا ان کی بڑی اچھی لگی

ناز کر تُو اے حلیمہ سرورِ کونین پر
گر لگی اچھی تو تیری جھونپڑی اچھی لگی

رکھ دیے سرکار ﷺ کے قدموں پہ سلطانوں نے سر
سرورِ ﷺ کون و مکاں کی سادگی اچھی لگی

مہر و ماہ کی روشنی، مانا کہ اچھی ہے مگر
سبز گنبد کی مجھے تو روشنی اچھی لگی

عبدالستار نیازی

ﷺ

محبوب ﷺ کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
جاتے ہیں وہی جن کو سرکار ﷺ بلاتے ہیں

وہ لوگ خدا شاہد، قسمت کے سکندر ہیں
جو سرورِ عالم ﷺ کا میلاد مناتے ہیں

بیمار! ذرا جانا دربارِ محمد ﷺ میں
وہ جامِ شفا اب بھی بھر بھر کے پلاتے ہیں

جس کا بھری دنیا میں کوئی بھی نہیں والی
اس کو بھی میرے آقا ﷺ سینے سے لگاتے ہیں

اس آس پہ جیتا ہوں کہہ دے کوئی آکر یہ
چل تجھ کو مدینے میں سرکار ﷺ بلاتے ہیں

آقا ﷺ کی ثنا خوانی دراصل عبادت ہے
ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں

اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں نبی ﷺ سرور
یہ سچ ہے نیازؔی ہم سرکار ﷺ کا کھاتے ہیں

عبدالستار خان نیازی

ﷺ

ہم درِ آقا ﷺ پہ سر اپنا جھکا لیتے ہیں
سچ بتانا اری دُنیا تیرا کیا لیتے ہیں

جب نہیں ملتی کہیں سے بھی سکوں کی دولت
تیری محفل، تیرے دیوانے سجا لیتے ہیں

وقت کی قید نہیں، ہیں یہ کرم کی باتیں
جب بھی سرکار کی مرضی ہو، بلا لیتے ہیں

گنبدِ خضرا خدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے، پیاس بجھا لیتے ہیں

غم کے ماروں کا طبیبو! نہ کرو کوئی علاج
ہم غمِ عشق نبی ﷺ سے ہی دوا لیتے ہیں

پتھرو! تم تو ہو پتھر، مگر آقا میرے
تم سے گر چاہیں تو کلمہ بھی پڑھا لیتے ہیں

جب سے دیکھا ہے نیازیؔ وہ ریاض الجنتہ
ہم تو گھر بیٹھے ہی جنت کا مزا لیتے ہیں

عبدالستار نیازی

جو بھی اللہ کے تسلیم و رضا مانگتے ہیں
آپ ﷺ کا امتی بننے کی دعا مانگتے ہیں

آپ ﷺ زیست کا ہر لمحہ جو محفوظ ہوا
خضر بھی آپؐ کے ہی در سے بقا مانگتے ہیں

مشعل رُشد و ہدایت کی تب و تاب حضور ﷺ
انبیا نور ہدایت سے ضیا مانگتے ہیں

تا قیامت ہے یہی عہدِ نبوت جاری
ہائے وہ لوگ جو اب اس سے سوا مانگتے ہیں

کاش کہ روضۂ اطہر کی ملے خاک مجھے
کتنے بیمار یہاں خاکِ شفا مانگتے ہیں

کاش بن جائے کبھی بندۂ مومن اصغؔر
یہ مری آنکھ، زباں، کان دعا مانگتے ہیں

علی اصغر عباس

ﷺ

بیاں شانِ رسالت کر رہا ہوں
حقیقت میں عبادت کر رہا ہوں

نہیں مقدور گو نعتِ نبیؐ کا
مگر پھر بھی جسارت کر رہا ہوں

تصور میں مرے سیرت ہے اُن کی
میں قرآں کی تلاوت کر رہا ہوں

دیا ہے درس اس کا آپؐ ہی نے
زمانے سے محبت کر رہا ہوں

خیالوں میں ہے روشن سبز گنبد
میں گھر بیٹھے زیارت کر رہا ہوں

رضاؔ صد شکر اس دل کے ورق پر
رقم پھر اُنؐ کی مدحت کر رہا ہوں

علی رضا

ارض بطحا سے ابر سعادت اُٹھا، سارے عالم پہ سایہ فگن ہو گیا
ذرہ ذرہ خیابانِ حق بن گیا، گوشہ گوشہ ہدیٰ کا چمن ہو گیا

قریہ قریہ اخوت کا مرکز بنا، کوچہ کوچہ محبت کا محور ہوا
وادی وادی چمن زار دیں بن گئی، ہر طرف رحمتوں کا چلن ہو گیا

ایک ہی نام ہے جس کے صدقے سے ہم، شرق سے غرب تک ایک ملت بنے
مسلکِ وحدت میں ہم یوں پروئے گئے، سارا عالم ہمارا وطن ہو گیا

فخر و پندار کے بت گرے ٹوٹ کر، ظلمت جہل و ادبار چھٹنے لگی
جب وہ شمس الضحیٰ جب وہ بدر الدجیٰ کوہِ فاراں پہ جلوہ فگن ہو گیا

اس کی تقدیر رشک ملائک بنی، جس پہ اس جان عالم نے ڈالی نظر
اس کو اپنے مقدر پہ حیرت ہوئی جس سے وہ جانِ جاں ہم سخن ہو گیا

بخشش حق کا وہ مستحق ہو گیا، اس کے حصے میں فوز الکبیر آ گئی
جس کا آقا وہ محبوب باری ہوا، جس کا مولا وہ شاہ زمن ہو گیا

شاہ کون و مکاں کا یہ اعجاز ہے میرے اشعار میں سوز ہے ساز ہے
میرا ہر حرف درّ عدن بن گیا، میرا ہر لفظ لعل یمن ہو گیا

علیم ناصری

ﷺ

مجھے اور کچھ نہیں چاہیے، مرے دل میں عشق رسول ﷺ ہو
میں درود بھیجوں سدا تجھےؐ، تریؐ بارگاہ میں قبول ہو

میں لکھوں تو تیریؐ ثنا لکھوں، نہ میں اور اس کے سوا لکھوں
تری ﷺ یادِ دل میں بسی رہے، تریؐ رحمتوں کا نزول ہو

میں جیوں تو تیرےؐ دیار میں، میں مروں تو تیرےؐ ہی شہر میں
مجھے خلد سے بھی عزیز ہے، ترےؐ شہرِ طیبہ کا پھول ہو

یہ ترےؐ کرم کی ہے انتہا، مجھے نام خیرِ امم ملا
میں کروں نہ کوئی بھی کام وہ، جو تریؐ نظر میں فضول ہو

توؐ عظیم عرب سے، عجم سے، تیریؐ شان سب سے بلند تر
مری روح میں، مرے جسم میں، تریؐ نکہتوں کا حلول ہو

ترے سب صحابہؓ ہیں معتبر، یہی توؐ نے دی ہے ہمیں خبر
میں انہیں کا مدح سرا رہوں، چاہے کوئی مجھ سے ملول ہو

ترے، ساتھ سوئے ہیں ہم نشیں، وہ مراد تھے تریؐ بالیقیں
وہ بصارتوں کی شفا بنے، ترےؐ کارواں کی جو دھول ہو

عنایت اللہ رشیدی

کسی غمگسار کی محنتوں کا یہ خوب میں نے صلہ دیا
کہ جو میرے غم میں گھلا کیا، اُسے میں نے دل سے بھلا دیا

جو جمال رُوئے حیات تھا، جو دلیلِ راہِ نجات تھا
اسی راہبر کے نقوشِ پا کو مسافروں نے مٹا دیا

ترے حُسن خُلق کی اِک رمق، مری زندگی میں نہ مل سکی
میں اسی میں خوش ہوں کہ شہر کے در و بام کو تو سجا دیا

میں ترے مزار کی جالیوں ہی کی مدحتوں میں مگن رہا
ترے دشمنوں نے ترے چمن میں خزاں کا جال بچھا دیا

ترے ثور و بدر کے باب کے میں ورق اُلٹ کے گزر گیا
مجھے صرف تیری حکایتوں کی روایتوں نے مزا دیا

یہ مری عقیدتِ بے بصر، یہ مری ارادتِ بے ثمر
مجھے میرے دعویٰ عشق نے نہ صنم دیا نہ خدا دیا

کبھی اے عنایتؔ کم نظر ترے دل میں یہ بھی کسک ہوئی؟
جو تبسمِ رُخِ زیست تھا، اسے تیرے غم نے رُلا دیا

پروفیسر عنایت علی خاں

سر لامکاں سے طلب ہوئی
سوئے منتہیٰ وہ چلے نبی (ﷺ)
کوئی حد ہے ان کے عروج کی
بلغ العلیٰ بکمالہٖ

یہی ابتدا یہی انتہا
یہ فروغ جلوۂ حق نما
کہ جہان سارا چمک اٹھا
کشف الدجیٰ بجمالہٖ

رخِ مصطفیٰ کی یہ روشنی
یہ تجلیوں کی ہماہمی
کہ ہر ایک چیز چمک اٹھی
کشف الدجیٰ بجمالہٖ

وہ سراپا رحمتِ کبریا
کہ ہر اک پہ جن کا کرم ہوا
یہ کلام پاک ہے بَرملا
حسنت جمیع خصالہٖ

یہ کمالِ خُلقِ محمدی
کہ ہر اک پہ چشمِ کرم رہی
سرِ حشر نعرۂ امتی
حسنت جمیع خصالہٖ

وہی حق نگر وہی حق نما
رخِ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ
کہ خدائے پاک نے خود کہا
صلوا علیہ وآلہٖ

مرا دین عنبرِ وارثی
بخدا ہے عشقِ محمدی
مرا ذکر و فکر ہے بس یہی
صلوا علیہ وآلہٖ

عنبر وارثی

صلی اللہ علیہ وسلم

رخشندہ تیرے حُسن سے رخسارِ یقیں ہے
تابندہ ترے عشق سے ایماں کی جبیں ہے

ہر گام ترا ہم قدمِ گردشِ دَوراں
ہر جادہ ترا رہ گزرِ خُلدِ بریں ہے

جس میں ہو ترا ذِکر وہی بزم ہے رنگیں
جس میں ہو ترا نام وہی بات حسیں ہے

چمکی تھی کبھی جو ترے نقشِ کفِ پا سے
اب تک وہ زمیں چاند ستاروں کی زمیں ہے

جھکتا ہے تکبر تیری دہلیز پہ آ کر
ہر شاہ تری راہ میں اِک خاک نشیں ہے

چمکا ہے تری ذات سے انساں کا مقدر
تو خاتمِ دوراں کا درخشندہ نگیں ہے

آیا ہے ترا نام مبارک مِرے لب پر
گرچہ یہ زباں اس کی سزاوار نہیں ہے

صوفی غلام مصطفیٰ تبسم

ﷺ

یوں عقیدت کے قرینے آ گئے
بند کی آنکھیں مدینے آ گئے

یوں لگا پا کر مجھے خاکِ نبی ﷺ
ہاتھ میں جیسے نگینے آ گئے

ڈوبتے لمحے پکارا آپ کو
آسمانوں سے سفینے آ گئے

بھر دیا ہے دل درُودِ پاک نے
کیا خزینے ہی خزینے آ گئے

اک ذرا دیکھا تھا طیبہ کی طرف
اور مصائب کو پسینے آ گئے

فرحت عباس شاہ

ﷺ

کب کہا مجھ کو تاج شاہی دے
حُبِّ احمد ﷺ مجھے الٰہی دے

رہ کے اندھوں میں تجھ کو دیکھ سکوں
مجھ کو مولا وہ خوش نگاہی دے

کون ہو تیری ذات کا منکر
جب محمد ﷺ تری گواہی دے

ایک اوڑھے تو سب کے جسم ڈھکیں
ایسی چادر تو مصطفیٰ ﷺ ہی دے

بندگی کے وہ رَت جگے ہوں قتیلؔ
ہر ستارہ مری گواہی دے

قتیل شفائی

ﷺ

لب سل گئے قتیل بس اک التجا کے بعد
میں چاہتا ہوں کس کو شہِ انبیا کے بعد

لایا ہوں اُن ﷺ کے در سے میں بھر بھر کے جھولیاں
آسودۂ نظر ہوں میں اُن ﷺ کی عطا کے بعد

قلب و نظر مریض تھے، صحت انہیں ملی
اس شہرِ بے مثال کی آب و ہوا کے بعد

کُل کائنات کے لیے جب وہ ہوئے طلوع
سب چاند ماند پڑ گئے اُن کی ضیا کے بعد

باقی تھے مرحلے ابھی تکمیلِ دین کے
آئے حضورؐ اس لیے سب انبیا کے بعد

دل تو کچھ اور کہتا ہے لیکن میں کیا کروں
سجدہ روا نہیں ہے کسی کو خدا کے بعد

دنیا میں احترام کے قابل ہیں جتنے لوگ
میں سب کو مانتا ہوں مگر مصطفیٰ ﷺ کے بعد

قتیل شفائی

صلی اللہ علیہ وسلم

جب بھی لکھنے لگی ہوں میں نعت نبی، انگلیوں میں قلم تھرتھرانے لگا
جھلملاتا، لرزتا ہوا اشکِ غم، دامنِ چشم میں جگمگانے لگا

پلکیں گلرنگ موتی پروتی گئیں، مشکلیں دل کی آسان ہوتی گئیں
جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکرم کا اسمِ حسیں، دم بدم میرے ہونٹوں پہ آنے لگا

کلفتوں کے گھنے ابر چھٹتے گئے، فاصلے درمیاں کے سمٹتے گئے
دوریوں میں حضوری کا لطف آگیا، فیض صل علیٰ رنگ لانے لگا

اس میں تازہ بہاریں اُترنے لگیں، کیفیت کے نئے رنگ بھرنے لگیں
مری سوچوں کے گلزار بے برگ میں، جب سے وہ نورحق آنے جانے لگا

کاروانِ شہ طیبہ کے ساتھ ہیں، ہر گھڑی رحمتیں، ہر کہیں برکتیں
دستِ اقدس نے بڑھ کر سہارا دیا، جب کسی کا قدم ڈگمگانے لگا

قمر آرا چودھری

ﷺ

جبیں میری ہو سنگِ در تمہارا یا رسول اللہ ﷺ
یہی ہے اک جینے کا سہارا یا رسول اللہ ﷺ

دکھا دو اپنا چہرہ پیارا پیارا یا رسول اللہ ﷺ
خدا کا جیتے جی کر لوں نظارا یا رسول اللہ ﷺ

نہیں فرقت میں اب جینے کا یارا یا رسول اللہ ﷺ
بلا لو اپنے قدموں میں خدارا یا رسول اللہ ﷺ

خطاؤں پر ندامت ہے مگر نازاں ہوں قسمت پر
میرے ہاتھوں میں ہے دامن تمھارا یا رسول اللہ ﷺ

بروز حشر میرے اس کہے کی لاج رکھ لینا
تمھارا ہوں، تمھارا ہوں، تمھارا یا رسول اللہ ﷺ

نہ دُنیا کی مجھے خواہش، نہ عقبیٰ کی تمنا ہے
مجھے اپنا بنا لیجیے خدارا یا رسول اللہ ﷺ

تیرا در ہو، مرا سر ہو، سکون دل میسر ہو
پھرے کب تک یہ انجم مارا مارا یا رسول اللہ ﷺ

قمرالدین انجم

صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے نقش روئے محمد ﷺ بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی بزم کون و مکاں کو سجایا گیا

وہ چراغِ محبت جو روز ازل، خلوت لا مکاں میں جلایا گیا
نور سے اس کے آخر جہاں کا جہاں، ذرے ذرے کا دل جگمگایا گیا

وہ محمد بھی احمد بھی محمود بھی، حسن مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی، ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا

جام افلاک ہے دامن خاک تک، جذبہ شوق ہے فہم و ادراک تک
حسن ہر شے میں اس کا سمویا گیا، نور ہر سمت اس کا رچایا گیا

ان کے افکار میں جانفزا روشنی، ان کی گفتار میں دلنشیں نغمگی
ان کے کردار میں ہے وہ پاکیزگی، جس کو مقصود فطرت بنایا گیا

ان کی شفقت ہے بے حد و بے انتہا، ان کی رحمت تخیل سے بھی ماورا
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا ان کی رحمت سے اس کو بسایا گیا

حشر کا غم مجھے کس لیے ہو کرم، میرا آقا ہے وہ میرا مولا ہے وہ
جس کے دامن میں جنت بسائی گئی جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا

پروفیسر کرم حیدری

ﷺ

جتنا دیا سرکار ﷺ نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں

ذکرِ نبی ﷺ میں جو دن گزرے، وہ دن سب سے بہتر ہے
یادِ نبی میں رات جو گزرے، اس سے بہتر رات نہیں

تو بھی وہیں پہ آ جس در پہ سب کی بگڑی بنتی ہے
ایک تیری تقدیر بنانا ان ﷺ کے لیے کچھ بات نہیں

عشقِ شہِ بطحا سے پہلے مفلس و خستہ حال تھا میں
نامِ محمد ﷺ کے میں قرباں، اب وہ مرے حالات نہیں

غور تو کر سرکار ﷺ کی تجھ پر کیسی خاص عنایت ہے
کوثر تو ہے ان کا ثنا خواں یہ معمولی بات نہیں

کوثر القادری

خورشیدِ رسالت کی شعاعوں کا اثر ہے
احرام کی مانند مرا دامن تر ہے

نظارۂ فردوس کی یا رب نہیں فرصت
اس وقت مدینے کی فضا پیش نظر ہے

اس شہر کے ذرے ہیں مہ و مہر سے بڑھ کر
جس شہر میں اللہ کے محبوب ﷺ کا گھر ہے

یہ راہ کے کنکر ہیں کہ بکھرے ہوئے تارے
یہ کاہ کشاں ہے کہ تری گرد سفر ہے

اس صاحبِ معراج کے در کا ہوں بھکاری
قرآن میں جس کے لیے ''**مازاغ البصر**'' ہے

اک مہر لقا، ماہِ لقا کا ہے یہ اعجاز
ہر اشک مری آنکھ کا تابندہ گہر ہے

میں گنبدِ خضرا کی طرف دیکھ رہا ہوں
کوثرؔ مرے نزدیک یہ معراجِ نظر ہے

کوثر نیازی

ﷺ

چند کھجوریں، جو کی روٹی، ایک پیالہ پانی کا
طور طریقے درویشی کے، منصب ہے سلطانی کا

مسند، منبر، گاؤ تکیہ، قصر حویلی، کچھ بھی نہیں
دیا چٹائی پر ہے روشن تہذیب عمرانی کا

خدمت گاروں کا لشکر ہے اور نہ فوج کنیزوں کی
یہ شاہی دربار ہے کوئی، یا مسکن حیرانی کا

اسمِ محمد ﷺ اِک صفحے پر ملا کتابِ ہستی میں
جا نہ سکا پھر اس سے آگے شوق ورق گردانی کا

حکمت نے دروازہ کھولا، اس اُمی کی دستک پر
جس کا خُلق نمونہ ٹھہرا تعلیمِ قرآنی کا

غار نشینی سے ہجرت تک کیسے کیسے موڑ آئے
پیکرِ رحمت سے کب چھوٹا جادہ فیض رسانی کا

گلزار بخاری

ﷺ

مدحت حسنِ پیمبر کا قرینہ مل گیا
میری آنکھوں کو چھلکتا آبگینہ مل گیا

چشمۂ حکمت سے پائی جب حیات جاوداں
معدن نور بلاغت سے نگینہ مل گیا

یاد آ جاتی ہیں جس دم بھی حرا کی صحبتیں
یوں مجھے محسوس ہوتا ہے خزینہ مل گیا

جب بھی آلام جہاں میں یاد ہجرت آگئی
موجۂ بحرِ تخیل میں سفینہ مل گیا

ہم تمناؤں کی پھیلائے ہوئے ہیں جھولیاں
کس قدر خوش بخت ہیں جن کو مدینہ مل گیا

جادۂ طیبہ میں تھی بس دولتِ مہر و وفا
جو چلا اس راہ پر اس کو دفینہ مل گیا

جگمگاتا ہے عمل کے وہ حسیں انوار سے
گوہرِ اخلاص کا جس کو خزینہ مل گیا

گوہر ملیسانی

ﷺ

زبانِ دل پہ جو اسمِ حضور ﷺ آ جائے
بجائے خون کے رگ رگ میں نور آ جائے

خیال دل میں جو آ جائے سبز گنبد کا
نظر کے سامنے تنویرِ طور آ جائے

چمک رہا ہے مری قبر میں رُخِ حضرت ﷺ
الٰہی! اس گھڑی آوازِ صور آ جائے

ہجومِ حشر میں تنہائیوں نے گھیرا ہے
کرم حضور ﷺ کا، ربِ غفور! آ جائے

نہیں ضرور مدینے میں پاؤں، عمرِ طویل
پہ موت واں مرے حصے، ضرور آ جائے

گدائے شہرِ پیمبر ﷺ فطرتاً مجھ کو
شہنشاہوں کے مقابل غرور آ جائے

علاوہ مدح کے، حُبِّ رسول اکرم ﷺ کا
مرے عمل میں بھی رنگِ ظہور آ جائے

لالہ صحرائی

ﷺ

رسول مجتبیٰ کہیے، محمد ﷺ مصطفیٰ کہیے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہیے

شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیا کہیے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوبِ خدا کہیے

جب ان کا ذکر ہو دُنیا سراپا گوش ہو جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صل علیٰ کہیے

مری سرکار کے نقشِ قدم شمع ہدایت ہیں
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستہ کہیے

محمد ﷺ کی نبوت دائرہ ہے نُورِ وحدت کا
اسی کو ابتدا کہیے اسی کو انتہا کہیے

غبارِ راہ طیبہ سرمۂ چشم بصیرت ہے
یہی وہ خاک ہے جس کو خاک شفا کہیے

مدینہ یاد آتا ہے تو پھر آنسو نہیں رُکتے
مری آنکھوں کو ماؔہر چشمہ آب بقا کہیے

ماہرالقادریؒ

ﷺ

چار سُو اللہ کی رحمت کا بادل چھا گیا
پھر محمد ﷺ کی ولادت کا مہینہ آ گیا

کس نے دی فاران سے اللہ اکبر کی صدا
نعرۂ تکبیر سے سارا جہاں تھرا گیا

خود بخود مٹنے لگا جھوٹے خداؤں کا فریب
کفر کے ماتھے پہ گھبرا کر پسینہ آ گیا

اپنے مرکز کی طرف انسانیت پھر آ گئی
حسن دل کی آتشِ نم خوردہ کو بھڑکا گیا

دیکھ کر مہر نبوت کی جہاں آرائیاں
سنگِ اسود کے لبوں پر بھی تبسم آ گیا

تاجدارِ انبیا ﷺ کے خیر مقدم کے لیے
آسماں وقتِ سحر تاروں کا مینہ برسا گیا

اس کے جلووں کی ضرورت آج بھی دُنیا کو ہے
جو زمانے میں اُجالا ہر طرف پھیلا گیا

بدر کے میداں میں خود آ کر وہ روحِ کائنات
ہم مسلمانوں کو رازِ زندگی سمجھا گیا

تھا جو سر تا پا صدائے اشہد ان لا الٰہ
جس کا کلمہ زندگی بن کر جہاں پر چھا گیا

در حقیقت میری بخشش کی کوئی صورت نہ تھی
سچ یہ ہے ماہر کہ عشقِ مصطفیٰ ﷺ کام آگیا

ماہر القادری

سلام اس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

سلام اس پر کہ جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

سلام اس پر کہ دشمن کو حیات جاوداں دے دی
سلام اس پر ابو سفیان کو جس نے اماں دے دی

سلام اس پر کہ جس کا ذکر ہے سارے صحائف میں
سلام اس پر ہوا مجروح جو بازار طائف میں

سلام اس پر وطن کے لوگ جس کو تنگ کرتے تھے
سلام اس پر کہ گھر والے بھی جس سے جنگ کرتے تھے

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

سلام اس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا
سلام اس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا

سلام اس پر جو امت کے لیے راتوں کو روتا تھا
سلام اس پر جو فرش خاک پر جاڑے میں سوتا تھا

سلام اس پر جو دنیا کے لیے رحمت ہی رحمت ہے
سلام اس پر کہ جس کی ذات فخر آدمیت ہے

سلام اس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی
سلام اس پر کہ مشکیں کھول دیں جس نے اسیروں کی

سلام اس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اس پر بُروں سے جس نے فرمایا کہ ''میرے ہیں''

سلام اس پر کہ جس کی چاند تاروں نے گواہی دی
سلام اس پر کہ جس کی سنگپاروں نے گواہی دی

سلام اس پر شکستیں جس نے دیں باطل کی فوجوں کو
سلام اس پر کہ ساکن کر دیا طوفاں کی موجوں کو

سلام اس پر کہ جس نے زندگی کا راز سمجھایا
سلام اس پر کہ جو خود بدر کے میدان میں آیا

سلام اس پر کہ جس کا نام لے کر اس کے شیدائی
الٹ دیتے ہیں تخت قیصریت، اوج دارائی

سلام اس پر کہ جس کے نام لیوا ہر زمانے میں
بڑھا دیتے ہیں ٹکرا سرفروشی کے فسانے میں

سلام اس ذات پر جس کے پریشاں حال دیوانے
سنا سکتے ہیں اب بھی خالدؓ و حیدرؓ کے افسانے

درود اس پر کہ جس کی بزم میں قسمت نہیں سوتی
درود اس پر کہ جس کے ذکر سے سیری نہیں ہوتی

درود اس پر کہ جس کے تذکرے ہیں پاکبازوں میں
درود اس پر کہ جس کا نام لیتے ہیں نمازوں میں

درود اس پر جسے شمع شبستان ازل کہیے
درود اس پر ابد کی بزم کا جس کو کنول کہیے

درود اس پر بہار گلشن عالم جسے کہیے
درود اس ذات پر فخر بنی آدم جسے کہیے

رسول مجتبیٰؐ کہیے، محمد مصطفیٰؐ کہیے
وہ جس کو **ھادی دع ما کدر خذ ما صفا** کہیے

درود اس پر کہ جو ماہر کی امیدوں کا ملجا ہے
درود اس پر کہ جس کا دونوں عالم میں سہارا ہے

ماہرالقادری

ﷺ

کہیں اُن کی مدحت میں رمزِ رمی ہے
کہیں قاب قوسین ہے اور دنی ہے

کہیں شانِ اقدس میں قل انما ہے
کہیں مثلکم میں قصیدہ چھپا ہے

کہیں ہے سراجاً منیرا کی مدحت
کہیں دیکھو والنجم حرفِ ضیاء ہے

کہیں والقمر کی قسم ہے سہانی
کہیں ذکر والشمس ہے والضحیٰ ہے

کہیں ہے لعمرک قسم زندگی کی
کہیں رب قلم کی قسم کھا رہا ہے

کہیں انت حل بھذا البلد ہے
کہیں عظمتِ شہر ام القریٰ ہے

کہیں ہے ید اللہ فوق کی آیت
کہیں ہاتھ وہ ہاتھ رب کا ہوا ہے

کہیں ہے رفعنا کہیں اِذا رمیت
کہیں اُن کی مدحت میں طٰہٰ لکھا ہے

کہیں شانِ معراجِ **بعبدہ** ہے
کہیں سیر **اسریٰ** کا بھی تذکرہ ہے

کہیں چشم **مازاغ** کی مدحتیں ہیں
کہیں شانِ **رفعت** وہ سب سے جدا ہے

کہیں ہے رضیت **لکم** کی بشارت
کہیں رب نے **کوثر** کا وعدہ کیا ہے

کہیں ہیں **ولو انھم** کی نویدیں
کہیں **عفوِ** عصیاں کا مژدہ ملا ہے

کہیں **یعبادی** کی خوش خبریاں ہیں
کہیں اختصاصِ حبیبِ خدا ہے

کہیں ہے **لقد جائکم** زیبِ قرآں
کہیں اُن کی **شفقت** کا چرچا ہوا ہے

کہیں دیکھو تنزیہہ **لاترفعوا** ہے
کہیں شانِ دربارِ خیر الوریٰ ہے

کہیں **راعنا** ہم کو کہنے سے روکا
کہیں حکم **انظرنا** نازل ہوا ہے

کہیں اُن کی عظمت میں **لاتجعلوا** ہے
کہیں اختیارِ شہہ انبیاء ہے

کہیں **سمع** و **طاعت** کے آداب ہیں تو
کہیں **سلموا** حکم صل علیٰ ہے

کہیں ہے **لتشقیٰ** محبت کا لہجہ
کہیں عہد و میثاق کل انبیار ہے

کہیں اذن **اقرا** ہے اُمی لقب ہے
کہیں **قل اطیعوا** کا اک سلسلہ ہے

کہیں **القلم** میں ہے خلق عظیم
کہیں رحمت عالمیں کی ثناء ہے

کہیں ہے **من اللّٰہ نورٌ** اشارہ
کہیں **عزروہ** لکھا برملا ہے

کہیں **تاجِ انا فتحنا** کی زینت
کہیں فتح کا مژدہَ جانفزا ہے

کہیں ہے **فترضیٰ** بشارت خدا کی
کہیں انتہائے عطائے خدا ہے

کہیں ہے **محمد** کہیں اسم **احمد**
کہیں **النبی** رب نے اُن کو کہا ہے

کہیں تو بلایا ہے **یٰسین** کہہ کر
کہیں تو **رؤف رحیمٌ** کہا ہے

کہیں ہے مسیحی بشارت نبی کی
کہیں دیکھو **وابعث** خلیل دُعا ہے

کہیں ہے **تقلّب** کا ذکرِ مبارک
کہیں وہ ادا جس سے قبلہ بنا ہے

کہیں **انت فیھم** سے ڈھارس بندھی ہے
کہیں **فضلۂ** نے دلاسہ دیا ہے

کہیں **ماعنتم حریصٌ علیکم**
کہیں **جاءوک** سے بڑا حوصلہ ہے

کہیں ہے **بیوت النبی** کی فضیلت
کہیں درسِ کریم سنت شہا ہے

کہیں حرمت و عزو **ازواجۂ** ہے
کہیں ہے لکھا اُن کا اعزاز کیا ہے

کہیں کیا ہے سارا ہی قرآن نشتؔر
شہہ دیں کی مدحت میں مدحت سرا ہے

ڈاکٹر مبشر احمد نشتؔر

صلی اللہ علیہ وسلم

کاش وہ خاک مجھ کو مل جائے
سرمۂ پاک مجھ کو مل جائے

میں اسے رکھ کر آنکھ کے تل میں
آنکھ کے تل میں دیدۂ دل میں

جگمگاتا پھروں زمانے میں
زندگی کے سیاہ خانے میں

جو نبی ﷺ کے قریب ہیں وہ لوگ
کس قدر خوش نصیب ہیں وہ لوگ

اس کے ابرو کے ہر اشارے پر
تیرتے ہیں لہو کے دھارے پر

اس کی عزت پہ سر کٹاتے ہیں
آخری وقت مسکراتے ہیں

ان کے قدموں میں دولتِ کونین
ان کا ایک ایک سانس بدر و حنین

مجید امجد

صلی اللہ علیہ وسلم

پھر چشمِ تحیر نے یہ سوچا کہ فضا میں
شادابیِ گلزارِ طرب، کس کے لیے ہے؟
یہ کون ہُوا باعثِ تخلیقِ دو عالم؟
یہ ارض و سما کیوں ہیں ، یہ سب کس کے لیے ہے؟

تزئینِ مہ و انجمِ افلاک کا باعث
ہے کون جو خلوت کے حجابوں میں چھپا ہے؟
تخلیقِ رگ و ریشہ کونین کا مقصد!
ہے کیا جو سرِ لوحِ شب روز لکھا ہے ؟

ہے کس کے لیے عشوہ بلقیسِ تصور
یہ غمزہ رخسارِ جہاں کس کے لیے ہے؟
آرائشِ خال و خدِ ہستی کا سبب کون؟
یہ انجمنِ کون و مکاں کس کے لیے ہے؟

پھر ریشمِ انوار کا ملبوس پہن کر
ظاہر ہوا اِک پیکرِ صد رنگ بصد ناز
نِکھرے کئی بکھرے ہوئے رنگوں کے مناظر
فطرت کی تجلّی ہوئی آمادہ اعجاز

وہ پیکرِ تقدیس، وہ سرمایہ تخلیق
وہ قبلہ جاں، مقصدِ تخلیقِ دو عالم
وجدان کا معیار، مَہ و مہر کا محور
وہ قافلہ سالارِ مزاجِ بنی آدم

وہ منزلِ اربابِ نظر، فکر کی تجسیم
وہ کعبہ تقدیرِ دو عالم، رخِ احساس
وہ بزمِ شب و روز کا سلطانِ مُعظّم
وہ رونقِ رخسارۂ فیروزہ و الماس

وہ شعلگیِ شمعِ حرم ، تابشِ خورشید
وہ آئینہ حُسنِ رُخِ ارض و سماوات
وہ جس سے رواں موجِ تبسم کی سبیلیں
وہ جس کے تکلم کی دھنک چشمہ آیات

وہ جس کا ثنا خواں دلِ فطرت کا تکلم!
ہستی کے مناظر، خمِ ابرو کے اشارے
آفاق ہیں دامن کی صباحت پہ تصدق
قدموں کے نشاں ڈھونڈتے پھرتے ہیں ستارے

اُس رحمتِ عالم کا قصیدہ کہوں کیسے؟
جو مہرِ عنایات بھی ہو، ابرِ کرم بھی

کیا اُس کے لیے نذر کروں، جس کی ثنا میں
سجدے میں ہوں الفاظ بھی، سطریں بھی، قلم بھی

چہرہ ہے کہ انوارِ دو عالم کا صحیفہ
آنکھیں ہیں کہ بحرین تقدس کے نگیں ہیں
ماتھا ہے کہ وحدت کی تجلی کا ورق ہے
عارِض ہیں کہ ''**والفجر**'' کی آیات کے اَمیں ہیں

گیسُو ہیں کہ ''**وَاللّیل**'' کے بکھرے ہوئے سائے
ابرو ہیں کہ قوسینِ شبِ قدر کھُلے ہیں
گردن ہے کہ بَر فرقِ زمیں اَوجِ ثُریا
لَب، صورتِ یاقوت شعاعوں میں ڈھُلے ہیں

قَد ہے کہ نبوت کے خدوخال کا معیار
بازو ہیں کہ توحید کی عظمت کے علَم ہیں
سینہ ہے کہ رمزِ دل ہستی کا خزینہ
پلکیں ہیں کہ الفاظِ رخِ لوح و قلم ہیں

باتیں ہیں کہ طوبیٰ کی چٹکتی ہوئی کلیاں
لہجہ ہے کہ یزداں کی زباں بول رہی ہے
خطبے ہیں کہ ساون کے اُمنڈتے ہوئے دریا
قرات ہے کہ اسرارِ جہاں کھول رہی ہے

یہ دانت، یہ شیرازہ شبنم کے تراشے
یاقوت کی وادی میں دمکتے ہوئے ہیرے
شرمندہ تابِ لب و دندانِ پیمبر ﷺ
حرفے بہ ثنا خوانی و خامہ بہ صریرے

یہ موجِ تبسم ہے کہ رنگوں کی دھنک ہے
یہ عکسِ متانت ہے کہ ٹھہرا ہوا موسم
یہ شُکر کے سجدے ہیں کہ آیات کی تنزیل
یہ آنکھ میں آنسو ہیں کہ الہام کی رِم جھم

یہ ہاتھ یہ کونین کی تقدیر کے اوراق
یہ خط، یہ خد و خالِ رُخِ مصحف و اِنجیل
یہ پاؤں یہ مہتاب کی کِرنوں کے مَعابِد
یہ نقشِ قدم ، بوسہ گہِ رَف رَف و جِبریل

یہ رفعتِ دستار ہے یا اوجِ تخیل!
یہ بند قبا ہے کہ شگفتِ گُلِ ناہید
یہ سایہ داماں ہے کہ پھیلا ہوا بادل
یہ صبح گریباں ہے کہ خمیازۂ خورشید

یہ دوشِ پہ چادر ہے کہ بخشش کی گھٹا ہے
یہ مہرِ نبوت ہے کہ نقشِ دلِ مہتاب

رُخسار کی ضَو ہے کہ نمو صبحِ ازل کی
آنکھوں کی ملاحت ہے کہ روئے شبِ کم خواب

ہر نقشِ بدن اتنا مناسب ہے کہ جیسے
تزئین شب و روز کہ تمثیلِ مہ و سال
ملبوسِ کُہن یوں شِکن آلود ہے جیسے
ترتیب سے پہلے رخِ ہستی کے خدوخال

رفتار میں افلاک کی گردش کا تصور
کردار میں شامل بنی ہاشم کی اَنا ہے
گفتار میں قرآں کی صداقت کا تیقُّن
معیار میں گردُوں کی بلندی کفِ پا ہے

وہ فکر کہ خود عقلِ بشر سَر بگریباں
وہ فقر کہ ٹھوکر میں ہے دنیا کی بلندی
وہ شُکر کہ خالق بھی ترے شُکر کا ممنون
وہ حُسن کہ یوسف بھی کرے آئینہ بندی

وہ علم کہ قرآں تِری عِترت کا قصیدہ
وہ حِلم کہ دشمن کو بھی اُمیدِ کرم ہے
وہ صبر کہ شَبّیر تِری شاخِ ثمر دار
وہ ضبط کہ جس ضبط میں عرفانِ اُمم ہے

''اورنگِ سلیماں'' تری نعلین کا خاکہ
''اِعجازِ مسیحا'' تری بکھری ہوئی خوشبو
''حُسنِ یدِ بیضا'' تری دہلیز کی خیرات
کونین کی سج دھج تِری آرائشِ گیسُو

سَرچشمہ کوثر ترے سینے کا پسینہ
سایہ تری دیوار کا معیارِ اِرَم ہے
ذرے تِری گلیوں کے مہ و انجمِ افلاک
''سورج'' ترے رہوار کا اک نقشِ قدم ہے

دنیا کے سلاطیں ترے جارُوب کشوں میں
عالم کے سکندر تِری چوکھٹ کے بھکاری
گردُوں کی بلندی، تری پاپوش کی پستی
جبریل کے شہپر ترے بچوں کی سواری

دھرتی کے ذوِی العدل، تِرے حاشیہ بردار
فردوس کی حوریں، تِری بیٹی کی کنیزیں
کوثر ہو، گلستانِ ارم ہو کہ وہ طوبیٰ
لگتی ہیں ترے شہر کی بکھری ہوئی چیزیں

ظاہر ہو تو ہر برگِ گُلِ تَر تِری خوشبو
غائب ہو تو دنیا کو سراپا نہیں ملتا

وہ اِسم کہ جس اِسم کو لب چوم لیں ہر بار
وہ جسم کہ سُورج کو بھی سایہ نہیں ملتا

احساس کے شعلوں میں پگھلتا ہوا سورج
انفاس کی شبنم میں ٹھٹھرتی ہوئی خوشبو
اِلہام کی بارش میں یہ بھیگے ہوئے الفاظ
اندازِ نگارش میں یہ حُسن رمِ آہُو!

حیدر تری ہیبت ہے تو حَسنین ترا حُسن
اصحابؓ وفادار تو نائب ترے اعلیٰ
سلمٰی تری عصمت ہے ، خدیجہ تری توقیر
زہرا تری قسمت ہے تو زینب ترا مقسوم

کس رنگ سے ترتیب تجھے دیجیے مولا؟
تنویر، کہ تصویر، تصور کہ مصور؟
کس نام سے امداد طلب کیجیے تجھ سے
یٰسین، کہ طٰہٰ کہ مُزمِّل کہ مدثر؟

پیدا تری خاطر ہوئے اطرافِ دو عالم
کونین کی وُسعت کا فَسوں تیرے لیے ہے
ہر بحر کی موجوں میں تلاطم تِری خاطر
ہر جھیل کے سینے میں سکوں تیرے لیے ہے

ہر پھول کی خوشبو ترے دامن سے ہے منسوب
ہر خار میں چاہت کی کھٹک تیرے لیے ہے
ہر دشت و بیاباں کی خموشی میں ترا راز
ہر شاخ میں زلفوں سی لٹک تیرے لیے ہے

کہسار کے جھرنے ترے ماتھے کی شعاعیں
یہ قوسِ قزح، عارضِ رنگیں کی شکن ہے
یہ ''کاہکشاں'' دھول ہے نقشِ کفِ پا کی
ثقلین ترا صدقہ انوارِ بدن ہے

ہر شہر کی رونق ترے رستے کی جمی دھول
ہر بَن کی اُداسی، تری آہٹ کی تھکن ہے
جنگل کی فضا تیری متانت کی علامت
بستی کی پھبن تیرے تبَسُّم کی کرن ہے

میداں ترے بُوذر کی حکومت کے مضافات
کہسار ترے قنبر و سلماں کے بسیرے
صحرا ترے حبشی کی محبت کے مُصلّے!
گلزار ترے میثم و مِقداد کے ڈیرے

کیا ذہن میں آئے کہ تو اُترا تھا کہاں سے؟
کیا کوئی بتائے تِری سرحد ہے کہاں تک؟

پہنچی ہے جہاں پر تِری نعلین کی مٹی
خاکسترِ جبریل بھی پہنچے نہ وہاں تک

کہنے کو تو ملبوسِ بشر اوڑھ کے آیا
لیکن ترے احکام فلک پر بھی چلے ہیں
انگلی کا اشارہ تھا کہ تقدیر کی ضَربت
مہتاب کے ٹکڑے تری جھولی میں ِگرے ہیں

کہنے کو تو بستر بھی میسر نہ تھا تجھ کو
لیکن تری دہلیز پہ اترے ہیں ستارے
اَنبوہِ ملائک نے ہمیشہ تری خاطر
پلکوں سے ترے شہر کے رستے بھی سنوارے

کہنے کو تو امی تھا لقب دہر میں تیرا
لیکن تو معارف کا گلستاں نظر آیا
ایک تو ہی نہیں صاحبِ آیاتِ سماوات
ہر فرد ترا وارثِ قرآں نظر آیا

کہنے کو تو فاقوں پہ بھی گزریں تری راتیں
اسلام مگر اب بھی نمک خوار ہے تیرا
تُو نے ہی سکھائی ہے تمیزِ من و یزداں
انسان کی گردن پہ سدا بار ہے تیرا

کہنے کو ترے سر پہ ہے دستارِ یتیمی
لیکن تو زمانے کے یتیموں کا سہارا
کہنے کو ترا فقر ترے فخر کا باعث
لیکن تو سخاوت کے سمندر کا کنارا

کہنے کو تو ہجرت بھی گوارا تجھے لیکن
عالم کا دھڑکتا ہوا دل تیرا مکاں ہے
کہنے کو تو مسکن تھا ترا دشت میں لیکن
ہر ذرہ تری بخششِ پیہم کا فشاں ہے

کہنے کو تو ایک ''غارِ حرا'' میں تیری مَسند
لیکن یہ فلک بھی تری نظروں میں ''کفِ خاک''
کہنے کو تو ''خاموش'' مگر جُنبشِ لب سے
دامانِ عرب گرد، گریبانِ عجم چاک

اے فکرِ مکمل، رُخِ فطرت، لب عالم
اے ہادیٔ کل، ختم رسل، رحمتِ پیہم
اے واقفِ معراج بشر، وارثِ کونین
اے مقصدِ تخلیق زماں، حسن مجسم

محسن نقوی

حسن ازل کے مظہر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
عاقب و حاشر، اعدل و افہم صلی اللہ علیہ وسلم

وہ ہیں بہارِ باغ رسالت، وہ ہیں چراغ بزم سعادت
ان سے فروزاں محفل عالم صلی اللہ علیہ وسلم

عزم مصمم، فکر مطہر، جسم مزکیٰ، روح معنبر
بات منزہ، ذات معظم صلی اللہ علیہ وسلم

جود و سخا میں، مہر و وفا میں، علم و خبر میں، فہم و ذکا میں
فائق سب پر، سب سے مقدم صلی اللہ علیہ وسلم

ان کے نگر میں، راہ میں اُن کی، اُن کی طلب میں، چاہ میں ان کی
سنگ بھی موتی، زخم بھی مرہم صلی اللہ علیہ وسلم

شہر نبی ﷺ کے ذروں میں بھی، چشم زمانہ دیکھ رہی ہے
حسن کا پرتو، نور کا زم زم صلی اللہ علیہ وسلم

حال اریب پہ نگہِ کرم ہو، دشتِ تمنا رشکِ ارم ہو
برسے لطف کا بادل پیہم صلی اللہ علیہ وسلم

محمد احمد اریب

ﷺ

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اُجالا کر دے

ہو نہ یہ پھول، تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو

یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خم بھی نہ ہو
بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

دشت میں، دامنِ کہسار میں، میدان میں ہے
بحر میں، موج کی آغوش میں، طوفان میں ہے

چین کے شہر، مراکش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے

چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شان **رفعنا لک ذکرک** دیکھے

علامہ محمد اقبالؒ

ﷺ

لوح بھی تُو قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

عالم آب و خاک میں، تیرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تُو نے طلوعِ آفتاب

شوکتِ سنجر و سلیم، تیرے جلال کی نمود
فقرِ جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب جستجو، عشق حضور و اضطراب

''فرصت کشمکش مدہ، ایں دل بے قرار را''
یک دو شکن زیادہ کُن گیسوئے تابدار را

علامہ محمد اقبالؒ

اے مدینے کے تاجدار، تجھے اہل ایماں سلام کہتے ہیں
تیرے عشاق تیرے دیوانے، جانِ جاناں سلام کہتے ہیں

تیری فرقت میں بے قرار ہیں جو، ہجر طیبہ میں دل فگار ہیں جو
وہ طلب گارِ دید رو رو کر، اے مری جاں سلام کہتے ہیں

جن کو دنیا کے غم ستاتے ہیں، ٹھوکریں در بدر جو کھاتے ہیں
غم نصیبوں کے چارہ گر، تم کو وہ پریشاں سلام کہتے ہیں

عشق سرور ﷺ میں جو تڑپتے ہیں، حاضری کے لیے ترستے ہیں
اذن طیبہ کی آس میں آقا ﷺ وہ پر ارماں سلام کہتے ہیں

تیرے روضے کی جالیوں کے قریں، ساری دنیا سے میرے سرورِ دیں ﷺ
کتنے خوش بخت روز آ کر تیرے مہماں سلام کہتے ہیں

دُور دُنیا کے رنج و غم کر دو اور سینے میں اپنا غم بھر دو
سب کو چشمانِ تر عطا کر دو جو مسلماں سلام کہتے ہیں

محمد الیاس عطار قادری

ﷺ

محمد ﷺ کا نہ دَر ملتا تو دیوانے کہاں جاتے
لگی دل کی بجھانے کو یہ مستانے کہاں جاتے

اگر نہ مشعلِ وحدت جہاں میں جلوہ گر ہوتی
تو پھر صدیوں سے آوارہ یہ پروانے کہاں جاتے

غریبوں بے سہاروں کو اگر نہ آسرا ملتا
تو یہ تقدیر کے مارے خدا جانے کہاں جاتے

اگر اپنوں کو ہی لیتے محمد ﷺ ظل رحمت میں
تو پھر مایوسیاں لے کر یہ بیگانے کہاں جاتے

اگر روداد غم سنتے نہ حضرت ﷺ بے نواؤں کی
تو ہم لے کر غمِ عصیاں کے افسانے کہاں جاتے

اگر نہ رحمتِ عالم کے قدموں میں جگہ ملتی
تو پھر ہم اپنے دل کے داغ دکھلانے کہاں جاتے

اگر ہوتے جبینوں پہ نہ سجدوں کے نشاں مسلم
تو خادم حشر میں حضرت ﷺ کے پہچانے کہاں جاتے

محمد بخش مسلم

کوئی اُن ﷺ کے بعد نبی ہوا؟ نہیں! اُن ﷺ کے بعد کوئی نہیں
کہ خدا نے خود بھی تو کہہ دیا نہیں! ان کے بعد کوئی نہیں

کوئی ایسی ذات ہمہ صفت؟ کوئی ایسا نُور ہمہ جہت؟
کوئی مصطفیٰ کوئی مجتبیٰ نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں

بجز ان کے رحمتِ ہر زماں کوئی اور ہو تو بتایئے!
نہیں، انؐ سے پہلے کوئی نہ تھا، نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں

کسی ایسی ذات کا نام لو جو امیں بھی ہو، جو اماں بھی ہو
ہے مرے یقین کا فیصلہ، نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں

یہ نگار خانۂ روز و شب، اسی مبتدا کی خبر ہے سب
مگر ایسا جلوۂ حق نما نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں

یہ سوال تھا کوئی اور بھی ہے گناہ گاروں کا آسرا
تو رواں رواں یہ پکار اٹھا نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں

وہ قدم اٹھے تو بیک قدم، ہمہ کائنات تھی زیرِ پا
یہ بلندیاں کوئی چھو سکا؟ نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں

محمد حنیف الاسدی

ﷺ

گماں تھے ایسے کہ آثار تک یقیں کے نہ تھے
حضور ﷺ! آپ نہ ہوتے تو ہم کہیں کے نہ تھے

زمین، خاکِ مدینہ پہ ناز کرتی ہے
نصیب ایسے کسی اور سرزمیں کے نہ تھے

کوئی نبی نہیں میرے نبی ﷺ کا ہم پایہ
تمام عہد کسی عہد آفریں کے نہ تھے

کیا ہے آپ نے ایسے بتوں کو بھی پامال
جو نیتوں میں چھپے تھے جو آستیں کے نہ تھے

ملے ہیں آپ کے در سے خدا پرستوں کو
کچھ ایسے سجدے بھی جو بخت میں جبیں کے نہ تھے

خدا سے بندے کا رشتہ ہے پیروی ان کی
جو اس حصار سے نکلے وہ پھر کہیں کے نہ تھے

حنیفؔ قیصر و کسریٰ کی تمکنت ہے گواہ
غلام ایسے کسی بوریا نشیں کے نہ تھے

محمد حنیف الاسدی

نعت کہتا ہوں تو طیبہ کی ہوا آتی ہے
گلشن جاں میں دبے پاؤں صبا آتی ہے

غیر مجھ سے نہ ثنا خوانی کی امید کرے
بس مجھے سرورِ عالم ﷺ کی ثنا آتی ہے

پھر مدینے کی زیارت کے ہوں لمحات نصیب
جب بھی آتی ہے یہی لب پہ دعا آتی ہے

دل مچلتا ہے پھر اس بستی کو دیکھوں کہ جہاں
سنگریزوں سے بھی خوشبوئے وفا آتی ہے

ان کی رحمت ہی سے امید ہے مجھ کو ورنہ
یسا مجرم ہوں کہ کہتے بھی حیا آتی ہے

کیوں مری بگڑی ہوئی بات نہ بنتی نازش
ان کا بندہ ہوں جنہیں بات بنا آتی ہے

محمد حنیف نازش قادری

ﷺ

میرے کملی والے ﷺ کی شان ہی نرالی ہے
دو جہاں کے داتا ہیں، سارا جگ سوالی ہے

چھاؤں مہکی مہکی ہے، دھوپ ٹھنڈی ٹھنڈی ہے
شہر مصطفیٰ ﷺ! تیری بات ہی نرالی ہے

وہ بلالؓ حبشی ہوں یا اویسؓ قرنی ہوں
ان پہ مرنے والوں کی ہر ادا نرالی ہے

ہر طرف مدینے میں بھیڑ ہے فقیروں کی
ایک دینے والا ہے کل جہاں سوالی ہے

ہم گناہ گاروں کو رب سے بخشوا لیں گے
ان کے رب نے کب ان کی بات کوئی ٹالی ہے

قبر کے اندھیرے کا اے سعید! کیا خطرہ
شمع مصطفائی ﷺ سے میں نے لو لگا لی ہے

محمد سعید بدر

در رسول ﷺ ہے اور گام لڑکھڑائے ہوئے
مگر سرور کی اک آس ہوں لگائے ہوئے

مرا سہارا مری آس ہے درود و سلام
مگر ملال کا صدمہ ہے سر اٹھائے ہوئے

صدا لگائی کہ عاصی ہوں اے رسول اللہ ﷺ
کہا، کہ لوٹو گے درد و الم مٹائے ہوئے

سلام کہہ کے وہاں سے ہٹا، اُسی لمحے
لگا، کہ ہر سو کرم ہی کرم کے سائے ہوئے

مرے رسول ﷺ کا اسوہ ہے ہر کسی سے ملو
گلے لگائے ہوئے دل سے دل ملائے ہوئے

دلوں کا واسطہ رکھو رسول ﷺ سے، دل سے
اسی طرح کے عمل ہوں گے کام آئے ہوئے

کرم ہے، لاڈ سے رکھا ہوا ہے طاؔہر کو
کرم کی حد ہے کہ اعمال سو لُٹائے ہوئے

ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ

تنہائی کے سب دن ہیں، تنہائی کی سب راتیں
اب ہونے لگیں ان سے خلوت میں ملاقاتیں

ہر آن تسلی ہے، ہر لحظہ تشفی ہے
ہر وقت ہے دل جوئی ہر دم ہیں مداراتیں

کوثر کے تقاضے ہیں، تسنیم کے وعدے ہیں
ہر روز یہی چرچے، ہر روز یہی باتیں

معراج کی سی حاصل سجدوں میں ہے کیفیت
اک فاسق و فاجر میں اور ایسی کراماتیں؟

بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بلا بھیجیں
بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

شیطان کی چالوں سے اب ہو گئے سب واقف
اب ہوں گی الم نشرح، ملعون کی سب گھاتیں

بیٹھا ہوا ہے توبہ کی تو خیر منایا کر
ٹلتی نہیں یوں جوہر اس دیس کی برساتیں

مولانا محمد علی جوہرؒ

ﷺ

یا رسول اللہ ﷺ ترے در کی فضاؤں کو سلام
گنبد خضرا کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام

والہانہ جو طواف روضۂ اقدس کریں
مست و بیخود وجد میں آتی ہواؤں کو سلام

شہر بطحا کے در و دیوار پر لاکھوں درود
زیر سایہ رہنے والوں کی صداؤں کو سلام

جو مدینے کے گلی کوچوں میں دیتے ہیں صدا
تا قیامت ان فقیروں اور گداؤں کو سلام

مانگتے ہیں جو وہاں شاہ و گدا بے امتیاز
دل کی ہر دھڑکن میں شامل ان دعاؤں کو سلام

اے ظہوریؔ خوش نصیبی لے گئی جن کو حجاز
ان کے اشکوں اور ان کی التجاؤں کو سلام

محمد علی ظہوری

ﷺ

فلک کے نظارو، زمیں کی بہارو، خوشی سب مناؤ، حضور ﷺ آ گئے ہیں
اُٹھو غم کے مارو، چلو بے سہارو، خبر یہ سناؤ، حضور ﷺ آ گئے ہیں

انوکھا نرالا وہ ذیشان آیا، وہ سارے رسولوں کا سلطان آیا
ارے کج کلاہو ارے بادشاہو، نگاہیں جھکاؤ، حضور ﷺ آ گئے ہیں

ہوا چار سو رحمتوں کا بسیرا، اُجالا اُجالا سویرا سویرا
حلیمہؓ کو پہنچی خبر آمنہؓ کی مرے گھر میں آؤ، حضور ﷺ آ گئے ہیں

ہواؤں میں جذبات ہیں مرحبا کے، فضاؤں میں نغمات صل علیٰ کے
درودوں کے گجرے سلاموں کے تحفے، غلامو سجاؤ حضور ﷺ آ گئے ہیں

سماں ہے ثنائے حبیب خدا کا، یہ میلاد ہے سرورِ انبیاؑ کا
نبی ﷺ کے گداؤ سب اک دوسرے کو گلے سے لگاؤ، حضور ﷺ آ گئے ہیں

کہاں میں ظہوریؔ کہاں ان کی باتیں، کرم ہی کرم ہے یہ دن اور راتیں
جہاں پہ بھی جاؤ، دلوں کو جگاؤ، یہی کہتے جاؤ، حضور ﷺ آ گئے ہیں

محمد علی ظہوری

ﷺ

جب مسجد نبوی ﷺ کے مینار نظر آئے
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے

منظر ہو بیاں کیسے، الفاظ نہیں ملتے
جس وقت محمد ﷺ کا دربار نظر آئے

بس یاد رہا اتنا سینے سے لگی جالی
پھر یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے

دکھ درد کے ماروں کو غم یاد نہیں رہتے
جب سامنے آنکھوں کے غم خوار نظر آئے

مکے کی فضاؤں میں، طیبہ کی ہواؤں میں
ہم نے تو جدھر دیکھا سرکار ﷺ نظر آئے

چھوڑ آیا ظہوریؔ میں دل و جان مدینے میں
اب جینا یہاں مجھ کو دشوار نظر آئے

محمد علی ظہوری

ﷺ

وہ کیسا سماں ہو گا، کیسی وہ گھڑی ہو گی
جب پہلی نظر اُن ﷺ کے روضے پہ پڑی ہو گی

یہ کوچہ جاناں ہے آہستہ قدم رکھنا
ہر جا پہ ملائک کی برات کھڑی ہو گی

کیا سامنے جا کے ہم، حال اپنا سنائیں گے
سرکار کا دَر ہو گا، اَشکوں کی جھڑی ہو گی

کچھ ہاتھ نہ آئے گا آقا ﷺ سے جدا رہ کر
سرکار کی نسبت سے توقیر بڑی ہو گی

وہ شیشۂ دل غم سے، میلا نہ کبھی ہو گا
تصویر مدینے کی جس دل میں جڑی ہو گی

ہو جائے جو وابستہ سرکار کے قدموں سے
ہر چیز زمانے کی قدموں میں پڑی ہو گی

چارہ نہ کوئی کرنا اِک نعت سنا دینا
ناچیز ظہوریؔ کی جب سانس اَڑی ہو گی

محمد علی ظہوریؔ

ﷺ

مل جائے مجھ کو نقش کفِ پا حضور ﷺ کا
سر پر رکھوں گا چوموں گا تحفہ حضور ﷺ کا

ہر اک معاملے میں ہے رہبر انہی کی ذات
سب کے لیے مثال ہے اُسوہ حضور ﷺ کا

سب کو برابری کا سبق آپ نے دیا
سب کے لیے چراغ ہے خطبہ حضور ﷺ کا

ان کے لیے ہی خلق ہوئی ساری کائنات
بٹتا ہے دو جہان میں صدقہ حضور ﷺ کا

یہ مہر و ماہ و تارے منور انھی سے ہیں
ہر ایک میں ہے نور سراپا حضور ﷺ کا

لکھتا رہوں گا نعت میں رب کے حبیب کی
پڑھتا رہوں گا دل سے قصیدہ حضور ﷺ کا

وہ دن بھی زندگی میں مدثر کی آئے گا
پلکوں سے چوم لے گا وہ روضہ حضور ﷺ کا

مدثر سرور چاند

ﷺ

وہ زمیں سے عرش پہ بے گماں
کبھی عرش سے سوئے لامکاں
وہ نظر نظر میں کہاں کہاں
ابھی تھے یہاں ابھی ہیں وہاں
وہ خدا کے پاس ہیں مصطفیٰ ﷺ
بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

وہ احد صمد کے نقاب میں
وہی اذن منی کے باب میں
وہ تجلیوں کے سحاب میں
کبھی مسکرائے حجاب میں
تو فرشتے بولے کہ مرحبا
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

وہ جو انبیا کے کمال تھے
وہ اویسؓ یا کہ بلالؓ تھے
وہ جو کربلا کے جلال تھے
یہ حضور ﷺ ہی کے خصال تھے
وہ خدا کے بعد بزرگ تھا
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

یہی وِرد تھا یہ دُرود تھا
یہی قدسیوں کا وجود تھا
یہی ہست تھا یہی بود تھا
یہی مومنوں کا درود تھا
دل و جان کہہ گئے برملا
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

مشتاق مولائی

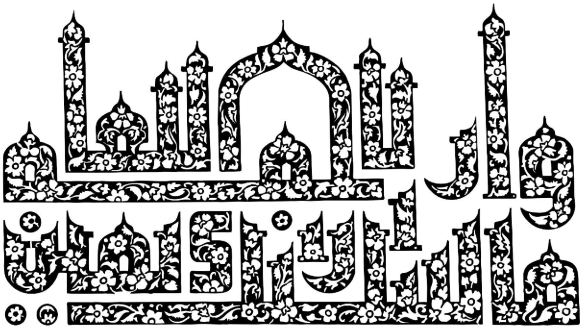

ﷺ

خود میرے نبی ﷺ نے بات یہ بتا دی **لا نبی بعدی**
ہر زمانہ سن لے یہ نوائے ہادی، لا نبی بعدی

لمحہ لمحہ ان کا طاق میں ہوا کے جگمگانے والا
آخری شریعت نہ کوئی آنے والی اور نہ لانے والا
لہجہ خدا میں آپ ﷺ نے صدا دی، **لا نبی بعدی**

تھے اصول جتنے ان ﷺ کے ہر سخن میں نظم ہو گئے ہیں
دیں کے سارے رستے آپ ﷺ تک پہنچ کر ختم ہو گئے ہیں
ذات حرفِ آخر، بات انفرادی، **لا نبی بعدی**

ارتقائے عالم کر دیا خدا نے صرف نام اُن ﷺ کے
اُن کی خوش نصیبی جن کے ہیں وہ آقا ﷺ جو غلام اُن کے
گونجے وادی وادی آپ ﷺ کی منادی، **لا نبی بعدی**

ان ﷺ کے بعد ان کا مرتبہ کوئی بھی پائے گا نہ لوگو
ظلی یا بروزی اب کوئی پیغمبر آئے گا نہ لوگو
آپ نے یہ کہہ کر مہر ہی لگا دی، **لا نبی بعدی**

مظفر وارثی

ﷺ

مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے
کمال خلّاق ذات اس کی
جمال ہستی حیات اس کی
بشر نہیں عظمتِ بشر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ شرح احکام حق تعالیٰ
وہ خود ہی قانون خود حوالہ
وہ خود ہی قرآن خود ہی قاری
وہ آپ مہتاب، آپ ہالہ
وہ عکس بھی اور آئینہ بھی
وہ نقطہ بھی، خط بھی، دائرہ بھی
وہ خود نظارہ ہے خود نظر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

شعور لایا کتاب لایا
وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اس نے
اور آپ ہی انقلاب لایا
وہ علم کی اور عمل کی حد بھی
ازل بھی اس کا ہے اور ابد بھی

وہ ہر زمانے کا راہبر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ آدمؑ و نوحؑ سے زیادہ
بلند ہمت بلند ارادہ
وہ زہد عیسیٰؑ سے کوسوں آگے
جو سب کی منزل وہ اس کا جادہ
ہر اک پیمبر نہاں ہے اس میں
ہجوم پیغمبراں ہے اس میں
وہ جس طرف ہے خدا ادھر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

بس ایک مشکیزہ اک چٹائی
ذرا سے جو، ایک چارپائی
بدن پہ کپڑے بھی واجبی سے
نہ خوش لباسی نہ خوش قبائی
یہی ہے کل کائنات جس کی
گنی نہ جائیں صفات جس کی
وہی تو سلطان بحر و بر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

جو اپنا دامن لہو سے بھر لے
مصیبتیں اپنی جان پر لے
جو تیغ زن سے لڑے نہتا
جو غالب آ کر بھی صلح کر لے

اسیر دشمن کی چاہ میں بھی
مخالفوں کی نگاہ میں بھی
امیں ہے، صادق ہے، معتبر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

جسے شہ شش جہات دیکھوں
اسے غریبوں کے ساتھ دیکھوں
عنان کون و مکاں جو تھا میں
کدال پر بھی وہ ہاتھ دیکھوں
لگے جو مزدور شاہ ایسا
نہ زر نہ دھن سربراہ ایسا
فلک نشیں کا زمیں پہ گھر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ خلوتوں میں بھی، صف بہ صف بھی
وہ اس طرف بھی وہ اُس طرف بھی
محاذ و منبر ٹھکانے اُس کے
وہ سربسجدہ بھی، سربکف بھی
کہیں وہ موتی کہیں ستارہ
وہ جامعیت کا استعارہ
وہ صبح تہذیب کا گجر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

مظفر وارثی

ﷺ

مفلسِ زندگی، اب نہ سمجھے کوئی
مجھ کو عشقِ نبی ﷺ، اِس قدر مل گیا
جگمگائے نہ کیوں، میرا عکسِ دَرُوں
ایک پتھر کو، آئینہ گر مل گیا

جس کی رحمت سے تقدیر انساں کھلے
اُس کی جانب ہی دروازۂ جاں کھلے
جانے عمرِ رواں، لے کے جاتی کہاں
خیر سے مجھ کو خیر البشر مل گیا

محورِ دو جہاں ذات سرکار کی
اور مری حیثیت ایک پرکار کی
اُس کی اِک رہ گزر، طے نہ ہو عمر بھر
قبلۂ آرزو تو، مگر مل گیا

اُن کا دیوانہ ہوں، اُن کا مجذوب ہوں
کیا یہ کم ہے کہ میں اُن سے منسوب ہوں
سرحدِ حشر تک، جاؤں گا بے دھڑک
مجھ کو اِتنا تو زادِ سفر مل گیا

ذہن بے رنگ تھا، سانس بے رُوپ تھی
رُوح پر معصیت کی کڑی دھوپ تھی
اُن کی چشمِ غنی، رونقِ جاں بنی
چھاؤں جس کی گھنی وہ شجر مل گیا

جس طرف سے بھی گزریں مری خواہشیں
مجھ سے بچ کر نکلتی رہیں لغزشیں
جب جھکائی نظر جھک گیا میرا سر
نقش پا اُس کا ہر موڑ پر مل گیا

جب سے مجھ پر ہُوا مصطفیٰ ﷺ کا کرم
بن گیا دل مظفر چراغِ حرم
زندگی پھر رہی تھی بھٹکتی ہوئی
میری خانہ بدوشی کو گھر مل گیا

مظفروارثی

ﷺ

یَا رَحمة لّلعَالَمِیں ﷺ
اِلہام، جامہ ہے ترا
قرآں، عمامہ ہے ترا
منبر ترا، عرشِ بریں
یَا رَحمة لّلعَالَمِیں ﷺ

آئینۂ رحمت بدن، سانسیں، چراغِ علم و فن
قربِ الٰہی، تیرا گھر، الفقر فخری، تیرا دھن
خوشبو تری، جوئے کرم
آنکھیں تری بابِ حرم
نورِ ازل، تیری جبیں
یَا رَحمة لّلعَالَمِیں ﷺ

تیری خموشی بھی اذاں، نیندیں بھی تیری رَت جگے
تیری حیاتِ پاک کا، ہر لمحہ پیغمبر لگے
خیر البشر، رُتبہ ترا
آوازِ حق، خطبہ ترا
آفاق، تیرے سامعیں
یَا رَحمة لّلعَالَمِیں ﷺ

قبضہ تیری پرچھائیں کا، بینائی پر اِدراک پر
پیروں کی جنبش خاک پر، اور آہٹیں اَفلاک پر
گردِ سفر، تاروں کی ضَو
مرکب، براقِ تیز رَو
سائیس، جبریلِ امیںؑ
یَا رَحمۃ لّلعَالَمِیں ﷺ

تُو آفتابِ غار بھی تُو پرچمِ یلغار بھی
عجز و وفا بھی پیار بھی، شہ زور بھی سالار بھی
تری زرہ، فتح و ظفر
صدق و صفا، تری سپر
تیغ و تبر، صَبر و یقیں
یَا رَحمۃ لّلعَالَمِیں ﷺ

پھر گدڑیوں کو لعل دے، جاں پتھروں میں ڈال دے
حاوی ہوں مستقبل پہ ہم، ماضی سا ہم کو حال دے
دعویٰ ہے تیری چاہ کا
اِس اُمتِ گمراہ کا
تیرے سوا کوئی نہیں
یَا رَحمۃ لّلعَالَمِیں ﷺ

مظفر وارثی

ﷺ

جب لیا نام نبی ﷺ میں نے دعا سے پہلے
میری آواز وہاں پہنچی صبا سے پہلے

کر نہ منزل کی طلب راہنما سے پہلے
ذکر محبوب ﷺ سنا ذکر خدا سے پہلے

بے وضو عشق کے مذہب میں عبادت ہے حرام
خوب رو لیتا ہوں میں آقا ﷺ کی ثنا سے پہلے

دم آخر مجھے آقا ﷺ کی زیارت ہو گی
ایک دن آئیں گے سرکار قضا سے پہلے

حق سے کرتا ہوں دعا پڑھ کے محمد ﷺ پر درود
یہ وسیلہ بھی ضروری ہے دعا سے پہلے

ہم نے بھی اس در اقدس پہ جمائی ہے نظر
جس جگہ ملتا ہے منگتوں کو صدا سے پہلے

نعت میں کیف و اثر کی ہے طلب تو مظہرؔ
مانگ لے سوز درِ شاہ ہدیٰ سے پہلے

حافظ مظہر الدینؒ

صلی اللہ علیہ وسلم

نور کے حرف چنوں، رنگ کا پیکر باندھوں
نعت لکھنی ہو تو مہر و مہ و اختر باندھوں

شاید اس طرح کوئی نغمۂ دلکش اُبھرے
آنکھ کے موتی کو جبریل کے پر باندھوں

ایک ہی بار تو بنتا نہیں اس کا منظر
حسن کے سارے ہی اظہار مکرر باندھوں

لب کا پیرایہ تو بے حد ہے ثقیل و جامد
میں ترا اسم کہیں بوسے کے اندر باندھوں

ویسے تو حجرۂ رحمت ہے تمثّل سے وریٰ
بہر تفہیم اسے عرش کے اوپر باندھوں

نسبت و نام تو پہلے ہی ہے حاصل مقصودؔ
تاج نعلین جو مل جائے تو سر پر باندھوں

مقصود علی شاہ مقصودؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ کہیں سے دُور ہیں منزلیں، نہ کوئی قریب کی بات ہے
جسے چاہے اس کو نواز دے، یہ در حبیب ﷺ کی بات ہے

جسے چاہا در پہ بُلا لیا، جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے

وہ بھٹک کے راہ میں رہ گئی، یہ مچل کے در سے لپٹ گئی
وہ کسی امیر کی شان تھی، یہ کسی غریب کی بات ہے

وہ خدا نہیں بہ خدا نہیں وہ، مگر خدا سے جدا نہیں
وہ ہیں کیا؟ مگر وہ ہیں کیا نہیں؟ وہ محبّ حبیب ﷺ کی بات ہے

میں بُروں سے لاکھ بُرا سہی مگر ان سے ہے مرا واسطہ
مری لاج رکھ لے مرے خدا، یہ ترے حبیب ﷺ کی بات ہے

تجھے اے منوّر بے نوا درِ شہ سے چاہیے اور کیا
جو نصیب ہو کبھی سامنا تو بڑے نصیب کی بات ہے

منور بدایونی

میری الفت مدینے سے یوں ہی نہیں، میرے آقا کا روضہ مدینے میں ہے
میں مدینے کی جانب نہ کیسے کھنچوں، میرا دین اور دنیا مدینے میں ہے

عرش اعظم سے جس کی بڑی شان ہے، روضہ مصطفیٰ جس کی پہچان ہے
جس کا ہم پلہ کوئی محلّہ نہیں، ایک ایسا محلّہ مدینے میں ہے

پھر مجھے موت کا کوئی خطرہ نہ ہو، موت کیا زندگی کی بھی پروا نہ ہو
کاش سرکار اک بار مجھ سے کہیں، اب تیرا مرنا جینا مدینے میں ہے

پھول کھلتے ہیں پڑھ پڑھ کے صل علیٰ، چوم کر کہہ رہی ہے بادصبا
ایسی خوشبو چمن کے گلوں میں کہاں، جیسی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

اپنے روضے میں زندہ ہے میرا نبی، روضہ جنت ہے شک تو نہ کرنا کبھی
مردے جنت میں ہوتے نہیں دوستو، اور وہ جنت کا ٹکڑا مدینے میں ہے

سرور دو جہاں سے دعا ہے میری، ہاں بدو چشم تر التجا ہے مری
ان کی فہرست میں میرا بھی نام ہو، جن کا روز آنا جانا مدینے میں ہے

جب نظر سوئے طیبہ روانہ ہوئی، ساتھ دل بھی گیا ساتھ جاں بھی گئی
میں منیر اب رہوں گا یہاں کس لیے، میرا سارا اثاثہ مدینے میں ہے

منیر قصوری

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ عزت، نہ شہرت، نہ زر چاہیے
مجھے آپ ﷺ کی خاکِ در چاہیے

اسی در پہ اک بار جھکنے کے بعد
نہ اٹھے کبھی ایسا سر چاہیے

مرا پھر مقدر سنور جائے گا
مجھے آپ ﷺ کی اک نظر چاہیے

فضائے ارم مجھ کو بھاتی نہیں
مدینے کی شام و سحر چاہیے

تو حُبِّ نبی ﷺ لے کے طیبہ کو چل
اگر تجھ کو زادِ سفر چاہیے

کلیمؔ اب کسی شے کی حاجت نہیں
مدینے کی جانب سفر چاہیے

موسیٰ نظامی کلیم

صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ﷺ دنیا میں جب جلوہ فرما ہوئے، زندگی مستند، معتبر ہوگئی
تب گریبانِ شب چاک ہونے لگا، آسمان مسکرایا، سحر ہوگئی

میں کہاں، میری قسمت کی وسعت کہاں، ایک نادر دعا کارگر ہوگئی
گھر گیا جب میں گردابِ آلام میں، انؐ کو میری خبر وقت پر ہوگئی

ذرے ذرے کا چہرہ دمکنے لگا، پتے پتے سے موجِ بہاراں اٹھی
رُخ سے پردہ اٹھا کر جدھر آگئے، صبح محشر ادھر جلوہ گر ہوگئی

کیا عرب کی زمیں کیا عجم کی زمیں، احتشامِ مقدر میں کچھ کم نہیں
پھول ہی پھول کھلنے لگے جس طرف انؐ کی رحمت میں ڈوبی نظر ہوگئی

حیرتوں نے ادھر انگلیاں کاٹ لیں اور ادھر سامنے منزلیں آگئیں
کہکشاں سے جب آکے روانہ ہوئے، عقل بیچاری گردِ سفر ہوگئی

اس تبسم پہ جانیں رہیں لوٹتی، اس تکلم پہ جذبے ہے جھومتے
سیلِ رحمت میں دونوں جہاں بہہ گئے جب کبھی آنکھ اشکوں سے تر ہوگئی

نادر جاجوی

ﷺ

زمیں میلی نہیں ہوتی، زمن میلا نہیں ہوتا
محمد ﷺ کے غلاموں کا کفن میلا نہیں ہوتا

محبت کملی والے سے یہ جذبہ ہے سنو لوگو
یہ جس من میں سما جائے وہ من میلا نہیں ہوتا

گلوں کو چوم لیتے ہیں سحر نم شبنمی قطرے
نبی کی نعت سن لیں تو چمن میلا نہیں ہوتا

محمد کا دامن رحمت پکڑ لو اے جہاںِ والو
رہے جب تک یہ ہاتھوں میں چلن میلا نہیں ہوتا

گرائیں لاکھ کافر دھول پھولوں پر زمانے کی
مگر پھر بھی محمد ﷺ کا چمن میلا نہیں ہوتا

میں نازاں تو نہیں فن پر مگر ناصر یہ دعویٰ ہے
کہ ثنائے مصطفیٰ ﷺ کرنے سے فن میلا نہیں ہوتا

ناصر حسین چشتی

صلی اللہ علیہ وسلم

جب حسن تھا ان کا جلوہ نما، انوار کا عالم کیا ہو گا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے، دیدار کا عالم کیا ہو گا

جس وقت تھے خدمت میں ان کی بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
اس وقت رسول اکرم ﷺ کے دربار کا عالم کیا ہو گا

چاہیں تو اشاروں سے اپنی کایا ہی پلٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سردار ﷺ کا عالم کیا ہو گا

جب شمع رسالت روشن ہو، کیونکر نہ جلے پروانۂ دل
جب رشک مسیحا آ جائیں، بیمار کا عالم کیا ہو گا

اللہ غنی سبحان اللہ! کیا خوب ہے روضے کا نقشہ
محرابِ حرم کا، جالی کا، مینار کا عالم کیا ہو گا

کہتے ہیں عرب کے ذروں پر انوار کی بارش ہوتی ہے
اے نجم نہ جانے طیبہ کے گلزار کا عالم کیا ہو گا

نجم نعمان سید

صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کا عہد گر مِلا ہوتا
میں بھی ہمعصر کعبؓ کا ہوتا

مجھ کو جینے کے ڈھنگ آ جاتے
میں بھی اک پیکرِ وفا ہوتا

زخم جو آپ کو اُحد میں لگا
میرے ماتھے پہ وہ کھلا ہوتا

آپ جن راستوں سے گزرتے تھے
ان پہ میرا بدن بچھا ہوتا

میں اُتر جاتا کفر کے دل میں
آپ کا تیر بن گیا ہوتا

کاش میں بھی لحد کی مٹی میں
آپ کے ہاتھ سے ملا ہوتا

ایک انسان دیکھتا میں نجیبؔ
اور قرآن پڑھ لیا ہوتا

نجیب

ﷺ

عطا ہوئے ہیں قرینے تو نعت لکھی ہے
بنے ہیں لفظ نگینے تو نعت لکھی ہے

بغیر اُن کی اجازت کے کب یہ ممکن تھا
دیا ہے اِذن نبی ﷺ نے تو نعت لکھی ہے

وہ ایک جذبِ خفی جو نظر نہیں آتا
اُس ایک جذبِ خفی نے تو نعت لکھی ہے

اُنہی کے فیض سے جاری ہے نعت کا چشمہ
اُنہی کی جلوہ گری نے تو نعت لکھی ہے

ہماری سادگی دیکھو کہ نعت لکھ کر ہم
سمجھ رہے ہیں ہمی نے تو نعت لکھی ہے

ادا کیا ہے حضوری کا قرض یوں بھی نسیمؔ
میں جب گیا ہوں مدینے تو نعت لکھی ہے

نسیم سحر

ﷺ

نہ دولت نہ جاہ و حشم چاہتا ہوں
محمد ﷺ کی خاکِ قدم چاہتا ہوں

مجھے کام کیا التفاتِ جہاں سے
میں ان کی نگاہِ کرم چاہتا ہوں

سجاتا ہوں یوں ان کے جلووں سے دل کو
مدینہ قریبِ حرم چاہتا ہوں

مدینے کی گلیوں میں کیسے نہ بھٹکوں
میں اپنے جنوں کا بھرم چاہتا ہوں

محمد ﷺ مجھے بیش از بیش دیں گے
یہ مانا کہ میں کم سے کم چاہتا ہوں

خدا خود بھی نصرت جسے چاہتا ہے
میں ان کو خدا کی قسم، چاہتا ہوں

نصرت قریشی

ﷺ

چاند تارے ہی کیا دیکھتے رہ گئے
ان ﷺ کو ارض و سما دیکھتے رہ گئے

پڑھ کے رُوح الامینؑ سورۂ والضحیٰ
صورتِ مصطفیٰ ﷺ دیکھتے رہ گئے

وہ امامت کی شب، وہ صفِ انبیاءؑ
مقتدی مقتدیٰ دیکھتے رہ گئے

نیک و بد پر ہوا ان کا یکساں کرم
لوگ اچھا برا دیکھتے رہ گئے

معجزہ تھا وہ ہجرت میں انؐ کا سفر
دشمنانِ خدا دیکھتے رہ گئے

مرحبا شانِ معراج ختم رُسل
سب کے سب انبیاءؑ دیکھتے رہ گئے

میں نصیرؔ آج لایا وہ نعتِ نبی ﷺ
نعت گو منہ میرا دیکھتے رہ گئے

سید نصیر الدین نصیر گولڑویؒ

ﷺ

اب تنگیٔ داماں پہ نہ جا، اور بھی کچھ مانگ
ہیں آج وہ مائل بہ عطا، اور بھی کچھ مانگ

ہر چند کہ آقا نے بھرا ہے ترا کشکول
کم ظرف نہ بن، ہاتھ بڑھا، اور بھی کچھ مانگ

سلطان مدینہ کی زیارت کی دعا کر
جنت کی طلب چیز ہے کیا، اور بھی کچھ مانگ

جن لوگوں کو شک ہے کہ کرم ان کا ہے محدود
ان لوگوں کی باتوں پہ نہ جا، اور بھی کچھ مانگ

سرکار کا دَر ہے دَرِ شاہاں تو نہیں ہے
جو مانگ لیا، مانگ لیا، اور بھی کچھ مانگ

اس در پہ یہ انجام ہوا حُسنِ طلب کا
جھولی مری بھر بھر کے کہا، اور بھی کچھ مانگ

پہنچا ہے جو اس در پہ تو رہ رہ کے نصیرؔ آج
آواز پہ آواز لگا، اور بھی کچھ مانگ

سید نصیر الدین نصیر گولڑویؒ

وہؐ کمالِ صدق و صفا بھی ہیں، نہیں انتہائے جمال ہی
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

وہؐ بہار حسن عمل بھی ہیں، نہ صرف شستہ مقال ہی
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

وہؐ بشیر بھی ہیں، نذیر بھی، وہؐ کبیر بھی ہیں، کریم بھی
وہؐ مسیح بھی ہیں، کلیم بھی، وہؐ رؤف بھی ہیں، رحیم بھی
وہؐ ہیں جانِ نوازِ جلال بھی، نہیں سرفرازِ جمال ہی
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

نہ مہک ہے وہ کسی پھول میں، نہ بہار میں ہے وہ دل کشی
کوئی کیا بتائے کہ کیا ہیں وہ، نہیں جن کی کوئی مثال ہی
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

ہے عقیدت ان سے ہر ایک کو، سرِ عشق رکھتا ہے ہر کوئی
کبھی سینہ شق ہوا چاند کا، کبھی چوب نالہ کناں ہوئی
کہا کنکروں نے بھی لَا اِلٰہ، نہیں ہم کلام نہال ہی
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

مجھے فکر کیا ہو علاج کی، ہے مرض میرا مری زندگی
مرے پاس آئے نہ چارہ گر، مرا سوزِ دل ہے دوا مری
مجھے درد عشق میں ہے مزا، مجھے ہے نشاطِ ملال ہی
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

نظیرلدھیانوی

ہے مضطرب سی تمنا کہ ایک نعت کہوں!
میں اپنے زخموں کے گلشن سے تازہ پھول چنوں
پھر اُن پہ شبنم اشک سحر گہی چھڑکوں
پھر اُن سے شعر کی لڑیاں پرو کے نذر کروں
میں ایک نعت کہوں، سوچتا ہوں کیسے کہوں!

کھڑا ہوں صدیوں کی دوری پہ خستہ و حیراں!
یہ میرا ٹوٹا ہوا دل، یہ دیدۂ گریاں
یہ منفعل سے ارادے، یہ مضمحل ایماں
یہ اپنی نسبتِ عالیٰ، یہ قسمتِ واژوں
میں ایک نعت کہوں، سوچتا ہوں کیسے کہوں!

یہ تیرے عشق کے دعوے، یہ جذبۂ بیمار
یہ اپنی گرمیٔ گفتار، پستیٔ کردار
رَواں زبانوں پہ اشعار، کھو گئی تلوار
حسین لفظوں کے انبار، اُڑ گیا مضموں!
میں ایک نعت کہوں، سوچتا ہوں کیسے کہوں!

نہ سامنے کوئی منزل، نہ راستا معلوم
نہ رہزنوں کی خبر ہے، نہ رہنما معلوم
یہ کیا مقام ہے، اپنا نہیں پتا معلوم
یہ کیا زمین ہے، آخر یہ کون سا گردوں؟
میں ایک نعت کہوں، سوچتا ہوں کیسے کہوں!

پہن کے تاج بھی، غیروں کے ہم غلام رہے
فلک پہ اُڑ کے بھی شاہیں اسیر دام رہے
بنے تھے ساقی مگر پھر شکستہ جام رہے
دل و نگاہ پہ طاری فرنگیوں کا فسوں
میں ایک نعت کہوں، سوچتا ہوں کیسے کہوں!

ترے مقام کی عظمت بھلا کے بیٹھے ہیں
ترے پیام کی شمعیں بجھا کے بیٹھے ہیں
ترے نظام کا خاکہ اُڑا کے بیٹھے ہیں
ضمیر شرم سے پر داغ، قلب ہے محزوں
میں ایک نعت کہوں، سوچتا ہوں کیسے کہوں!

عقیدتیں ترے ساتھ، اور کافری بھی پسند
قبول نکتۂ توحید، بت گری بھی پسند
ترے عدو کی گلی میں گداگری بھی پسند
نہ کارساز خرد ہے، نہ حشر خیز جنوں
میں ایک نعت کہوں، سوچتا ہوں کیسے کہوں!

یہاں کہاں سے مجھے رفعتِ خیال ملے؟
کہاں سے شعر کو اخلاص کا جمال ملے؟
کہاں سے ''قال'' کو گم گشتہ ''رنگِ حال'' ملے؟
حضورؐ! ایک ہی مصرع یہ ہو سکا موزوں
میں ایک نعت کہوں، سوچتا ہوں کیسے کہوں!

نعیم صدیقی

اے نعت نگار ہنر مندو!
کوئی ایسی زندہ نعت کہو، رُوحوں کے اندھیرے چھٹ جائیں
کوئی ایسی زندہ نعت کہو!

پھر رُوحِ صداقت جاگ اُٹھے!
رنگین منافق لفظوں کے رشتے ہونٹوں سے کٹ جائیں
کوئی ایسی زندہ نعت کہو!

افشا ہوں محمد کے جلوے
اور گرد کے جو طوفاں اٹھے ہیں چار طرف، وہ چھٹ جائیں
کوئی ایسی زندہ نعت کہو!

احسان و وفا کی راہوں میں
جادو کے گڑھے جو کھودے ہیں باطل نے، وہ سارے پٹ جائیں
کوئی ایسی زندہ نعت کہو!

خواہش کے بگولوں کے بل پر،
جب اسفل جذبے اونچے اُڑیں، پر ان کے ہوا سے کٹ جائیں
کوئی ایسی زندہ نعت کہو!

ہر مقتلِ دل بن جائے کھنڈر!
دولت کے منارے ٹوٹ گریں! نخوت کے غبارے پھٹ جائیں
کوئی ایسی زندہ نعت کہو!

آسیبِ غلامیٔ باطل نے،
ذہنوں میں اُگا دیں زنجیریں، یہ زنجیریں سب کٹ جائیں
کوئی ایسی زندہ نعت کہو!

اعدائے محمد ﷺ کی فکریں،
جو پجتی ہیں مانندِ بتاں، ایماں کے نگر سے ہٹ جائیں
کوئی ایسی زندہ نعت کہو!

یہ جاہ وجنس کے فتنوں کے
سیلاب جو امڈے آتے ہیں، قطروں میں یہ پھر سے بٹ جائیں
کوئی ایسی زندہ نعت کہو!

تزویر کی اندھی نگری میں
کمزوروں پر کر کر کے ستم، جو بڑھتے رہے وہ گھٹ جائیں
کوئی ایسی زندہ نعت کہو!

لوگوں کے ضمیروں پر جن کے
پایوں کو ٹکایا جاتا ہے، وہ اُونچے تخت الٹ جائیں
کوئی ایسی زندہ نعت کہو!

عشاقِ پیمبر ﷺ ایسے اُٹھیں،
جو تلواروں کی چھاؤں میں حق بات کہیں اور ڈٹ جائیں
اے نعت نگار ہنر مندو
کوئی ایسی زندہ نعت کہو!

نعیم صدیقی

شاہ مدینہ، شاہ مدینہ، طیبہ کے والی سارے نبی تیرے در کے سوالی

قدموں میں تیرے عرشِ بریں ہے، تجھ سا جہاں میں کوئی نہیں ہے
کاندھے پہ تیرے کملی ہے کالی، سارے نبی تیرے در کے سوالی
شاہ مدینہ، شاہ مدینہ، طیبہ کے والی سارے نبی تیرے در کے سوالی

جلوے ہیں سارے تیرے ہی دم سے، آباد عالم تیرے کرم سے
باقی ہر اک شے نقش خیالی، سارے نبی تیرے در کے سوالی
شاہ مدینہ، شاہ مدینہ، طیبہ کے والی سارے نبی تیرے در کے سوالی

تیرے لیے ہی دُنیا بنی ہے، نیلے فلک کی چادر تنی ہے
آپؐ اگر نہ ہوتے دُنیا تھی خالی، سارے نبی تیرے در کے سوالی
شاہ مدینہ، شاہ مدینہ، طیبہ کے والی سارے نبی تیرے در کے سوالی

ہے نُور تیرا شمس و قمر میں، تیرے لبوں کی لالی سحر میں
پھولوں نے تیری خوشبو چُرا لی، سارے نبی تیرے در کے سوالی
شاہ مدینہ، شاہ مدینہ، طیبہ کے والی سارے نبی تیرے در کے سوالی

مذہب ہے تیرا سب کی بھلائی مسلک ہے تیرا مشکل کشائی
دیکھ اپنی امت کی خستہ حالی، سارے نبیؐ تیرے در کے سوالی
شاہ مدینہؐ، شاہ مدینہؐ، طیبہ کے والی سارے نبیؐ تیرے در کے سوالی

نعیم ہاشمی

اے رسولِ امیں ﷺ، خاتم المرسلیں ﷺ! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے براہیمی و ہاشمی خوش لقب، اے تو عالی نسب، اے تو والا حسب
دودمانِ قریشی کے دُرِ ثمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی، پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی
سید الاولیں، سید الآخریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا، اس زمیں میں ہوا، آسماں میں ہوا
کیا عرب، کیا عجم، سب ہیں زیرِ نگیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی، تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی
تیرے انفاس میں خلد کی یاسمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

سدرۃ المنتہٰی رہگزر میں تری، قاب قوسین گردِ سفر میں تری
تُو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کہکشاں ضو ترے سرمدی تاج کی، زلف تاباں حسیں رات معراج کی
''لیلۃ القدر'' تیری منور جبیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

مصطفیٰ، مجتبیٰ! تیری مدح و ثنا، میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں
دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلائے، کیسے سراپا لکھوں، کوئی ہے! وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں
توبہ توبہ، نہیں کوئی تجھ سا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

چار یاروںؓ کی شانِ جلی ہے بھلی، ہیں یہ صدیقؓ فاروقؓ عثمانؓ علیؓ
شاہد عدل ہیں یہ ترے جانشیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیس انفسِ دو جہاں، سرور دلبراں، دلبرِ عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

سید نفیس الحسینی

ﷺ

مدینہ حاضری دینے کا یہ معیار ہو جائے
وہی جائے کہ جس کو لوٹنا دشوار ہو جائے

بھٹکتا پھر رہا ہے دل کناروں کی تمنا میں
تمھارے عشق میں ڈوبے تو بیڑا پار ہو جائے

تمھارے چاہے جانے کی حدیں تجویز کرتی ہے
کہیں ایسا نہ ہو دنیا سے دل بیزار ہو جائے

عمل میں لا کے دکھلاؤ پیامِ سرورِ عالم ﷺ
کہ یہ سوئی ہوئی انسانیت بیدار ہو جائے

اسے معلوم ہو جائے سبب دنیا میں آنے کا
زیارت آپ ﷺ کے در کی جسے اک بار ہو جائے

مدینہ جانے والوں کو میں دیکھوں اور بس ترسوں
وسیمؔ ایسا نہ ہو جینا مرا بیکار ہو جائے

وسیم بریلوی

کوہِ فاراں پہ خورشیدِ ﷺ غارِ حرا، جب ہوا جلوہ گر دیکھتے دیکھتے
پر تو نور حق سے درخشاں ہوا نجم بختِ بشر دیکھتے دیکھتے
آرزوئے خلیلؑ آج پوری ہوئی، کائنات دل و روح نوری ہوئی
زندگی جاگ اُٹھی، روشنی ہو گئی، تا بہ حد نظر دیکھتے دیکھتے
روحِ انساں سقیم اور بیمار تھی، رہن اوہام تھی، وقفِ آزار تھی
رحمتِ حق تعالیٰ کو جوش آگیا، مل گیا چارہ گر ﷺ دیکھتے دیکھتے
شرق سے غرب تک شور برپا ہوا، ایک امی لقب شہر علم آگیا
ان ﷺ کے فیضان سے کم نظر بے ہنر، ہو گئے نکتہ وَر دیکھتے دیکھتے
جس طرف سے بھی گزرے شہِ ذی ﷺ چشم،جس نے بھی سرور دیں کے چومے قدم
آسماں ہو گئی، کہکشاں بن گئی، ایک اِک رہگزر دیکھتے دیکھتے
واپس آئے تو بستر ابھی گرم تھا اور زنجیر در میں تھی جنبش ابھی
فرش سے عرش تک، عرش سے فرش تک، ہو گیا طے سفر دیکھتے دیکھتے
کملی والےؐ کا یزدانؔی احسان ہے، ابن آدم پہ بارانِ فیضان ہے
پتھروں سے بھی بدتر جو انسان تھے، ہو گئے وہ گہر دیکھتے دیکھتے

یزدانی جالندھری

ﷺ

جس طرح ملتے ہیں لب نام محمد ﷺ کے سبب
کاش ہم مل جائیں سب نامِ محمد ﷺ کے سبب

تھا کہاں پہلے ہمیں حفظ مراتب کا لحاظ
ہم نے سیکھا ہے ادب نامِ محمد ﷺ کے سبب

جب لیا نام نبیؐ حاصل ہوا کیف و سرور
مٹ گیا رنج و تعب نامِ محمد ﷺ کے سبب

سرورِ عالم کے دم سے ہے عجم کی آبرو
محترم ٹھہرا عرب نامِ محمد ﷺ کے سبب

ایک ہی صف میں کھڑے ہیں بندہ و آقا یہاں
مٹ گئی تفریق سب نامِ محمد ﷺ کے سبب

جبر کے پنجے میں جکڑے جاں بلب انسان کو
آ گیا جینے کا ڈھب نامِ محمد ﷺ کے سبب

بوذرؓ و سلمانؓ ہوں یا مصعبؓ و عثمانؓ ہوں
ایک ہیں پرواز سب نامِ محمد ﷺ کے سبب

یعقوب پرواز

زہے مقدر حضورِ حق سے سلام آیا، پیام آیا
جھکاؤ نظریں، بچھاؤ پلکیں ادب کا اعلیٰ مقام آیا

یہ کون سر سے کفن لپیٹے، چلا ہے اُلفت کے راستے پر
فرشتے حیرت سے تک رہے ہیں، یہ کون ذی احترام آیا

فضا میں لبیک کی صدائیں، ز فرش تا عرش گونجتی ہیں
ہر اک قربان ہو رہا ہے، زبان پہ یہ کس کا نام آیا

یہ راہِ حق ہے، سنبھل کے چلنا، یہاں ہے منزل قدم قدم پر
پہنچنا در پر تو کہنا آقا سلام لیجیے، غلام آیا

دعا جو نکلی دل سے آخر، پلٹ کے مقبول ہو کے آئی
وہ جذبہ جس میں تڑپ تھی سچی، وہ جذبہ آخر کو کام آیا

خدا تیرا حافظ و نگہباں او راہ بطحا کے جانے والے
نوید صد انبساط بن کر پیام دارالسلام آیا

یہ کہنا آقا بہت سے عاشق تڑپتے سے چھوڑ آیا ہوں میں
بلاوے کے منتظر ہیں لیکن نہ صبح آیا، نہ شام آیا

یوسف قدیری

متفرق نعتیہ اشعار

صحیفہ جو بھی ہو مثل قرآں ہو نہیں سکتا
منافق کو کبھی احساس ایماں ہو نہیں سکتا
نہ ہو تعظیم جن کے دل میں سرکار دو عالم کی
عبادت لاکھ وہ کر لے، مسلماں ہو نہیں سکتا

کل جہاں کا جمال لکھ دینا
م ح م د لکھ دینا
جب حرم کی اذان یاد آئے
آنسوؤں سے بلال لکھ دینا
جو اُٹھائے رسولؐ پر انگلی
قتل ان کا حلال لکھ دیا

ہوتا ہے جن میں نام رسول خدا بلند
ان محفلوں کا مجھ کو نمائندہ کر دیا
سرکار دو جہاں کا بنا کر مجھے غلام
میرا بھی نام تابہ ابد زندہ کر دیا

اپنے دامن میں درودوں کے سوا کچھ بھی نہیں
لیکن محشر میں یہی حسن و عمل جائیں گے

اپنے گھر روز درودوں کی سجاؤ محفل
دیکھتے دیکھتے حالات بدل جائیں گے

رات جی کھول کے پھر میں نے دعا مانگی ہے
اور اک چیز بڑی بیش بہا مانگی ہے

اور وہ چیز نہ دولت، نہ مکاں ہے، نہ محل
تاج مانگا ہے، نہ دستار و قبا مانگی ہے

نہ تو قدموں کے تلے فرشِ گہر مانگا ہے
اور نہ سر پر کلہِ بالِ ہما مانگی ہے

نہ شریک سفر و زاد سفر مانگا ہے
نہ صدائے جرس و بانگِ درا مانگی ہے

نہ سکندر کی طرح فتح کا پرچم مانگا
اور نہ مانندِ خضر عمر بقا مانگی ہے

نہ کوئی عہدہ، نہ کرسی، نہ لقب مانگا ہے
نہ کسی خدمتِ قومی کی جزا مانگی ہے

نہ تو مہمانِ خصوصی کا شرف مانگا ہے
اور نہ محفل میں کہیں صدر کی جا مانگی ہے

مے کدہ مانگا، نہ ساقی، نہ گلستاں، نہ بہار
جام و ساغر نہ مئے ہو شربا مانگی ہے

نہ تو منظر کوئی شاداب و حسیں مانگا ہے
نہ صحت بخش کوئی آب و ہوا مانگی ہے

محفلِ عیش نہ سامانِ طرب مانگا ہے
چاندنی رات نہ گھنگور گھٹا مانگی ہے

بانسری مانگی، نہ طاؤس، نہ بربط، نہ رباب
نہ کوئی مطربہ شیریں نوا مانگی ہے

چین کی نیند، نہ آرام کا پہلو مانگا
بختِ بیدار، نہ تقدیر رسا مانگی ہے

نہ تو اشکوں کی فراوانی سے مانگی ہے نجات
اور نہ اپنے مرض دل کی شفا مانگی ہے

نہ غزل کے لیے آہنگ نیا مانگا ہے
نہ ترنم کی نئی طرز ادا مانگی ہے

سن کے حیران ہوئے جاتے ہیں اربابِ چمن
آخرش! کون سی پاگل نے دعا مانگی ہے

آ ترے کان میں کہہ دوں اے نسیم سحری!
سب سے پیاری مجھے کیا چیز ہے؟ کیا مانگی ہے

وہ سراپائے رحم گنبد خضرا کے مکیں
ان کی غلامی میں مرنے کی دعا مانگی ہے

باغ جنت کی نہ دنیا کی دعا مانگی ہے
میں نے کب صحن گلستاں کی ہوا مانگی ہے
ہاں فقط شہر محمد کے گلی کوچوں کی
اپنی آنکھوں کے لیے خاک شفا مانگی ہے

جو اُن کے ذکر کی محفل سجائے بیٹھے ہیں
وہ اپنے گھر کو مدینہ بنائے بیٹھے ہیں
یہ کہہ گیا ہے کوئی آ کے مرے کانوں میں
وہ دیکھ سامنے سرکار آئے بیٹھے ہیں
کوئی بھی کام نہیں آیا مصطفیٰ ﷺ کے سوا
علیم سب کو ہی ہم آزمائے بیٹھے ہیں

جو ملے حیات خضر مجھے اور اسے میں صرفِ ثنا کروں
ترا شکر پھر بھی ادا نہ ہو ترا شکر کیسے ادا کروں
ترے لطف کی کوئی حد نہیں گنوں کس طرح کہ عدد نہیں
نہیں کوئی تیرے سوا مرا کسے یاد تیرے سوا کروں

مجھ کو تنہائی میں سرکار ﷺ بہت یاد آئے
غم کے ماروں کے وہ غم خوار بہت یاد آئے
آج ہے آپ ﷺ کی امت پہ وہی سنگ زنی
پھر سے طائف کے وہ بازار بہت یاد آئے
دیکھ کر مسجدِ نبوی ﷺ کے جمال و عظمت
پہلی بنیاد کے معمار بہت یاد آئے

پھر ہوا لب کو عطا صلِّ علیٰ کا تحفہ
پھر وہ کونین کے سردار ﷺ بہت یاد آئے
آنکھ نے غسل کیا، دل کو دھڑکنا آیا
جب مجھے سیدِ ابرار ﷺ بہت یاد آئے
آ گیا مجھ کو جو قسمت کی سیاہی کا خیال
سبز گنبد کے وہ انوار بہت یاد آئے
تذکرہ جب بھی چلا اہل وفا کا عارف
یوں تو لاکھوں ہیں مگر چار بہت یاد آئے

نعت کہنے میں رضا وہ بھی مقام آتا ہے
مجھ پہ ہر آن فرشتوں کا سلام آتا ہے
ہونٹ کو ہونٹ لگے چومنے بہر تعظیم
میرے ہونٹوں پہ محمد کا جو نام آتا ہے

فروغ اسم محمد ہو بستیوں میں منیر
قدیم یاد نئے مسکنوں سے پیدا ہو

کمزور ہیں ہم لوگ مگر اتنا بتا دیں
میراث ہے، دار پہ انکار نہ کرنا
آزادیِ رائے کا احساس ہے لیکن
تم ذاتِ محمد ﷺ پر کبھی وار نہ کرنا

لکھا ہے دل پہ نام شہ خوش کلام کا
اور ورد ہے زباں پہ درود و سلام کا
لگتا ہے نعت کہتے ہوئے دوستو مجھے
روضہ ہو جسے سامنے خیر الانام کا
اسکی دعائیں رد نہیں کرتا ہے پھر خدا
دے واسطہ جو اس کے محمد کے نام کا

جس دل میں محمد ﷺ کی محبت نہیں ہوتی
اُس پر کبھی اللہ کی رحمت نہیں ہوتی
میرا یہ عقیدہ ہے اگر نام خدا میں
یہ نام نہ شامل ہو عبادت نہیں ہوتی

جب بھی ہونٹوں پہ مرے آپ ﷺ کا نام آتا ہے
آسمانوں سے فرشتوں کا سلام آتا ہے
جو پیغمبر ﷺ کی اطاعت میں بسر ہو جائے
قبر میں حشر میں وہ لمحہ ہی کام آتا ہے
دور تک وقت کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں
جب کہیں اُن کے غلاموں کا غلام آتا ہے
اُن کی بس ایک نظر میرے مقدر کی سحر
دیکھیئے کب یہ تمنا کا پیام آتا ہے
جب بھی گھر جاتے ہیں ہم وقت کے طوفانوں میں
کشتیٔ نوحؑ لیے آپ ﷺ کا نام آتا ہے

خوشبو سے جس کی آج مہکتے ہیں دو جہاں
وہ دل نشیں گلاب محمد ﷺ کی ذات ہے

❁……۞……❁

قلم خوشبو کا ہو اور اس سے دل پر روشنی لکھوں
مجھے توفیق دے یا رب کہ میں نعت نبیؐ لکھوں
لباس حرف میں ڈھالوں میں کردار حسیں اُن کا
امیں لکھوں اماں لکھوں غنی لکھوں سخی لکھوں
حرا کے سوچتے لمحوں کو زندہ ساعتیں لکھ کر
صفا کی گفتگو کو آبشار آگہی لکھوں
تمنا ہے کہ ہو وہ نام نامی آپ ﷺ کا آقا!
کتاب زیست میں جو لفظ آخری لکھوں

❁……۞……❁

اک مصطفیٰؐ کا نام ہے نام خدا کے بعد
اور جس قدر بھی نام ہیں سب مصطفیٰؐ کے بعد
وہ صدر آخری تھے رسالت کی بزم کے
کوئی نہ صدر بن سکا صدر العلیٰؐ کے بعد
سب انبیاءؑ میں اول تخلیق تھے حضورؐ
لیکن حضورؐ آئے تو سب انبیاءؑ کے بعد
لوح و قلم کا ایک یہی نقش اولیں
ہر ابتدا سے پہلے ہے ہر انتہا کے بعد

❁……۞……❁

ہم اہلِ دل ہیں، ہمارا یہی عقیدہ ہے
بغیر حب نبی ﷺ دین ہے نہ دنیا ہے

خرد سے کہہ دو کہ حُب رسول ﷺ سے پہلے
سمجھ میں آ نہ سکے گا کہ کبریا ہے
اثر کو حرفِ دعا کا ہے انتظار یہاں
جو مانگیے تو درِ مصطفیٰ ﷺ سے ملتا ہے
جو دیکھ پاتے انہیں ہم تو حال کیا ہوتا؟
نہ دیکھنے پہ یہ عالم کہ جیسے دیکھا ہے
کلام پاک کی آیات میں پسِ الفاظ
ہمیں حضور ﷺ کا چہرہ دکھائی دیتا ہے
نظر کو حُسن، خرد کو شعور، دل کو سکوں
بقدرِ ظرف اسی آستاں سے ملتا ہے

سنور جائے گا ہر جذبہ، چمک اُٹھے گا ہر منظر
مئے حُبّ نبیؐ کا جب کرو گے نوشِ جاں ساغر
درود اُن پر پڑھو گے تو ملے گی خلد کی لذت
انہی کے نام سے تسکین پائے گا دلِ مضطر
وہؐ ہیں محبوبِ رب، مطلوبِ ومقصودِ دو عالم ہیں
عقیدت اور محبت انؐ سے ہے ایمان کا جوہر
ملا ہے منفرد منصب انہیں درگاہِ مولا سے
وہ دُنیا میں ہیں رحمت، آخرت میں ساقیء کوثر
بہت سے داغ دھبے چاند میں، سورج میں، پیدا ہیں
مگر سیرت ہے آقاؐ کی مصفّا نور کا پیکر
ازل سے تاابد، ساری کی ساری نوعِ انساں میں
قسم اللہ کی مجھ کو، نہیں اُنؐ کا کوئی ہمسر

کوئی اعمال نامہ انؐ کی طاعت سے گر خالی
وہ ہے اک دفترِ بے معنی نزد خالق اکبر
وہ اک خونریز فتنہ ہے جو اس بے مثل ہستی پر
کرے بیہوگی کا وار، شیطانوں کی شہ پا کر
مسلماں ہی رہا وہ کب، وہ ہے اک لاشئہ بے جاں
تڑپ اُٹھے نہ غیرت سے اگر اس تازیانے پر
نبیؐ جس کا ہو بدگوئی کی زد پہ لیک وہ چُپ ہو
رہے گی زندہ وہ اُمّت زمیں کی سطح پر کیونکر
گوارا کرلیا اُمّت نے گر توہینِ آقاؐ کو
غضب اللہ کا ٹوٹے گا اس پر صورتِ محشر

سمجھنے کا ہے دل سے مسئلہ ختمِ نبوت کا
یہ طے ہے اب نبی دنیا میں کوئی بھی نہ آئے گا
مکمل ہو چکا ہے دین بھی اخلاق بھی ان پر
جو آئے بھی نبی کوئی تو وہ کیا چیز لائے گا؟

محبت اپنے پیاروں سے، اگرچہ جاں میں ہے میری
عزیز از جان ہے لیکن مجھے ناموسِ پیغمبر ﷺ
شہیدانِ رسالت کی گواہی دے کے کہتا ہوں
"نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا ﷺ کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا"

وہ عشق نبی ﷺ کر عطا یا الٰہی
کریں آقا ﷺ سے ہم وفا یا الٰہی
اے مولیٰ ہمیں وہ حقِ بندگی دے
جو مردہ دِلوں کو نئی زندگی دے
وہ کٹ جاتی انگلی جو اُٹھتی نبی ﷺ پر
زباں کاٹ دیتے جو کھلتی نبی ﷺ پر
وہ کٹ مرنے والے تھے پیارے نبی ﷺ پر
ہمیں وہ وفا کر عطا یا الٰہی
وہ صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ
فدا کس قدر تھے وہ پیارے نبی ﷺ پر
تڑپ جاتے تھے بات چھوٹی سی سن کر
ہمیں وہ تڑپ کر عطا یا الٰہی
جو گستاخ احمد کا دشمن نہیں ہے
وہ غدار ہے یارو مسلم نہیں ہے
جو اُن پہ مرے نہ، وہ مومن نہیں ہے
ہمیں یہ ایماں کر عطا یا الٰہی
یہ رو سیاہ کیسے دیکھائیں گے اُن کو
عذر کیا حشر میں سنائیں گے اُن کو
وہ روٹھے تو کیسے منائیں گے اُن کو
ہمارا حشر ہوگا کیا یا الٰہی
کریں آقا ﷺ سے ہم وفا یا الٰہی
وہ عشق نبی ﷺ کر عطا یا الٰہی

محمد امجد کمبوہ

ختم نبوت زندہ باد
ختم نبوت زندہ باد
ختم نبوت زندہ باد
جسم میں جب تک جاں رہے
یہ تیرا ایمان رہے
سدا رہے یہ تجھ کو یاد
ختم نبوت زندہ باد
ختم نبوت زندہ باد
ختم نبوت ہے ایمان
ختم نبوت دین کی جان
یہ اسلام کی ہے بنیاد
ختم نبوت زندہ باد
ختم نبوت زندہ باد
اس سے کرے گا جو انکار
وہ اسلام کا ہے غدار
دین ہوا اس کا برباد
ختم نبوت زندہ باد
ختم نبوت زندہ باد
حق منوا کر چھوڑیں گے
باطل کا منہ توڑیں گے
عزم ہمارا ہے فولاد
ختم نبوت زندہ باد
ختم نبوت زندہ باد

سیّد امین گیلانیؒ

لا نبی بعدی خود فرما گئے ختم رسل ﷺ
جن کا ہر قول مبیں اللہ کا فرمان ہے
کاذب و زندیق کا حاصل ہوا جس کو لقب
مسیلمہ کذاب کا پیرو وہ بے ایمان ہے
پھر کوئی بوبکرؓ اور فاروقؓ پیدا ہو یہاں
مرتدوں کی زد میں یا رب ارض پاکستان ہے
جان ہو قربان ناموس رسالت ﷺ کے لیے
دل میں جامی کے ہمیشہ سے یہی ارمان ہے

جامی، بی۔اے، علیگ

ختم نبوت کے پروانو! ختم نبوت عام کرو
نبی(ﷺ) کا دشمن ہمارا دشمن، دشمن کی پہچان کرو
غور سے دیکھو آس پاس ایمان کے ڈاکو رہتے ہیں
دولت ایمان لوٹنے والے خود کو مسلمان کہتے ہیں
آنکھیں کھولو ہوش سنبھالو غداروں کی پہچان کرو
نبی(ﷺ) کا دشمن ہمارا دشمن، دشمن کی پہچان کرو
رحمۃ للعالمین(ﷺ) نے رحمت سے دنیا بھر دی ہے
لا نبی بعدی کہہ کر ختم نبوت کر دی ہے
کلمہ اُن کا پڑھنے والو یاد اُن کا فرمان کرو
نبی(ﷺ) کا دشمن ہمارا دشمن، دشمن کی پہچان کرو
کفر کے جن ہاتھوں نے نبی(ﷺ) کے تاج پہ ڈاکا ڈالا ہے
اُن ہاتھوں سے ہاتھ ملانا کیوں تم نے آج سنبھالا ہے

کیا منہ دکھلاؤ گے نبی کو چاک اپنا گریبان کرو
نبی(ﷺ) کا دشمن ہمارا دشمن، دشمن کی پہچان کرو
جینا ہے تو ایسے جیو یہ زندگی ناز کرے تم پر
ایسے مرو کہ موت تمہاری سو سو بار مرے تم پر
جان ہماری آقا(ﷺ) کی امانت، آقا(ﷺ) پرقربان کرو
نبی(ﷺ) کا دشمن ہمارا دشمن، دشمن کی پہچان کرو

محمد امجد کمبوہ

تعریف محمد(ﷺ) ہم لکھ لکھ کے سنائیں گے
ہم ختم نبوت پر جاں اپنی لٹائیں گے
جھکنا بھی نہیں آتا، بِکنا بھی نہیں آتا
ہم جان لٹائیں گے، ڈرنا بھی نہیں آتا
آقا(ﷺ) کی محبت میں ہم سر کو کٹائیں گے
ہم ختم نبوت پر جاں اپنی لٹائیں گے
دہرائیں گے ہم پھر سے تاریخ یمامہ کو
عشق نبی ہے کیا بتلائیں گے دنیا کو
ہم جذبہ ایمانی دینا کو دکھائیں گے
ہم ختم نبوت پر جاں اپنی لٹائیں گے
جو ان کے دیوانے ہیں، وہ دل کے ترانے ہیں
گستاخ نبی ہے جو شیطان کے دیوانے ہیں
گستاخ محمد کا ہم نام مٹائیں گے
ہم ختم نبوت پر جاں اپنی لٹائیں گے

یاران وفا تم اک تاریخ رقم کر لو
طوفان سے ٹکرانا، پختہ عزم کر لو
دجال نوازوں کا ہم تخت گرائیں گے
ہم ختم نبوت پر جاں اپنی لٹائیں گے

عبداللہ

یہ جان کا مسئلہ ہے، پہچان کا مسئلہ ہے
ختم نبوت اپنے ایمان کا مسئلہ ہے
یہ فیصلہ ہے پکا، منکر ہے اس کا کافر
یہ میرا نہیں نبی کے فرمان کا مسئلہ ہے
ترمیم اس میں کوئی، انسان کیسے کر دے
رب نے کیا بیان یہ قرآن کا مسئلہ ہے
نقطہ بھی اس کا کوئی ہم نہ مٹانے دیں گے
آقا ﷺ سے اپنے عہد و پیمان کا مسئلہ ہے
جنگ یمامہ لڑ کر، صدیقؓ نے بتایا
یہ کاغذی نہیں ہے، میدان کا مسئلہ ہے
معمولی کیسے اس کو سمجھے کوئی مسلماں
پیارے نبی کی عابد یہ شان کا مسئلہ ہے

نعت کیا ہے جگر کے ٹکڑے چند
ایک لڑی میں پرو کے لایا ہوں
پھول تازہ بہ تازہ شعروں کے
آبِ کوثر سے دھو کے لایا ہوں

آپ ﷺ کی ذات سے کچھ اتنی محبت کی ہے
نعت لکھے ہوئے کاغذ کی بھی عزت کی ہے
خال و خد نام کے حرفوں میں تلاشے اُن کے
اسمِ احمدؐ میں محمد ﷺ کی زیارت کی ہے
رات بھر جاگ کے اشعار لکھے ہیں میں نے
یعنی کاغذ پہ تہجد کی عبادت کی ہے
نعت گوئی جو اگر کی ہے کسی نے اکؔبر
حسبِ توفیق نہیں حسبِ عنایت کی ہے

سوز دل چاہیے چشم نم چاہیے اور شوق طلب معتبر چاہیے
ہوں میسر مدینے کی گلیاں اگر آنکیں کافی نہیں نظر چاہیے
ان ﷺ کی محفل کے آداب کچھ اور ہیں لب کشائی کی جرأت مناسب نہیں
ان ﷺ کی سرکار میں التجا کے لیے جنبش لب نہیں چشم تر چاہیے

ڈھل جائے مری تیرہ شبی نورِ سحر میں
اے میرے جہاں تاب ﷺ! اگر تیرا کرم ہو
اُس وقت مری روح مری جان سے نکلے
جب مدح پیمبر ﷺ میں رواں میرا قلم ہو

دُر فشانی نے تری قطروں کو دریا کر دیا
دل کو روشن کر دیا آنکھوں کو بینا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

پنجابی

''دانشِ فرنگ کے اس دور میں آج بھی کچھ لوگ ایسے ملتے ہیں جن کے سامنے اگر حضور خاتم النبیین ﷺ کی رفعتِ شان بیان کی جائے تو ان کی سوچ کے آبگینے کو ٹھیس پہنچتی ہے حالانکہ آپ ﷺ کی تعریف سے خدا کی شانِ کبریائی اور اس کی عظمت و رفعت کی اوّلیت پر کوئی فرق نہیں آتا بلکہ اس ورفعنا لک ذکرک کی اصل انتہا واضح ہو جاتی ہے کہ خدا کو اپنی وحدانیت سے زیادہ اپنے محبوب ﷺ کا ذکر پسند ہے۔ جب اللہ کو یہ بات پسند ہو اور اس کے لیے باعث خوشی ہو تو پھر اس کے محبوب ﷺ کا نام زیادہ سے زیادہ کیوں نہ بلند کیا جائے۔ جب آپ ﷺ کا نام لینا منشائے ایزدی بھی ہو اور ایمان کا تقاضا و تکمیل بھی تو پھر شافع محشر ﷺ سے کیوں نہ اپنی مغفرت کے لیے التماس دعا اور لطف و کرم کا سوال کیا جائے۔''

اے موت ٹھہر جا میں مدینے تے جالواں
ستا ہویا نصیب تے میں اپنا جگالواں

محبوب دا اوہ گنبد خضری تے ویکھ لاں
سرکار دی گلی دے نظارے تے پالواں

لگے نیں مصطفیٰ دے قدم جس زمین تے
اک واری اوس خاک نوں سینے تے لالواں

سنیا اے ہر غریب دی سن دے اوہ زاریاں
میں وی تے اپنے غم دی کہانی سنالواں

جی بھر کے رو لواں در اقدس دے سامنے
اکھیاں نوں گفتگو دا قرینہ سکھا لواں

آوے جے فیر موت تے آوے ہزار وار
اعظم جے زندگی دی ایہہ حسرت مٹالواں

اعظم چشتی

ﷺ

تیرے سوہنے مدینے توں قربان میں، لِلّٰہ مینوں مدینے بلا سوہنیا
گھٹدے جاندے نیں ساہ دم دا کی اے وَساہ، مرن توں پہلے روضہ وکھا سوہنیا

لاجاں رکھ لے شہا ہاڑے پاون دیاں، رُتاں آئیاں نیں قسمت جگاون دیاں
لے دے چٹھیاں مدینے نوں جاون دیاں، من لیندا اے تیری خدا سوہنیا

سُن لے عرضا حبیبا کمینے دِیاں، جدوں گئیاں نیں ودھ اَگاں سینے دیاں
گلاں سُن دا جدوں ہاں مدینے دیاں، درد دیندے نیں بھانبڑ مچا سوہنیا

میں سنبھالاں کیوں قلب بیتاب نُوں، کیویں روکاں میں ہنجواں دے سیلاب نوں
جدوں جاندے مدینے دے ول قافلے، ہنجو جاندے نیں اکھیاں چوں آ سوہنیا

بھاویں مجرم تے بدکار انسان ہاں، لوکی کہندے میں تیرا مدح خوان ہاں
عَیب صائمؔ نکمے دے نہ ویکھنا، تُوں ہیں لج پال لکیاں نبھا سوہنیا

صائم چشتی

صلی اللہ علیہ وسلم

آکھیں سوہنے نوں وائے نی جے تیرا گزر ہووے
میں مَر کے وی نئیں مَردا جے تیری نظر ہووے

دَم دَم نال ذکر کراں مَیں تیریاں شاناں دا
تیرے نام توں وار دیاں جِنی میری عمر ہووے

دیوانیو! بیٹھے رہوو محفل نُوں سَجا کے تے
شاید میرے آقا ﷺ دا ایتھوں دی گزر ہووے

اوہ کیسیاں گھڑیاں سَن مہمان ساں سوہنے دے
دل فیر وی کردا اے طیبہ دا سفر ہووے

جے جیون دا چا رکھنا ایں تُوں راہیا مدینے دیا
سوہنے دے دوارے تے مر جاویں جے مَر ہووے

کیوں فِکر کریں یارا ماسہ وی اگیرے دا
اوہنوں سَتے ای خیراں نیں جِدا سائیں مگر ہووے

ایہہ دل وِچ نیازؔی دے اِک آس چروکنی اے
سوہنے دے شہر اندر میری وی قبر ہووے

عبدالستار نیازی

ﷺ

کیڈا سوہنا نام محمد ﷺ دا، اس ناں دیاں ریساں کون کرے
دو جگ تے ہے سایہ رحمت دا، ایہدی چھاں دیاں ریساں کون کرے

دھن بھاگ حلیمہ دائی دا، ملیا محبوب خدائی دا
جہدی گود اچ والی دو جگ دا، اس ماں دیاں ریساں کون کرے

جو سوہنے نے فرمایا اے، اوہناں سن کے سیس نوایا اے
بے مثل محمد عربی ﷺ دے، سجناں دیاں ریساں کون کرے

جو ہجر نبی وچہ روندیاں نیں، بدیاں دے دفتر دھوندیاں نیں
اوہناں کرماں والیاں اکھیاں دے، ہنجواں دیاں ریساں کون کرے

ہر ذرہ نور خزینہ اے، شہراں چوں شہر مدینہ اے
جتھے روضہ کملی والے دا، اُس تھاں دیاں ریساں کون کرے

لکھ غزل قصیدے پڑھدا رہو گیتاں دیاں پوڑیاں چڑھدار ہو
پر یار ظہوریؔ سوہنے دیاں، نعتاں دیاں ریساں کون کرے

محمد علی ظہوری

ﷺ

اج سِک متراں دی ودھیری اے
کیوں دِلڑی اداس گھنیری اے

لُوں لُوں وچ شوق چنگیری اے
اج نیناں لایاں کیوں جھڑیاں

مُکھ چند بدر شعشانی اے
متھے چمکے لاٹ نُورانی اے

کالی زُلف تے اَکھ مستانی اے
مخمور اکھیں ہُن مَد بھریاں

اس صورت نُوں مَیں جان آکھاں
جاناں کہ جانِ جہان آکھاں

سچ آکھاں تے رَبّ دی شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں

سبحان اللّٰہ ما اجملک، ما احسنک، ماا کملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ

غیر مسلم شعرا کی نعتیں

"اے محترم غیر مسلم مدحت نگارو! تم اسلام کے دامن میں کھل کر پناہ نہ لینے کے باوجود بھی مجھے بے حد عزیز ہو۔ ان نام نہاد مسلمانوں سے کہیں زیادہ محترم اور مسعود ہو جو صدیاں گزرنے کے باوجود ابھی تک تاریخ انسانیت کے اس سب سے بڑے محسن (ﷺ) کے مقاماتِ قدسیہ کی عظمتوں کا تعین کرتے ہوئے ہچکچاتے ہیں۔ جس کی خاطر دو عالم تخلیق ہوئے اور جس کی ظہور کی بدولت رب نے اپنا رب ہونا ظاہر کیا۔ ان غیر مسلم مدحت نگاروں کو ہمارا ہدیۂ سلام قبول ہو جنھوں نے اس محسن عظیم کے آفاقی و ابدی احسانات کے اعتراف میں کسی بخل یا مصلحت سے کام نہیں لیا"۔

اے خالق کون و مکاں　　اے مالک ہر دو جہاں
ہے ذات تیری لافنا　　ممکن نہیں تیری ثنا
ہر شے کی تجھ سے ابتدا　　ہر شے کی تجھ پر انتہا
تو حسن عالم گیر ہے　　ہر شے عالم گیر ہے
ہر شے تیری تصویر ہے　　جب تک نہ ہو مرضی تیری
ہلتا نہیں پتا کبھی　　مظہر تیرے فرمان کی
آیات ہیں قرآن کی　　اے مالک لوح و قلم
دے وہ مجھے تاب رقم　　تیوہار ہوں وہ مذہبی
یا ذکرِ اوصافِ نبی　　جب میں کروں اُن کا بیاں
قاصر نہ ہو میری زباں　　ہر لفظ میں تاثیر ہو
ہر شعر میں تطہیر ہو　　نورِ حقیقت سے بھرا
جوشِ عقیدت سے بھرا　　اک عزم میرے ساتھ ہے
اب لاج تیرے ہاتھ ہے

راجندر نرائن سکسینہ بسمل شمس آباد

ﷺ

میں نے آنسوؤں سے پوچھا
گنبدِ خضرا دیکھتے ہی
کیوں آنکھوں میں آن بستے ہو
آنسوؤں نے جواب دیا
ہم روضۂ رسولؐ کی چابیاں ہیں

......❁......

اگر
محمدؐ کہنے سے
ہونٹ مل سکتے ہیں
تو دِل کیوں نہیں ملتے

......❁......

میں گنبد خضرا کے سامنے کھڑا ہوں
میری ایک مٹھی میں پھول
اور دوسری میں آنسو ہیں
میں ان کے قدموں میں
پھول نچھاور کرنا چاہتا ہوں
مگران کی نظر
میرے آنسوؤں پر ہے

آفتاب جاوید

ﷺ

دیکھی ہے کہیں صورتِ زیبائے محمد ﷺ
پھرتا ہے نظر میں قد رعنائے محمد ﷺ
آنکھوں میں لگا لوں اُسے سرمہ سمجھ کر
مل جائے اگر خاک کف پائے محمد ﷺ
ہیں کون و مکاں جلوہ پُر نور سے روشن
پھیلی ہوئی ہر سُو ہے تجلائے محمد ﷺ
پھر بھول کے وہ نام نہ لے حور و جناں کا
دیکھے جو کوئی صورت زیبائے محمد ﷺ
روتا ہوں بہت سرو گلستاں سے لپیٹ کر
یاد آتا ہے جب وہ قد رعنائے محمد ﷺ
لے چل مجھے سوئے یثرب اے شوقِ مدینہ
دیکھوں میں وہاں حسن دل آرائے محمد ﷺ
کیوں نام محمد ﷺ نہ ہو ہر وقت زباں پر
ہے سر میں سمایا ہوا سودائے محمد ﷺ
کیوں کر نہ جہاں میں ہو مرا مرتبہ عالی
میں اختر ناچیز ہوں شیدائے محمد ﷺ

اختر شوری لال اختر امرتسری

مدینے میں بلا کر قید کر لو تو مزہ آئے
مجھے اپنی زباں سے تم صدا دو تو مزہ آئے

کرشمہ کیجیے ایسا کہ میں ایماں لے آؤں
مجھے توحید کی توفیق بخشو تو مزہ آئے

جہاں سے حاجیوں کی بھیڑ روز و شب گذرتی ہے
مجھے اس راہ کا ذرہ بنا دو تو مزہ آئے

اشوک ساحل

کوئی ایسا کرشمہ ایسا جادو مجھ پہ ہو جائے
میں لوں نامِ محمدؐ اور لبوں پر پھول کھل جائے

میں ساری زندگی فاقوں میں اپنی کاٹ سکتا ہوں
اگر کوثر کا اک قطرہ مجھے پینے کو مل جائے

اشوک ساحل

صلی اللہ علیہ وسلم

السلام اے شمع انوارِ جہاں — السلام آئینہ دارِ کن فکاں
السلام اے سید کون و مکاں — السلام اے واقف سر نہاں
السلام اے خواجہ پیغمبراں — السلام اے مظہر رب جاں
السلام اے ہادیٔ گم گشتگاں — السلام اے شافع بے چارگاں
السلام اے مالک ہر دو جہاں — السلام اے وجہ تخلیق زماں
السلام اے تاجدارِ مرسلاں — السلام اے راز دار کن فکاں
السلام اے حسن نوع بشر — السلام اے نکتہ حسن جہاں
السلام اے شہر یار دین حق — السلام اے خسرو نورانیاں
السلام اے جان بھگوان السلام — السلام اے سجدہ گاہ عاشقاں

رانا بھگوان داس بھگوان

زباں افسانہ دل بود شب جائے کہ من بودم
نظر نظارۂ منزل بود شب جائے کہ من بودم

محفل دیدم و نے محل آرائے دگر دیدم
ہماں یک جانِ محفل بود شب جائے کہ من بودم

بدریایم نہ بودے حلقۂ گرداب و طوفانے
سکونِ ریگ ساحل بود شب جائے کہ من بودم

یدِ راحت عقبٰی فراغت از غم دنیا
مرا ہر لطف حاصل بود شب جائے کہ من بودم

ہر آں نجمے کہ کسب نور کر دے از نگارِ من
شبیہ ماہ کامل بود شب جائے کہ من بودم

ملائک دست بستہ عرش و کرسی لطف آمادہ
محمد صدرِ محفل بود شب جائے کہ من بودم

پنڈت بالمکند عرش ملسیانی

ﷺ

لکھتا ہوں ثنائے نیکو محمد ﷺ
ہے روکش خورشیدِ فلک روئے محمد ﷺ

لولاک لما خلقت الافلاک ہے بے شک
مخلوق کو ظاہر ہوئی ہر خُوئے محمد ﷺ

اوصاف محمد ﷺ کے ہوں ظاہر نہیں ممکن
ہے غیرت خورشید فلک بروئے محمد ﷺ

مکے سے مدینے سے پہنچی سرِ افلاک
بوئے گل رخسار و گیسوئے محمد ﷺ

معراج میں سب چیزیں انہیں دیکھ رہی تھیں
پر حق کے سوا تھا وہاں سب روئے محمد ﷺ

حوران جناں سب ہوئی قربان شب معراج
دیکھا جو نہالِ قد دلجوئے محمد ﷺ

اس جذبِ دل افگار کو رویا میں کسی شب
یا رب تو دکھا دے رُخِ نیکوئے محمد ﷺ

پنڈت راگھوندر راؤ جذب

سلام اُس ذاتِ اقدس پر سلام اُس فخرِ دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیائے امکاں پر

مددگار و معاون بے بسوں کا زیردستوں کا
ضعیفوں کا سہارا اور محسن حق پرستوں کا

سلام اُس پر کہ جس کے نور سے پرنور ہے دنیا
سلام اُس پر کہ جس کے نطق سے مسحور ہے دنیا

سلام اس پر جلائی شمعِ عرفاں جس نے سینوں میں
کیا حق کے لیے بیتاب سجدوں کو جبینوں میں

بڑے چھوٹوں میں جس نے اک اُخوت کی بنا ڈالی
زمانے سے تمیزِ بندہ و آقا مٹا ڈالی

سلام اس پر جو ہے آسودہ زیرِ گنبدِ خضرا
زمانہ آج بھی ہے جس کے در پہ ناصیہ فرسا

سلام اس ذاتِ اقدس پر حیاتِ جاودانی کا
سلام آزاؔد کا آزاؔد کی رنگیں بیانی کا

جگن ناتھ آزاد

صلی اللہ علیہ وسلم

عظیم الشان ہے شانِ محمدؐ
خدا ہے مرتبہ دانِ محمدؐ

کتب خانے کیے منسوخ سارے
کتاب حق ہے قرآن محمدؐ

فرشتے بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیں
غلامانِ غلامانِ محمدؐ

نبیؐ کا نطق ہے نطق الٰہی
کلام حق ہے فرمانِ محمدؐ

ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ
یہی ہیں چار یارانِ محمدؐ

علیؓ و فاطمہؓ، شبیرؓ و شبرؓ
بسا اِن سے گلستانِ محمدؐ

بتاؤں کوثری کیا شغل اپنا
میں ہوں ہر دم ثنا خوان محمدؐ

دِلو رام کوثری

ہندو سمجھ کے مجھ کو جہنم نے دی صدا
جب پاس میں گیا تو نہ مجھ کو جلا سکا

بولا کہ تجھ پہ کیوں مری آتش ہوئی حرام
کیا وجہ، تجھ پہ شعلہ جو قابو نہ پا سکا

کیا نام ہے، تو کون ہے، مذہب ہے تیرا کیا
حیراں ہوں میں، عذاب جو تجھ تک نہ جا سکا

میں نے کہا کہ جائے تعجب ذرا نہیں
واقف نہیں تو میرے دلِ حق شناس کا

ہندو سہی، مگر ہوں ثنا خوانِ مصطفیٰؐ
اس واسطے نہ شعلہ ترا مجھ تک آ سکا

ہے نام دِلو رام، تخلص ہے کوثریؔ
اب کیا کہوں، بتا دیا جو کچھ بتا سکا

دِلو رام کوثریؔ

ﷺ

کبھی یہ بھولے سے تم نے سوچا کہ خلقتِ انس و جاں سے پہلے
بساطِ ہستی پہ کون آیا قیاس و وہم و گماں سے پہلے

تمھیں بتاؤں وہ نور کیا تھا، دراصل وہ نورِ مصطفیٰؐ تھا
وہ مصطفیٰؐ جس کی پیشوائی، زمیں نے کی آسماں سے پہلے

وہ مصطفیٰؐ رازدارِ وحدت، وہ محرم نبضِ روحِ فطرت
کہا تھا محبوبِ خاص جس کو خدا نے اپنی زباں سے پہلے

مجھے ہے اب یہ یقیں کامل کہ نام سے مصطفیٰؐ کے بسملؔ
ضرور آسان ہو گی مشکل کسی کے آگے بیاں سے پہلے

راجندر نرائن سکسینہ بسملؔ شمس آباد

مکہ دیکھا نہ مدینہ نہ وہ روضہ دیکھا
چاہنے والے نے دنیا میں ترے کیا دیکھا

یوں تو ہونے کو ہزاروں ہی نبی ہو گزرے
کوئی تم سا نہ سنا ہم نے نہ تم سا دیکھا

مالکِ کل ہے خدا، حاصلِ کل ہیں حضرت
اس کی وہ شان ہے رتبہ یہ نبیؐ کا دیکھا

پھر گئی خلد کی تصویر مری نظروں میں
روضۂ پاک کا جب آنکھ سے نقشا دیکھا

دیکھ لی جس نے ضیائے رخِ پرنور نبیؐ
اس نے اللہ کی قدرت کا تماشا دیکھا

واہ وا صلِّ علی کیا ہیں نرالے مضمون
نعت گوئی میں بھی رونقؔ تجھے یکتا دیکھا

پیارے لال رونق دہلوی

ﷺ

کان عرب سے لعل نکل کر سرتاج بنا سرداروں کا
نام محمدؐ اپنا رکھا سلطان بنا سرداروں کا

باندھ کے سر پر سبز عمامہ کاندھے پر رکھے کالی کملی
ساری خدائی اپنی کر لی، مختار بنا مختاروں کا

تیرا چرچا گھر گھر ہے جلوہ دل کے اندر ہے
ذکر ہے تیرا لب پر جاری، دلدار بنا دلداروں کا

بوبکر و عمر، عثمان و علی تھے چاروں عناصر ملت کے
کثرت وحدت میں جیسے حال وہ تھا ان چاروں کا

کسب تجلی کرتے تھے چاروں مہر نبوت سے
بخت رسا تھا برج شرف میں تیرے چار یاروں کا

بادۂ عرفاں ملتا ہے ساقی کے میخانے سے
شاؔد مقدر فضل سے جاگا اب میخواروں کا

مہاراجہ سرکشن پرشاد، شاد

چاند سورج کو کوئی ہاتھوں پہ مرے لادے
کونین کی دولت میرے دامن میں چھپا دے

پھر کالکا پرشاد سے پوچھے کہ تو کیا لے؟
تو نعلین محمدؐ کو وہ آنکھوں سے لگا لے

کالکا پرشاد

ہو جائے اگر سارا جہاں درہم و دینار
لے کر زمیں تا بہ فلک مال کے انبار

دریا بنیں موتی پارس بنیں کوہسار
اک سمت کھڑے ہوں میرے سید ابرارؐ

پھر کالکا پرکاش سے پوچھے کوئی کیا لے
نعلین کف پائے نبی سر پہ اٹھا لے

کالکا پرکاش

دیر سے نور چلا اور حرم تک پہنچا
سلسلہ میرے گناہوں کا کرم تک پہنچا

تیری معراج محمدؐ، تو ہے قریب معبود
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

کرشن بہاری، نور لکھنوی

تکمیل معرفت ہے محبت رسولؐ کی
ہے بندگی خدا کی اطاعت رسولؐ کی

ہے مرتبہ حضورؐ کا بالائے فہم و عقل
معلوم ہے خدا کو ہی عزت رسولؐ کی

تسکین دل ہے سرورِ کون و مکاں کی یاد
سرمایۂ حیات ہے الفت رسولؐ کی

انسانیت، محبتِ باہم، تمیز، عقل
جو چیز بھی ہے سب ہے عنایت رسولؐ کی

فرمانِ رب پاک ہے فرمانِ مصطفیٰؐ
احکامِ ایزدی ہیں ہدایت رسولؐ کی

اتنی سی آرزو ہے بس اے ربِ دو جہاں
دل میں رہے سحرؔ کے محبت رسولؐ کی

کنور مہندر سنگھ بیدی سحرؔ

ﷺ

پھیلا اُفق پہ نور رسالت مآب ﷺ کا
ہیبت سے منہ اترنے لگا آفتاب کا

دی تو نے کفر زار میں توحید کی اذاں
بدلا ہے تو نے رنگ جہانِ خراب کا

تاروں میں روشنی ہے تو پھولوں میں تازگی
یہ وقت ہے ظہورِ رسالت مآبؐ کا

انوارِ عام ہیں درِ پاک رسولؐ کے
اس جلوہ گہ میں کام نہیں ہے حجاب کا

ظلمت کدوں میں ہیں سحر نو کی تابشیں
یہ فیض ہے ولادتِ ختمیٔ مآبؐ کا

سردار گوربخش سنگھ مخمور جالندھری

سکھ مذہب کے بانی گرونانک کے مطابق از رہ حساب، نور محمدی ﷺ کائنات کی ہر شے میں جھلکتا ہے اور دنیا کی کوئی بھی شے اسم محمد ﷺ کے انوار سے خالی نہیں ہے۔ بابا گوررونانک ''بانی سکھ دھرم'' اپنی کتاب گرنتھ میں لکھتے ہیں:

لکھیا وچ کتاب دے اوّل ایک خدا
دوجا نور محمدی ﷺ جس چانن کیتا آ

وہ مزید کہتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کا نور مبارک دنیا کی ہر چیز میں جلوہ گر ہے۔ اگر کسی کو شک ہے تو وہ دیکھ لے۔ اس بارے میں ان کی ایک رباعی ملاحظہ فرمائیں۔

نام لو ہر بست کا اور چوگن کر لو وائے
دو ملا کر پنچ گن کر لو بست پر دو بھاگ لگائے
بچے کچے کو نوگن کرلو اس میں دوتم دو بھی ملائے
گورو نانک یوں کہیں کہ نام محمد پائے

ا	ب	پ	ت	ٹ	ث	ج	چ	ح	خ
1	2	2	400	400	500	3	3	8	600
د	ڈ	ذ	ر	ڑ	ز	ژ	س	ش	ص
4	4	700	200	200	7	7	60	300	90
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ک	گ	ل
800	9	900	70	1000	8	100	20	20	30
م	ن	و	ہ	ء	ی	ے			
40	50	6	5		10	10			

محمد ﷺ کے نام کے عدد

92 = 4 + 40 + 8 + 40

م ح م د

ہر عدد کو چار گنا کرلو پھر اس میں دو بڑھا دو، پورے جوڑ کر پانچ گنا کرلو۔ بیس سے تقسیم کردو جو باقی بچتا ہے اسے نو گنا کرلو اس میں پھر دو بڑھا دو۔

گورونانک یوں کہے ''ہر شے میں محمد ﷺ کو پائے۔

دنیا کا ذرہ ذرہ محمد ﷺ محمد ﷺ پکار رہا ہے

مثلاً دیکھئے تفصیل

عدد 20

چار گنا کیا 4 x

80

دو جمع کیا 2+

82

پانچ سے ضرب دی 82 x 5 = 410

$$
\begin{array}{r}
20 \\
20\overline{)410} \\
\underline{40} \\
10 \\
9\times \\
\overline{90} \\
\underline{2+} \\
92
\end{array}
$$

20 پر تقسیم کیا

92 = محمد ﷺ کے نام کے عدد بھی 92 ہیں۔

ہر شے میں محمد ہیں یہ بڑھ چڑھ کے صدا دو
منکر کو حساب ابجد و ہوز کا سکھا دو

ہر شے پہ لکھا اسم مبارک ہے خدا نے
یہ صورتِ خالق ہے اِسے سب کو بتا دو
ترکیب ہے یہ، لفظ کے اعداد کی تجمیع
مضروب کرو چار سے پھر دو کو ملا دو
پھر ضرب کرو پانچ سے اور بیس سے تقسیم
باقی جو بچیں ضرب انہیں نو سے ذرا دو
پھر حاصلِ مضروب میں دو اور ملا دو
زاں محمد کے عدد سب کو دکھا دو
بیشک ہوئے مالک کونین محمد ﷺ
یہ پیکرِ عاجز کا سُخن سب کو سُنا دو

اس قاعدے کی رو سے کائنات کی ہر شے نہ صرف یہ کہ نورِ محمدی ﷺ سے مشتق (پیدا کی گئی ہے) بلکہ اسکا نام بھی نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ سے مشتق ہے۔ اسی طرح دیکھنے والی آنکھ دنیا کی ہر شے میں نورِ محمدی ﷺ کا جلوہ دیکھ سکتی ہے۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے جو گرونانک اور کبیر داس بنارسی کے دوہوں سے ثابت ہوتا ہے۔

گورنانک

صلی اللہ علیہ وسلم

مداحِ خاص ہوں میں اُس شاہِ دوسرا کا
جو کن کی ہے حقیقت، ممدوح خود خدا کا

کہنا حبیب میرے محبوبؐ کو خدا کا
ہے امتحان میری تسلیم کا، رضا کا

بزمِ جہاں کی رونق، ہے ایک عکس رنگیں
محبوبِؐ کبریا کی رنگینیٔ ادا کا

جس کے سکھائے آداب اب تک سب انبیاؑ کا
دربار آج ہے وہ میلادِ مصطفیٰؐ کا

اخلاقِ احمدیؐ نے مصداق کر دیا ہے
عثمانؓ کو حیا کا، صدیقؓ کو وفا کا

اول نبیؐ سے کہیے، اللہ جب سنے گا
یوں راز ہے درود اک مقبولیٔ دعا کا

کافر ہے مومنوں میں، مومن ہے کافروں میں
عشق نبیؐ میں یارب، کیا حال ہے سخاؔ کا

لالہ لچھمی نرائن سخاؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

پل میں ورائے عرش گئے اور آ گئے
انساں کا ہے مقام کہاں تک بتا گئے
قیصرؔ اب اس سے بڑھ کر ہو کیا درسِ زندگی
جینا سکھا گئے ہمیں مرنا سکھا گئے

آسماں، آسماں قدم اُس کے
معجزے خاک پر رقم اس کے
لہر بکھری ہے یم بہ یم اس کی
تارے اترے ہیں خم بہ خم اس کے

رنگ و نسل کا پرچم پاؤں میں ڈال دیا
بندے کو انسان کا حسن و جمال دیا
تیرا سایہ نہیں تھا لیکن عالم پر
تو نے رحمتِ رب کا سایہ ڈال دیا

نذیر قیصر

صلی اللہ علیہ وسلم

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اس کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

شوکت مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم
منہدم کس نے الٰہی قصر کسریٰ کر دیا

کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا درِ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

سات پردوں میں چھپا بیٹھا تھا حسن کائنات
اب کسی نے اس کو عالم آشکارا کر دیا

آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

کہہ دیا **لاتقنطوا** اختؔر کسی نے کان میں
اور دل کو سربسر محو تمنا کر دیا

ہری چند اختؔر

اہم مضامین

''نعت نبی ﷺ کی مدحت ہے، نعت کلیدِ جنت ہے، نعت درِ شفاعت ہے، نعت عروسِ رحمت ہے، نعت بہارِ نکہت ہے، نعت سُرورِ اُمت ہے، نعت شاعر کی تہجد ہے، نعت ریاضتِ حسان ہے، نعت پیروی حسانؓ ہے، نعت کلمہ طیبہ کی جان ہے، نعت توحید کی ایمان ہے، نعت غلامی رسول ﷺ ہے، نعت رحمت حق کا نزول ہے، نعت بارگاہ حق میں مقبول ہے، نعت خیر و برکت کی بات ہے، نعت قلبی و ارادت ہے، نعت نور مشاہدات ہے، نعت گرمی حیات ہے، نعت وطیرۂ اولیاء ہے، نعت شیوۂ صحابہؓ ہے، نعت وظیفہ انبیاء ہے، نعت سنت رب کریم ہے،

ابھی اس بحر میں باقی ہیں لاکھوں لولوئے لالا''

محمد متین خالد

نعت کیا ہے؟

نعت نبی ﷺ کی مدحت ہے، نعت کلیدِ جنت ہے، نعت درِ شفاعت ہے، نعت عروسِ رحمت ہے، نعت بہارِ نکہت ہے، نعت سُرورِ اُمت ہے، نعت شاعر کی تہجد ہے، نعت ریاضتِ حسان ہے، نعت فنِ کرامت ہے، نعت ولی کا امرت ہے، نعت خرد کا سرمایہ ہے، نعت مئے شریعت ہے، نعت جذبۂ شوقِ فراواں ہے، نعت جوششِ ایماں ہے، نعت جملہ مصائب کا علاج ہے، نعت درد کا درماں ہے، نعت زادِ آخرت ہے، نعت کامیابی کا وسیلہ ہے، نعت رفعت و عظمت کی حدِ اتصال ہے، نعت انسانی ذہانت کی درخشندہ مثال ہے، نعت پیرویِ حسانؓ و بلالؓ ہے، نعت روحِ کائنات ہے، نعت انسان کی حیات ہے، نعت تقدیس رسالت ﷺ ہے، نعت تحریم رسول ﷺ ہے، نعت اسلامی ثقافت کا نمائندہ اصول ہے، نعت رحمت کا نزول ہے، نعت سعادت کا حصول ہے، نعت صراطِ مستقیم ہے، نعت فن شاعری کا اک دمکتا آفتاب ہے، نعت گلزارِ صداقت کا تروتازہ گلاب ہے، نعت اصنافِ سخن کا سب سے بہتر انتخاب ہے، نعت قرآن کا انتساب ہے، نعت اک قندیلِ نور ہے، نعت انساں کا شعور ہے، نعت ذہن و دل کا روحانی سرور ہے، نعت دربارِ رسالت میں پہنچتی ضرور ہے، نعت حسنِ کون و مکاں ہے، نعت ظلمت دہر میں روشنی ہے، نعت یادِ حسنِ ازل ہے، نعت ذکرِ نبی ﷺ ہے، نعت توصیفِ رسول ﷺ ہاشمی ہے، نعت درحقیقت فعلِ حق کی پیروی ہے، نعت تاثیر ادراکِ جمال ہے، نعت اشکِ عقیدت کی جھڑی ہے، نعت سراسر بندگی ہے، نعت سرورِ عالم کی سیرت کا بیاں ہے، نعت نبی ﷺ کے لُطف و محبت کا بیاں ہے، نعت مومنانہ فکر کی روشن دلیل ہے، نعت کیفِ حبِ سرورِ دُنیا و دیں ہے، نعت لازوال دولتِ حسنِ یقیں ہے، نعت ذکرِ کردارِ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے، نعت حسن گفتار محمد

مصطفیٰ ﷺ ہے، نعت گلشنِ افکارِ ختم المرسلین ہے، نعت راہِ ہستی میں سراج السالکین ہے، نعت سبحان الذی اسریٰ کی شمع ہے، نعت ناظرِ اقصیٰ کی چاندنی ہے، نعت داستان فاتحِ بدر و حنین ہے، نعت نکہتِ زلفِ امام القبلتین ہے، نعت اتباعِ حضرتِ حسانؓ ہے، نعت موجِ کیف سورہ رحمان ہے، نعت سنتِ رحمٰن ہے، نعت پہ شاہد خود قرآن ہے، نعت ہر حمد کی میزان ہے، نعت روزِ ازل سے تا ابد ہے، نعت پر سارا جہاں قربان ہے، نعت توفیقِ رب کبریا ہے، نعت خود ہی نعت کی برہان ہے، نعت حضور ﷺ کی نوازش کا سبب ہے، نعت آپ ﷺ کی بارگاہ کا دان ہے، نعت کشافِ اسرار و رموز ہے، نعت حسن و عشق کا فرمان ہے، نعت اصحابِ عترت کا عمل ہے، نعت اہلِ دل کے شوق کا سامان ہے، نعت ایمان کی روحِ رواں ہے، نعت سے اللہ کی رضوان ہے، نعت ہر انسان پر احسان ہے، نعت ہر زبان و بیاں کی جان ہے، نعت اک شیشۂ نازک تریں ہے، نعت تلوار پر چلنے کا نام ہے، نعت عاشقوں کی جان کا ارمان ہے، نعت سرمایۂ دُنیا و دیں ہے، نعت اطمینان کا سامان ہے، نعت ہر مضمون کا سلطان ہے، نعت تبلیغِ ملت کا علم ہے، نعت قرآن کا تبیان ہے، نعت موت و حیات کی شمع ہے، نعت روزِ حشر کا کلیان ہے، نعت جذبِ درُوں ہے، نعت ندرتِ افکار کی بُرہان ہے، نعت قول و فعل کا عنوان ہے، نعت ذکرِ اوصافِ مصطفیٰ ﷺ ہے، نعت آپ ﷺ کے حسن و جمال کی مظہر ہے، نعت آپ ﷺ کی سیرت کا آئینہ ہے، نعت معراجِ عشقِ احمد ﷺ ہے، نعت سربلندی کا راستہ ہے، نعت قلبِ عشاق کی صدا ہے، نعت عین عبادت ہے، نعت اہل دانش کا مدعا ہے، نعت حضور ﷺ سے نسبت کا سلسلہ ہے، نعت نغمۂ جاں فزا ہے، نعت ظلمتوں میں ضیا ہے، نعت زیست کا آسرا ہے، نعت آنسوؤں کی دعا ہے، نعت صورتِ حق نما ہے، نعت قبر و حشر میں چراغِ وفا ہے، نعت سوز کی انتہا ہے، نعت عاشقوں کی صدا ہے، نعت صورت التجا ہے، نعت روح کی معراج ہے، نعت مریضِ عشق نبی ﷺ کی دوا ہے، نعت علاجِ درد اور پیام شفا ہے، نعت کلام بعد کلام خدا ہے، نعت کمالِ حسن کا آئینہ ہے، نعت چراغ منزل عشق خدا ہے، نعت کلام حق کی دلکش ادا ہے، نعت چراغ حرم کی ضیا ہے، نعت توصیفِ حبیب ﷺ کبریا ہے، نعت ذکر شافع روز جزا ہے، نعت دردِ زندگانی کی دوا ہے، نعت کردار رسالت کی مہک

ہے، نعت خوشبوئے خصالِ مجتبیٰ ﷺ ہے، نعت ایقان و محبت کی دلیل ہے، نعت احساسات مومن کی صدا ہے، نعت شمع خلوت زُہد وورع ہے، نعت نورِ مشعل غار حرا ہے، نعت حسین الفاظ کا امتزاج ہے، نعت اہل فن کے کلام کی توقیر ہے، نعت تپش دل کا وفورِ اظہار ہے، نعت دل بے تاب کو سامانِ قرار ہے، نعت نگہ شوق کی تسکیں کا چمن ہے، نعت گلشن ایمان کی بہار ہے، نعت چمن دل کے لیے اذنِ حیات ہے، نعت ایمان کے چہرے کا نکھار ہے، نعت دمِ عیسیٰ کا بدل بہر خیال ہے، نعت ید بیضائے کلیم کی اصل اساس ہے، نعت آتش نمرود کی سردی کا سبب ہے، نعت سایۂ رحمت میں ضیا پاشی نور ہے، نعت خداوند دو عالم کی عطا ہے، نعت غلامان نبی ﷺ کا معیار ہے، نعت صیغۂ احمد ﷺ میں احد کا اقرار ہے، نعت فکر بشر کے لیے معراج شعور ہے، نعت فرشتوں کا شعار ہے، نعت نورِ بصیرت ہے، نعت بندۂ مومن کے یقین کی تنویر ہے، نعت قرآن واحادیث کی احسن تفسیر ہے، نعت توحید و رسالت کا اک حسین ربط ہے، نعت مردِ مسلمان کا ایمان و یقین ہے، نعت آقا پہ درود و سلام ہے، نعت ایمان کا اک جذبۂ لافانی ہے، نعت سیرت احمد مرسل ﷺ کی ثنا خوانی ہے، نعت پیرایۂ اوصاف حمیدہ ہے، نعت حضرت محمد ﷺ کا قصیدہ ہے، نعت سر حشر بخشش کا سامان ہے، نعت گویائی کا سلیقہ ہے، نعت آئین عقیدت کا اعلان ہے، نعت طہارت دل و جاں ہے، نعت محبتوں کی زباں ہے، نعت نسبت کا ایک قرینہ ہے، نعت شرینی زبان و بیاں ہے، نعت وجہِ ظہور ہر امکاں ہے، نعت بتکدے میں بلند بانگ اذاں ہے، نعت دل پر ساحتوں کی پھوہار ہے، نعت توحید کے نغموں کی زباں ہے، نعت اللہ کی رحمت کا نشاں ہے، نعت سرشاری صہبائے وفا ہے، نعت رنگینی گلزارِ جہاں ہے، نعت گوشہ تسکین و داماں ہے، نعت پر کیف بہاروں کا سماں ہے، نعت صبح محبت کا بیاں ہے، نعت مدحت خیر البشر و خیر الوریٰ ہے، نعت دونوں عالم میں محمد ﷺ کی ثنا ہے، نعت روح و جاں میں گرمی صل علیٰ ہے، نعت دل کے آئینے میں عکس مصطفیٰ ﷺ ہے، نعت سرمدی جذبات کی ترسیل ہے، نعت لا الہ کے نور کی ترتیل ہے، نعت قصر حسن و عشق کی تکمیل ہے، نعت حکم ربی کی فقط تعمیل ہے، نعت رحمت کی ارزانی ہے، نعت دیدۂ دل کی ثنا خوانی ہے، نعت عشق کے ساگر میں غرقابی کا نام ہے، نعت ہر جذبے کی سیرابی کا نام ہے،

نعت ہجر میں سانسوں کی بے تابی کا نام ہے، نعت گنبدِ خضرا کی شادابی کا نام ہے، نعت بے آب صحراؤں میں پانی کی سبیل ہے، نعت اسم محمد ﷺ ہی کا ایک نقش جمیل ہے، نعت ملت بیضا کی سلطانی کا نام ہے، نعت دست بستہ حضور ﷺ کی دربانی کا نام ہے، نعت روضۂ اقدس پہ حیرانی کا نام ہے، نعت ابوابِ محبت کا جلی عنوان ہے، نعت غلامانِ پیمبر کی پہچان ہے، نعت لب بہ لب طیبہ کے میخانے کا نام ہے، نعت آنسوؤں کے رقص میں آنے کا نام ہے، نعت نوع جاں پہ پھول بکھرانے کا نام ہے، نعت آپ ﷺ کی چوکھٹ پر مچل جانے کا نام ہے، نعت وصف ختم المرسلین کا تذکرہ ہے، نعت عظمت نورِ مبین کا تذکرہ ہے، نعت نکہتوں کی سرزمیں کا تذکرہ ہے، نعت سب حسینوں سے حسین کا تذکرہ ہے، نعت دل کے بنجر کھیت میں کرنیں اُگا دیتی ہے، نعت جبینوں سے نقش باطل کو مٹا دیتی ہے، نعت وادی شعر وسخن کا افتخار ہے، نعت خوشبوؤں کا صحن گلشن میں فشار ہے، نعت رات کے پچھلے پہر کا انکسار ہے، نعت اک عطائے پروردگار ہے، نعت حسن کے سردار جذبے کا جمال ہے، نعت چشم عشق و اشک سے دیکھے ہوئے منظر کی آل ہے، نعت سنت پروردگار دو جہاں ہے، نعت خالق و مخلوق کے مابین ربط لازوال ہے، نعت صادق چاہتوں کے باغ کا کھلتا گلاب ہے، نعت حضرت حسان بن ثابتؓ کا گلزارِ خیال ہے، نعت نسبت کے سہانے نور کی صبح ظہور ہے، نعت شب کے تنہا موسموں میں گونجتی بانگِ بلالؓ ہے، نعت دل کی بستیوں میں عہدِ خوشحالی کا راز ہے، نعت سرشاری کا شہر بے مثال ہے، نعت چارۂ بے چارگاں ہے، نعت ہر زخم کا مرہم ہے، نعت اپنے آقا ﷺ سے عقیدت کا عکس خوش خصال ہے، نعت سرزمین قلب میں سرسبزیوں کی فصل ہے، نعت سبز گنبد کے سدا شاداب موسم سے وصال ہے، نعت حسن کامل کی ازل سے تا ابد توصیف ہے، نعت عشق رسالت کا انتساب ہے، نعت حریم محبت میں باریاب ہے، نعت حب رسول ﷺ کی دلیل ہے، نعت ذوقِ مرصع کا انتخاب ہے، نعت سایہ دامان عافیت ہے، نعت دافعِ ہر رنج و اضطراب ہے، نعت رفعت فہم وشعور ہے، نعت روئے عقیدت کی آب و تاب ہے، نعت منزل عرفان کی روشنی ہے، نعت سے وادی افکار پھول پھول ہے، نعت سوچ کا انقلاب ہے، نعت شیوۂ خلائق کائنات ہے، نعت سنتِ حسانؓ و بوترابؓ ہے، نعت وجہ سکون و سرور ہے، نعت کیفِ

شراب طہور ہے، نعت آبِ زلالِ حیات ہے، نعت موجۂ دریائے نور ہے، نعت راحتِ قلب وجگر ہے، نعت سوز و گداز وسرور ہے، نعت فکر ونظر کا کمال ہے، نعت عقل وخرد کا ظہور ہے، نعت گنج خلوص ویقین ہے، نعت فقر وغنا کا وفور ہے، نعت زمزمہ جانفزوز ہے، نعت نغمگی صبح طور ہے، نعت وردِلب جبرئیل ہے، نعت لطف خدائے غفور ہے، نعت حصن بقائے دوام ہے، نعت کارِ سنین وشہور ہے، نعت ہر مسلمان کی متاع حیات ہے، نعت دولت فہم وشعور ہے، نعت ہر مسلمان کی آرزو، جستجو اور آبرو ہے، نعت معراجِ فہم وشعور ہے، نعت کشف حقیقتِ جمال محمدی ﷺ ہے، نعت دل کے بنجر کھیت میں جذبوں کی فصل ہے، نعت انسان کا محسن انسانیت ﷺ کے حضور ہدیۂ تشکر و امتنان ہے، نعت بندے کا اپنے آقا و مولا ﷺ کی بارگاہ میں ادب و احترام سے حاضر ہونا ہے، نعت احساس ممنونیت ہے، نعت احساس انسانیت ہے، نعت پر کیف روحانی نغمہ ہے، نعت اہل حق کی زمزمہ خوانی ہے، نعت صداقت روح کا آہنگ ہے، نعت مغفرت کا سندیسہ ہے، نعت امتی کے عجز کا اظہار ہے، نعت عقیدتوں کا حصار ہے، نعت محبتوں کا وقار ہے، نعت بخششوں کا شعار ہے، نعت معراجِ شاعری ہے، نعت درود وسلام ہے، نعت حسن سیّد الابرار ہے، نعت لطف پیہم کا نزول ہے، نعت لذت ایمان ہے، نعت زینت قدسیاں ہے، نعت منتہائے جہاں ہے، نعت داستانِ جمیل ہے، نعت عظمت عرشیاں ہے، نعت رحمت خاص و عام ہے، نعت گوہر بے بہا ہے، نعت لقائے جمیل ہے، نعت مغفرت کی دلیل ہے، نعت وقار جہاں ہے، نعت رونق روح وتن ہے، نعت رنگ و بوئے حجاز ہے، نعت نازِ روح بلال ہے، نعت کشت گاں را حیات ہے، نعت پاسبان امم ہے، نعت نوائے خلیل ہے، نعت بہارِ جہاں ہے، نعت روئے بدر منیر ہے، نعت آرزوئے سعید ہے، نعت رفعت کہکشاں ہے، نعت آخرت کی کلید ہے، نعت جذب ومستی کی مے ہے، نعت عصائے کلیم ہے، نعت لہر ترنم ہے، نعت چراغ مصطفوی ﷺ ہے، نعت بقائے حیات ہے، نعت مطلع صبح ازل ہے، نعت جان ہر نثر وغزل ہے، نعت شرح اسرار و بیاں ہے، نعت عقدہ اندر گلیم ہے، نعت موج نور اندر حریم ہے، نعت ماورائے قال وقیل ہے، نعت برق بال جبرائیل ہے، نعت پروانے کا دلمیں سوز وساز ہے، نعت قلب شمع میں ذوق گداز ہے، نعت

عبادت کی روح ہے، نعت اسرار و رموز حیات کی کشاف ہے، نعت درس بے خودی کی استاد ہے، نعت ایمان کی روح رواں، شناخت اور پہچان ہے، نعت فن شاعری کی معراج ہے، نعت دین و دنیا کا سرمایہ ہے، نعت تبلیغ دین کا لہراتا ہوا پرچم ہے، نعت موت و حیات کی ابدی روشنی ہے، نعت بندگی کی جان، ایمان کی پہچان اور وجدان کی داستان ہے، نعت ایک سرمدی آواز ہے جو دل کو آسودگی اور روح کو تازگی سے ہمکنار کرتی ہے، نعت رحمت داور ہے، نعت بحر ہدایت ہے، نعت گنج سعادت ہے، نعت جلوہ حق ہے، نعت حسانِ مشیت ہے، نعت طلوع کیف فراواں ہے، نعت سکون قلب پریشاں ہے، نعت نشاطِ روح کا سامان ہے، نعت دل فسردہ کا درماں ہے، نعت گنجینہ اوصاف ہے، نعت فردوس ہدایات ہے، نعت آئینہ شفاف ہے، نعت سرچشمہ فیضان ہے، نعت ایمان فروزاں ہے، نعت زیبائش اعمال ہے، نعت آدمیت کا اوج و کمال ہے، نعت نبوت کا حسن و جمال ہے، نعت ہر زخم کا اندماں ہے، نعت کافروں کے لیے پرجلال ہے، نعت مشکل اوقات میں ڈھال ہے، نعت قرارِ روحِ مضطر ہے، نعت تسکین جان ہے، نعت نکہت وطلعت ہے، نعت خلد بریں کا نشان ہے، نعت محبت کی زباں ہے، نعت عقیدت کا بیاں ہے، نعت علاجِ دیدۂ پرنم ہے، نعت دل فگار کا مرہم ہے، نعت عنایتوں کا سنگم ہے، نعت زمزم و مشک و گلاب ہے، نعت روشنی وخوشبو وحنا ہے، نعت کاروانِ نور ونکہت ہے، نعت خورشید وعنبر و تازگی ہے، نعت نورِ ہدایت کا ہالہ ہے، نعت ہجوم میں راحت فزا ہے، نعت گلفت میں دردمندوں کی ہم نوا ہے، نعت آنکھوں کی بینائی ہے، نعت علم و دانائی ہے، نعت علم کا سورج ہے، نعت تعلیم شعور و آگہی ہے، نعت کتاب ہست کا عنوان ہے، نعت پیام زندگی ہے، نعت حسن عمل کی خوشبو ہے، نعت صحیفہ محبت ہے، نعت قوائے بت شکنی ہے، نعت مینارہ نور ہے، نعت نسخہ کیمیا ہے، نعت سرچشمہ برکات ہے، نعت لفظوں کا مقدر ہے، نعت مخزنِ افکار ہے، نعت معدنِ اسرار ہے، نعت مصدرِ عرفان ہے، نعت منبع ادراک ہے، نعت ظلمتوں کا زوال ہے، نعت انسانیت کا کمال ہے، نعت زندگی کا جمال ہے، نعت رحمت حق کا نشان ہے، نعت مغفرت کی کشود ہے، نعت بادہِ عرفاں ہے، نعت نیر رخشاں ہے، نعت انجم تاباں ہے، نعت ماہِ فروزاں ہے، نعت صبح درخشاں ہے، نعت طور بداماں ہے، نعت جلوہ ساماں ہے،

نعت نگہ ترحم ہے، نعت بہر ترنم ہے، نعت بحر رحمتاں ہے، نعت قلزم نوریاں ہے، نعت سچ کا خزینہ ہے، نعت درد کا مداوا ہے، نعت غم کی چارہ سازی ہے، نعت مقام پاک بازی ہے، نعت معیار جاں نوازی ہے، نعت دو جہاں کی سرفرازی ہے، نعت انسانیت کی لاج ہے، نعت حضور ﷺ کی سیرت کا نام ہے، نعت نشاطِ جاوداں ہے، نعت راحت و امن و اماں ہے، نعت باعث آرام و جان ہے، نعت ضمیر آدمیت ہے، نعت لطف و عطا و جود و کرم ہے، نعت بے کس و لاچار و مفلس کا بھرم ہے، نعت ذی شعور و ذی وقار و ذی حشم ہے، نعت بے نظیر و بے مثال و محترم ہے، نعت صداقتوں کا خزینہ ہے، نعت نوید صبح بہار ہے، نعت نکہت گلہائے خلد عنبریں ہے، نعت موجب تزئین فردوس بریں ہے، نعت آفتاب منزل صدق و یقین ہے، نعت زیب تاج امہات المومنینؓ ہے، نعت دلیل عظمت آدم ہے، نعت سکون دیدہ غمناک ہے، نعت سبیل رحمت یزداں ہے، نعت سعادتوں کی امین ہے، نعت چراغ راہ مقامات ہے، نعت نشاط روح کا سامان ہے، نعت آرزوئے کلیمؑ ہے، نعت دعائے ابراہیمؑ ہے، نعت نوید لطفِ فراواں ہے، نعت ہمہ بصیرت و عرفان ہے، نعت آئینہ شان رسالت ﷺ ہے، نعت منزل مقصود حیات ہے، نعت فلاحِ دارین ہے، نعت لعل بدخشاں ہے، نعت فیض بہار ہے، نعت چشمۂ رشد و ہدایت ہے، نعت افسانہ حیات کا عنوان ہے، نعت گوہر نایاب ہے، نعت متاعِ عشق ہے، نعت حسن امتیاز ہے، نعت جان نواز و دل کشا ہے، نعت نغمۂ حیات ہے، نعت زینت افکار ہے، نعت توقیر عمل ہے، نعت خزینہ انمول ہے، نعت آفتاب نور ہے، نعت علم و بصیرت ہے، نعت دلیل نور سحر ہے، نعت کتاب زیست کا انتساب ہے، نعت عطائے رحمت پروردگار ہے، نعت ضیائے شمس و قمر ہے، نعت جمال ارضی و سما ہے، نعت مدار گردش لیل و نہار ہے، نعت کرم کی سوغات ہے، نعت دلوں کی عبادت ہے، نعت ایمان کی دلیل ہے، نعت باعث سکون دل ہے، نعت زادِ آخرت ہے، نعت دل کا قرار ہے، نعت حاصل ایمان ہے، نعت نکہت گلشن جناں ہے، نعت روح بہار جاوداں ہے، نعت مرہم زخم عاصیاں ہے، نعت چارۂ درد بیکساں ہے، نعت راہنمائے گمراہاں ہے، نعت گوہر تاج سالکاں ہے، نعت رونق بزم عارفاں ہے، نعت نورِ جمال قدسیاں ہے، نعت مداوائے درد جگر ہے، نعت دین کا منشور ہے، نعت فکر و عمل کی رفعت

ہے، نعت رشک قند و نبات ہے، نعت دلیل محکم ہے، نعت سبیل محکم ہے، نعت ظلمت دہر میں چراغاں ہے، نعت حق کی گواہی ہے، نعت معنی قرآن ہے، نعت فیض کا چشمہ ہے، نعت لطف کا دریا ہے، نعت غم کا مداوا ہے، نعت زخم کا مرہم ہے، نعت نورِ حقیقت ہے، نعت جلوہ فطرت ہے، نعت رونق عرش ہے، نعت زینت فرش ہے، نعت مرکز حسن ہے، نعت جنت عشق ہے، نعت نورِ فشاں ہے، نعت باعث رحمت ہے، نعت عین عبادت ہے، نعت رافت و رحمت ہے، نعت حسن حقیقت ہے، نعت لطف سخاوت ہے، نعت سیرت اقدس ہے، نعت سایہ رحمت ہے، نعت چادر نورانی ہے، نعت تاج سلطانی ہے، نعت فیوض بحر بیکراں ہے، نعت بے کسوں کا آسرا ہے، نعت بے بسوں کا مدعا ہے، نعت دردمندوں کی دوا ہے، نعت مریضاں تمنا کی شفا ہے، نعت مخزن لطف وعطا ہے، نعت عنبر و مشک و گلاب ہے، نعت قلزم جود و کرم ہے، نعت بلندِ عرش خیال ہے، نعت شمع ہدایت ہے، نعت شعور عرفاں ہے، نعت فصل عشق نبی ﷺ ہے، نعت توحید کی دولت ہے، نعت جہان کیف و سرور ہے، نعت وفاؤں کا طور ہے، نعت نوازش ہی نوازش ہے، نعت عظمت کا مینار ہے، نعت گوہر یکتا ہے، نعت آئینہ محکم ہے، نعت آئینہ راز کائنات ہے، نعت گوہر مراد ہے، نعت حسن صدف ہے، نعت تابش گوہر ہے، نعت اذنِ حضوری ہے، نعت جذبہ عشق رسول ﷺ ہے، نعت آگہی علم وعرفان ہے، نعت جواہر حکمت ہے، نعت رفعت فکر و تخیل ہے، نعت موج اخوت کا فروغ ہے، نعت رحمتوں کی ردا ہے، نعت مومن کے دل کی صدا ہے، نعت صداقت کا پرچم ہے، نعت شفاعت کا ڈنکا ہے، نعت ضیائے محمد ﷺ ہے، نعت وفائے محمد ﷺ اور رضائے محمد ﷺ ہے، نعت تائید یزدانی ہے، نعت عقدہ حیات ہے، نعت فضل بے حساب ہے، نعت جمال بے نقاب ہے، نعت نکہت جمال ہے، نعت عقیدت کا گلاب ہے، نعت غم شکن ہے، نعت حسن کرم کا باب ہے، نعت کون و مکاں کی کلید ہے، نعت سحاب رحمت ہے، نعت شمع عرفان وایقان ہے، نعت باران فیضان ہے، نعت شوق و احترام ہے، نعت کوثر بھرا جام ہے، نعت درِ عدن ہے، نعت لعل یمن ہے، نعت فوز الکبیر ہے، نعت قدسیوں کا وجودہ ہے، نعت مومنوں کا درود ہے، نعت حاجت روائی ہے، نعت غازہ حسن سخن ہے، نعت مرکزِ ایمان ہے، نعت سایہ رحمان ہے، نعت دل کا اطمینان ہے،

نعت تسکین کا سامان ہے، نعت اللہ کا عرفان ہے، نعت باعث تقویت اقلیم جان ہے، نعت آسمان دہر کی کہکشاں ہے، نعت سکوں کا سائباں ہے، نعت سفینۂ حیات ہے، نعت عریضہ و نجات ہے، نعت طلوع اسم ذات ہے، نعت جذبۂ محبت ہے، نعت حسن عقیدت ہے، نعت شمع ہدایت ہے، نعت وجہ عنایت ہے، نعت ذوق عبادت ہے، نعت وجہ شفاعت ہے، نعت ثروت ایمان ہے، نعت شان مسلمان ہے، نعت کیف دائم ہے، نعت معراج فکر ہے، نعت حسن تخیل ہے، نعت وفائے قلب ہے، نعت اظہار امتنان بشر ہے، نعت پیروی حسان رضی اللہ عنہ ہے، نعت کلمہ طیبہ کی جان ہے، نعت توحید کی ایمان ہے، نعت غلامی رسول ﷺ ہے، نعت رحمت حق کا نزول ہے، نعت بارگاہ حق میں مقبول ہے، نعت خیر و برکت کی بات ہے، نعت قلبی وارادت ہے، نعت نور مشاہدات ہے، نعت گرمی حیات ہے، نعت وطیرۂ اولیاء ہے، نعت شیوۂ صحابہ رضی اللہ عنہم ہے، نعت وظیفہ انبیاء ہے، نعت سنت رب کریم ہے،

ابھی اس بحر میں باقی ہیں لاکھوں لولوئے لالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إن اللہ وملائكته يصلون على النبي

يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

پروفیسر محمد اقبال جاوید

نعت کیا ہے؟

(92 جملے)

- حبِ رسول ﷺ کا دل کی گہرائیوں میں اتر جانا، اساس نعت، گنبد خضرا سے دوری کا احساس، گدازِ نعت اور اسوہِ رسول ﷺ کا چراغِ زندگی بن جانا، مقصودِ نعت ہے۔
- نعت چونکہ منشائے الٰہی ہے، اس لیے افکار کے آویزے اور اظہار کے سانچے بھی بارگاہِ الٰہی سے عطا ہوا کرتے ہیں۔
- نعت سے لفظ معتبر ہو جاتے ہیں۔
- جنیدؒ و بایزیدؒ ایسی ایک دم کشیدہ حاضری پر، شوکت الفاظ سے معمور ہزاروں نعتیں قربان۔
- نعت میں مبالغہ عقیدت کو بدعت اور توصیف کو تنقیص بنا دیتا ہے۔
- نعت گوئی کے لیے سچے عرفان اور گہرے ادراک کی ضرورت ہے۔
- نعت...... جیسے بہار، موسم گل میں ہو گل بکف۔
- نعت، کفار کی لسانی گستاخیوں کے جواب کے لیے وجود میں آئی تھی۔
- نعت میں ممدوحِ بے مثال ﷺ کی رضا بھی شامل ہے اور دعا بھی۔
- نعت نطقِ جبرئیل بھی ہے اور موجِ سلسبیل بھی۔
- نعت سے ذہنوں کے آفاق روشن اور دلوں کے اعماق شاداب ہو جایا کرتے ہیں۔
- نعت کہی نہیں، کہلوائی جاتی ہے۔

- نعت، خوشبو کا سفر ہے۔
- نعت، کیفیت کو کیف بنا دیتی ہے۔
- نعت، سر پیچ کر، متاعِ دل و جاں خریدنے کا نام ہے۔
- نعت، صدہا صداقتوں کا صدف ہے۔
- نعت، بے خزاں، خزانوں کی امین ہے۔
- نعت گوئی مناسبت اور نعت سازی منافقت ہے۔
- نعت ازل انوار بھی ہے اور ابد آثار بھی۔
- نعت، رفعتِ ذکرِ محمد ﷺ کے اعلانِ ربانی کا ایک دلنواز تسلسل ہے۔
- نعت، ارادت و محبت ہی کا نہیں، شکر و سپاس کا بھی ایک شعری اظہار ہے۔
- نعت سے گفتار کو نکھار، افکار کو وقار اور کردار کو اعتبار ملتا ہے۔
- ممدوحِ خدا کی مداحی، توفیقِ خداوندی کے بغیر ممکن نہیں۔
- نعت، ایک ایسی یاد ہے جو دل کو ہر نقش ماسوا سے بے نیاز کر دیتی ہے۔
- حضورِ ناز میں پلکوں پر لرزتے ستارے بہترین نعت ہیں۔
- نعت، اس شفیع المذنبین ﷺ کا ذکرِ جمیل ہے جس کا وسیلہ ہمارے اور دوزخ کے درمیان آڑ ہے۔
- نعت، ایک نسیم گرہ کشا ہے کہ چاہت کی کلیوں کو چٹکاتی چلی جاتی ہے۔
- نعت، ہماری زندگی کی تابندگی ہے۔
- نعت، محبت کے تقدس کی معراج ہے۔
- نعت، ایک جمالیاتی اسلوب ہے، جو محبت اور احترام کے بہار آفرین سنگم پر لو دیتا ہے۔
- نعت، ہمارا امتیاز بھی ہے اور اعزاز بھی۔
- نعت، حصولِ سعادت کا ایک نغماتی ذریعہ ہے۔
- نعت، اُس مکین عظیم و جلیل ﷺ کی توصیف ہے جن کے مکان کی تعظیم خود لا

مکاں کرتا ہے۔

- نعت، اُن کی ثنا ہے جو تازہ تر گلبرگ صحرائے وجود بھی ہیں اور قیمتی تر گوہر دریائے جود بھی۔
- نعت، اُس جانِ مسیحا کا ذکر ہے۔ جس کا لعاب دہن وجہِ شفا ہے۔
- نعت کی سچائی اور رعنائی، بات کو آیات تک لے جاتی ہے۔
- نعت سے خود علم بیان نکھرتا اور علم بدیع سنورتا ہے۔
- نعت، ایک نماز نیاز ہے، بے سجدہ و قیام۔
- نعت، کیفِ وصال بھی ہے اور لذتِ فراق بھی۔
- نعت، نغمۂ جانفزا بھی ہے اور نوکِ خامہ پر لرزتی دعا بھی۔
- نعت، سے دل سیراب اور روح شاداب رہتی ہے۔
- نعت، سے شعور کو چاندنی، شعار کو روشنی اور شعر کو تابانی ملتی ہے۔
- نعت، دوری میں حضوری کی سعادت عطا کرتی ہے۔
- نعت سے نگاہوں کو نور اور دلوں کو سرور ملتا ہے۔
- نعت، ایمان کو بانکپن اور ایثار کو والہانہ پن بخشتی ہے۔
- نعت، نکہتوں کی سرزمین کا نغماتی تذکرہ ہے۔
- نعت، اُس صداقت کا بیان ہے جو اپنے تمام راویوں اور زاویوں کے ساتھ محفوظ ہے۔
- نعت میں الفاظ گنگ اور زبانیں عاجز ہیں کہ بشر، خیر البشر ﷺ کی تعریف کیسے کرے؟
- نعت، دل کی بے قراریوں اور شریعت کی نزاکتوں کا ایک حسین امتزاج ہے۔
- نعت گو کے لیے لازم ہے کہ وہ قبلتاً مکی اور قلباً مدنی ہو۔
- نعت گوئی کے لیے اتباع لہجۂ قرآنی، جہت نما بھی ہے اور منزل نشاں بھی۔
- مالک اور ملائک کے ارمغان صلوٰۃ و سلام کے بعد، ہمارا عجزِ بیان ہی

بہترین بیان ہے۔

- نعت، سنبھل سنبھل کر، لرز لرز کر اور سہم سہم کر، اپنی عظیم نسبت کو شعری شکل دینے کی ایک امکانی کوشش ہے۔
- نعت سے خود حرف کو حرمت، لفظ کو نکہت اور قلم کو نزہت ملتی ہے۔
- نعت، ایک صنفِ سخن نہیں بلکہ موضوعِ سخن ہے۔
- نعت گوئی تغزل کو ایمائیت، جذبے کو رچاؤ اور اظہار کو طرفگی عطا کرتی ہے۔
- نعت، صدیوں سے ہے اور صدیوں کو محیط رہے گی۔
- نعت، گنبدِ آبگینہ رنگ، جس کے محیط میں حباب۔
- نعت، ایک عظیم الشان انسان (ﷺ) کی شان، شایانِ شان انداز سے بیان کرنے کی ایک انسانی کوشش ہے۔
- نعت، حکمِ ربانی بھی ہے اور شعارِ یزدانی بھی۔
- نعت، گنبدِ خضرا سے اُبھرنے اور نکھرنے والے جمالیاتی تسلسل کا شعری تذکرہ ہے۔
- نعت، فکر و نظر کا افتخار اور اظہار و بیان کا انکسار ہے۔
- نعت میں حسنِ کلام اور حسنِ نظر، منتہائے کمال پر پہنچ کر ہم آہنگ ہو جاتے ہیں۔
- نعت، سوچ کو پاکیزگی، دل کو تازگی اور اسلوب کو بالیدگی عطا کرتی ہے۔
- نعت، نبضِ تقدس بھی ہے اور روحِ حرم بھی۔
- نعت، محبتوں، نسبتوں اور وفاؤں کا ایک لافانی سلسلہ ہے۔
- نعت، وہ حقیقت ہے جو حسن کے پیرہن میں مسکراتی ہے۔
- نعت، صبحِ ازل کی لو اور شامِ ابد کی ضو ہے۔
- نعت، فکر و خیال کا کمال بھی ہے اور عقل و خرد کا جمال بھی۔
- نعت، کسی شخص کی نہیں بلکہ ایک اکمل، اجمل اور احسن شخصیت کی ثنا ہے۔
- نعت، عظمتِ رفتہ کی بازیافت کا ایک سچا ذریعہ ہے۔

- نعت، رنگ، خوشبو اور روشنی کا ایک نظر افروز اور دل آویز استعارہ ہے۔
- نعت، دل کی زندگی، روح کی تابندگی، فکر کی رخشندگی اور بیان کی شگفتگی کی مظہر ہے۔
- نعت، قلب مومن کی آرزو اور حیات مومن کی آبرو ہے۔
- نعت سے خرد کو ثروت اور جنوں کو رفعت عطا ہوتی ہے۔
- نعت، ارض وسما کی ہم کلامی ہے۔
- نعت، ذہن، ذوق اور ظرف کا ایک عرفانی سفر ہے۔
- نعت میں اکثر حسرتِ حاضری، لطف حضوری سے نوازی جاتی ہے۔
- نعت گوئی میں رہ رہ کر اپنی کوتاہیٔ فن یاد آتی ہے۔
- نعت، جہاں ہر فکر نارسا اور ہر قلم آبلہ پا ہے۔
- نعت، سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے۔
- نعت نے قلم اور زبان کو حق اور سچ کی عظمتوں سے آشنا کیا ہے۔
- نعت کی تجلیوں سے عہد گزشتہ مستنیر، عصرِ رواں معمور اور دور آئندہ، تابندہ ہے۔
- نعت نے دنیائے سخن میں اظہار کو انوار عطا کیے ہیں۔
- قرآن پاک میں ''قل'' کا لفظ جہاں جہاں ہے، وہ نعت ہی تو ہے...... میں ترا حسن، ترے حسن بیاں تک دیکھوں۔
- ہر دور نعت ہی کا دور رہا ہے کہ...... یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند۔
- نعت گوئی، عالم یاس میں آس کے پھول کھلاتی چلی جاتی ہے۔
- نعت نے دعا کو ایک اجتماعی انداز دیا ہے، نعت گو ذات کے ساتھ کائنات لے کر چلتا ہے۔
- نعت حکم خداوندی بھی ہے اور ایک مومن کی خلقی افتاد کا ابدی اظہار بھی۔
- نعت نے چاہت کے تناظر کو وسعت اور رفعت عطا کی ہے۔

اور

- نعت اُس ذات والا صفات کی توصیف ہے جو
مسکرائی، تو چمنستانِ کونین کی کلیوں نے چٹکنا سیکھا۔
اُٹھی، تو آسمان کو سربلندی ملی۔
چلی، تو ریت کے ذروں کو ریشم کا لوچ عطا ہوا۔
بیٹھی، تو زمین کو جنت بننے کا شرف ملا۔

پروفیسر محمد اقبال جاوید

نعت کہیے مگر احتیاط کے ساتھ!

(دورِ حاضر کے نعت گو شعراء کے لیے لمحہ فکریہ)

دورِ حاضر کو نعت کا دور کہا جاتا ہے۔ نعت نے اِس دور میں جو وسعت حاصل کی ہے وہ یقیناً قابلِ قدر ہے۔ ویسے ہر دور نعت ہی کا دور رہا ہے۔ نعت تو ایسی بہار ہے جو بے خزاں ہے، ایک ایسا نغمہ ہے جو فصلِ بہار کا محتاج نہیں، بلکہ لالہ و گل، رعنائیوں کی بھیک اُس سے مانگتے ہیں۔ حضور ﷺ کا ذکر تو بلند و بالا تھا، ہے اور رہے گا۔ اگر یوں کہا جائے تو شاید بہتر ہو کہ ہمارے دور نے اپنے تشخص کو پا لیا ہے اور بھٹکتی ہوئی انسانیت کو یہ احساس ہو گیا ہے کہ وہی ایک در ہے جہاں تمناؤں کے اضطراب کو آسودگی نصیب ہوتی ہے۔ وہی ایک دیوار ہے جو آبلہ پائی کا واحد سہارا ہے اور وہی ایک راستہ ہے جہاں شوق ہی راہرو، شوق ہی رہبر اور شوق ہی منزل ہوتا ہے۔ آج کے قلم اگر نعت سرا ہیں تو یہ اسی احساس کی شدّت کا نتیجہ ہے۔ اِس دور نے اگر آفتاب کو پہچان لیا ہے تو احسان، آفتاب پر نہیں ہے۔ یہ تو ثبوت ہے اس بات کا کہ دیکھنے والے کی نگاہ سالم اور سمت درست ہے اور یہ بھی محبوب کی عطا ہے، محبّ کا فخر نہیں۔

آنکھوں میں نور، دل میں بصیرت ہے آپ ﷺ سے
میں خود تو کچھ نہیں، مری قیمت ہے آپ ﷺ سے

مجھے کچھ یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاعروں میں ایک دوڑ شروع ہو گئی ہے اور ہر ’’صاحبِ تخلّص‘‘ نعت گو بننے کی سعی کر رہا ہے۔ گویا، ہر بوالہوس نے حسن پرستی کو اپنا شعار بنا لیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک اُس ذاتِ والا صفات ﷺ سے قلبی تعلق نہ ہو،

بات بنتی نہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ اکثر نعتیں یا تو بے کیف ہیں یا غزل کا چربہ۔ غزل مبالغہ آفرینیوں کا دوسرا نام ہے، جبکہ نعت ایک ایسی احتیاط ہے جو تلوار کی دھار پر چلنے کے لیے ضروری ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس نے حضور ﷺ کے بارے میں مبالغے سے کام لیا۔ اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ مقصود صرف یہ ہے کہ نعت میں ادبیت اور حسنِ ادا کو اپنے کمال پر ہونا چاہیے مگر غزل کی مجاز آفرینیوں اور مبالغہ آمیزیوں سے دامن بچانا چاہیے، تا کہ ایسا نہ ہو کہ اِس پاکیزہ صنفِ سخن اور غزل میں امتیاز مشکل ہو جائے اور پھر کہیں ایسا نہ ہو کہ مستقبل میں اس دور کی نعت کی تطہیر کے لیے کسی مجتہد کو اٹھنا پڑے اور کہنا پڑے کہ ۔

نالہ ہے بلبلِ شوریدہ ترا خام ابھی
اپنے سینے میں اِسے اور ذرا تھام ابھی

اور بقول ڈاکٹر سیّد عبداللہ ''کوئی ایسا شخص عشقِ رسول ﷺ کی شاعری نہیں کر سکتا جو محبت کے کرب و درد، انہاک اور مرکزیتِ توجہ سے باخبر نہ ہو۔'' سچی بات یہ ہے کہ نعت کی دنیا میں محو ہونے والا انسان، کُوئے مجاز کا رُخ کر ہی نہیں سکتا، کیوں کہ جب حقیقت دل میں سما جائے تو افسانے خود بخود بکھر جایا کرتے ہیں:

عشق اک کفر ہے جب تک ہے وہ محدودِ مجاز
اور اِس حد سے گزر جائے تو ایماں ہو جائے

ایک نعت گو کے نزدیک حضور ﷺ کی محبت کے مقابلے میں باقی تمام محبتیں فروتر ہو جاتی ہیں، یہاں تک کہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کا مومن بیٹا حضور ﷺ سے عرض کرتا ہے کہ اجازت ہو تو اپنے منافق باپ کی گردن اتار کر آپ کے قدموں میں رکھ دوں۔ پاسِ ناموسِ عشق اور تکمیلِ ایمان کا تقاضا یہی ہوا کرتا ہے:

وفا کا سوز تو کندن بنا دیتا ہے انساں کو
محبت جس کو خاکستر کرے گی کیمیا ہو گا

ضرورت اس امر کی ہے کہ غزل باوضو ہو کر نعت بن جائے۔ مگر غزل باوضو ہو نہیں سکتی جب تک کہ شاعر خود باوضو نہ ہو۔ چنانچہ ضروری ہے کہ شاعر نعت کہنے سے

پہلے، حضور ﷺ سے تعلق کی کوئی صورت پیدا کرے اور اِس صورت کی اوّلین منزل اتباعِ رسول ﷺ ہے جس میں اہم ترین چیز اہتمامِ نماز ہے کہ وہ مومن و کافر میں حدِّ امتیاز ہے۔ نماز، حمد و ثنا اور درود و سلام کا ایک شرعی انداز ہے اور نعت اسی درود و سلام کا غنائی اظہار ہے، گویا جب تک دل کا آئینہ شفاف نہ ہو، اُس میں جمالِ رسالت ﷺ جھلک نہیں سکتا اور مکدّر آئینہ نہ کوئی عکس سمیٹ سکتا ہے اور نہ کوئی جھلک دکھا سکتا ہے۔

عارض و رخسار اور گیسوو کاکل کے تذکروں نے بھی نعت کو غزل بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے لیے معشوق، نازنین، طرح دار، خوب رُو، ایسے الفاظ نعت میں در آئے ہیں۔ رسولِ پاک ﷺ، یقیناً حسنِ سراپا تھے کہ سورج اُن کی ضیائے رُخ سے تاب و تب لیتا، راستے اُن کے قدموں کی چاپ سے جھوم اُٹھتے، کہسار اُن کے قدِ دل نواز سے سربلندی پاتے اور فضائیں اُن کے نفس کی مہک سے عنبر فشاں رہتی تھیں۔ مگر اصل شے غازۂ جاں تھا جس سے رُخِ رسول ﷺ کا ہر خط نکھر گیا تھا اور اسی غازۂ جاں کا دوسرا نام سیرتِ رسول ﷺ ہے جس کی آگہی، شناسائی، تعلق اور محبت کے بغیر، ایمان ہی مبہم ہے اور ایمان ہی مشکوک ہو تو نعت کے لیے اگر قلم اُٹھے گا تو وہ تخلیق، مجاز سے بلند نہ ہو سکے گی۔

میں بہ صد توبہ و استغفار لکھتا ہوں کہ قرآنِ مجید میں موسیقیت کی جو شان، ترنم کا جو انداز، آہنگ کی جو کیفیت اور دل نشینی کی جو خصوصیت ہے، اُسے ہم شعری جمال و کمال کے جملہ محاسن کے باوجود شعر کا نام بھی نہیں دے سکتے اور قرآن نے شعرا کی تکذیب بھی، غالباً، اِسی لیے کی کہ اس دور کے لوگ نبی کریم ﷺ کو شاعر اور قرآن کو شعر کہتے تھے، گویا قرآن اپنی تمام تر ترنم ریزیوں کے باوجود شعر نہیں ہے۔ اسی طرح نعت میں اسلوب و ادا کی تمام تر رعنائیوں کے باوجود غزل کا رنگ اور ڈھنگ نہیں ہونا چاہیے اور نہ اُن اصطلاحات و تشبیہات کو نعت کے عظیم و جلیل ممدوح کے لیے استعمال کرنا چاہیے، جو غزل کی مجازی فضا کے لیے مخصوص ہیں۔

قدیم شاعر جب نعت کہتے تھے تو اُن کے پیشِ نظر نعت گوئی کا کڑا معیار ہوتا

تھا۔ نتیجہ معلوم کہ وہ لوگ اپنے دل کی پاکیزگی، عقائد کے خلوص، روح کے گداز اور جملہ شعری صلاحیتوں کے باوجود نعت کہنے سے لرزتے تھے کہ کہیں توہین کے مرتکب نہ ہو جائیں، کیونکہ ممدوح وہ ذاتِ گرامی تھی جس کے حضور میں جنیدؒ و بایزیدؒ بھی سانس روک کر آتے تھے اور اُن شعرا کے پیشِ نظر قرآنِ پاک کی یہ تنبیہ بھی تھی کہ رسول کی آواز سے اپنی آواز بھی اُونچی نہ کرو، بہ صورتِ دیگر اعمال یوں سلب ہو جائیں گے کہ احساس تک نہ ہوگا۔ آج ہر کہ و مہ نعت کہنے کی دوڑ میں شریک ہے۔ اس دوڑ نے نعت کو بے کیف، بے سوز اور محض بیت بازی بنا کر رکھ دیا ہے۔ دل میں منافقت کے بُت چھپا کر نعت نہیں کہی جا سکتی، جب تک نعت گو سراپا نالہ نہیں بنے گا، اس کی نوا بے تاثیر رہے گی۔ جب تک سوزِ دل، سازِ رگِ جاں نہیں ہوگا، نعت، منافقت ہی کی ایک صدائے بازگشت ہوگی۔ ''چونکہ یہ دور نعت کا ہے، اس لیے نعت کہنی چاہیے'' یہ منافقت کا ایک انداز ہے اور سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا تھا کہ منافق ہر شب کا چراغ ہوتا ہے۔

نعت خود بولتی ہے۔ اس کا خلوص قاری کے دل میں خود بہ خود اترتا ہے۔ شعر کے پیراہن میں لرزتے ہوئے آنسوؤں کی تپش اور مچلتے ہوئے گداز کی لو از خود دل کی طہارت اور قلم کی پاکیزگی کا پتا دیتی ہے۔ مگر آج کی اکثر نعتیں، علیل جذبوں، اپاہج عقیدتوں اور وقتی مصلحتوں کی ترجمان ہیں۔ انداز کی خوش نمائی کے لاکھ پردوں کے باوجود اعمال کی سیاہی نمایاں ہے اور ریشمی الفاظ کی بہتات اور شبنمی تراکیب کا شکوہ بھی ابتذالِ کردار کو چھپا نہیں پاتا...... نتیجہ یہ ہے کہ نعت میں الفاظ کا بانکپن تو ہے مگر اخلاص کا جمال نہیں اور محض لفظوں کا حُسن ہر دور میں گفتار کے غازیوں کی منافقت کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ صورتِ حال یہ ہے کہ آج کی بیشتر نعتوں کو اگر حضور ﷺ کے اسمِ گرامی کے بغیر پڑھا جائے تو اُن میں اور ایک عام غزل میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا اور بعض تو توہین تک جا پہنچتی ہیں اور لوگ انھیں جدید دور کا جدید انداز سمجھ کر گوارا کر رہے ہیں۔

گزشتہ دنوں ایک اخباری مبصر نے ٹھیک لکھا تھا کہ آج کے بعض شاعر پہلے ایک

غزل کہتے ہیں، پھر وہی غزل قائد اعظم کی شان میں نظم بن جاتی ہے اور بہ وقتِ ضرورت وہی نظم، نعت کا روپ دھار لیتی ہے...... نعت کو نہ اس روپ کی ضرورت ہے نہ بہروپ کی، اور ڈر ہے کہ کہیں ایسی ثنا وجہِ ناراضی نہ ہو جائے اور رحمتِ عالم ﷺ کی خشمگیں نگاہوں کا کون سامنا کر سکے گا؟ شاعر کے لیے بہترین 'حَکَم' اس کا اپنا ضمیر ہے۔ اگر اُس کا ضمیر نعت گوئی پر مطمئن ہے تو ٹھیک، بہ صورتِ دیگر اُسے اپنے گستاخ قلم کو لگام دینی چاہیے اور توبہ کرنی چاہیے۔ غیر مطمئن ضمیر، دھندلے دل اور آلودہ قلم کے ساتھ نعت گوئی ایک خوفناک جسارت ہے۔

خیال رہے کہ نعت ذرا سی بے احتیاطی (بہ زعمِ خویش عقیدت) سے حمد بن جاتی ہے اور اکثر نعتیں ایسی ہیں کہ حضور ﷺ کے تصور کے بغیر انھیں پڑھا جائے تو وہ حمد لگتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور ﷺ کو اُن کے مرتبے سے گرا دینا، اپنے ایمان کو ختم کر لینا ہے اور مرتبے سے بڑھا دینا شرک ہے۔ احتیاط کے انھی تقاضوں کی وجہ سے بڑے بڑے قادر الکلام نعت کے میدان میں خود کو عاجز محسوس کرتے ہیں۔

نعت گوئی جہاں ایک شاعر کے لیے سعادت ہے، وہاں آزمائش بھی ہے۔ شاعرانہ صلاحیتیں تو ہر قلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہیں۔ شاعر ذاتی طور پر اُس وہبی ذوق کو محض جلا دیتا ہے۔ اِسی طرح حبِ رسول ﷺ ہر مسلمان کا سرمایۂ افتخار ہے۔ 'ظرف' اور 'عطا' کے مطابق دل کی اِس کیفیت میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ یہ دونوں صلاحیتیں فطرت کی دین ہیں۔ انسان کے بس کی بات نہیں ہیں۔ ایک نعت گو کے لیے بس کی بات اگر کوئی ہے تو وہ یہی کہ اس نے نعت کو نعت کے دائرے میں رکھنے کے لیے کیا کیا ہے؟ وہ اس کے لیے ذمہ دار بھی ہے اور جواب دہ بھی اور کسوٹی ایک ہی ہے کہ نعت کہتے کہتے، توحید کے تقاضے تو مجروح نہیں ہو گئے، وہ پیمانِ وفا ٹوٹ تو نہیں گیا جو ''الست'' والی رات کو ہر ذی روح سے باندھا بھی گیا تھا اور مانا بھی کہ اللہ، اللہ ہے۔ اس کی ذات میں، اس کی صفات میں، اُس کے اختیارات میں اور اس کے حقوق میں کسی کو شریک نہیں کیا جائے گا۔ گویا جوہرِ الوہیت میں اس جیسا کوئی نہیں، اُس ایسی صفات بھی کسی میں نہیں، اُس جیسا دینے والا اور چھیننے والا بھی کوئی اور نہیں۔ رکوع و سجود بھی اسی

کے لیے وقف، دعا و پکار بھی اُسی بارگاہ میں، اور اس پر ہر روح نے ہاں بھی کہی اور شہادت بھی دی۔ یہ پیمانِ وفا جب بھی ذہنوں میں دھندلایا، اللہ تعالیٰ نے اُسے تازہ کرنے کے لیے نبی بھیجے۔ ہر نبی کے پہلے اور آخری سبق میں توحید ہی کی خوشبو اور توحید ہی کی تازگی ہے۔ رنگ اور خوشبو کے یہ قافلے، ہزاروں کی تعداد میں، پے بہ پے اِسی لیے آتے رہے اور پھر آخر میں وہ آئے جنھیں اقبالؔ نے آیۂ کائنات کا معنیِ دیریاب کہا اور ظفرؔ علی خاں نے الست والی تاریک رات کو باندھے جانے والے عہد (توحید) کو نورِ اوّلین قرار دیتے ہوئے، حضور ﷺ کو اُس نور کا اُجالا کہا ؎

پھوٹا جو سینۂ شبِ تارِ الست سے
اُس نورِ اوّلیں کا اجالا تمھی تو ہو!

اب، چونکہ اس آخری آنے والے کے بعد، کسی اور نے نہیں آنا، اس لیے امتِ محمدی کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اِس چراغ کی لَو کو اونچا رکھے۔

نعت گوئی آزمائش اسی لیے ہے کہ حمد میں انسان جتنی بھی تعریف کرے، اتنی ہی کم ہے، جب کہ نعت میں شاعر کو انتہائی چوکنا اور باشعور رہنا پڑتا ہے۔ بہ زعم خویش ارادت و محبت کی رو میں بہہ جائے تو ''الست'' والا عہدِ وفا ٹوٹ جائے گا اور اگر شایانِ شان بات نہ بن سکے تو قلم توہینِ رسالت کا مرتکب ہوگا۔ دونوں صورتوں میں ایمان کا جملہ حسن و کمال سلب ہو جائے گا اور شاعر کی بے شعوری کو شعور اس وقت آئے گا جب میدانِ حشر میں خود ممدوحِ عظیم و جلیل ﷺ اپنے ہی نعت گو کے خلاف، حضورِ کبریائی میں استغاثہ دائر کر رہے ہوں گے۔ نعت سرائی میں خدا کو خدا کے اور رسول ﷺ کو رسول (ﷺ) کے مقام پر رکھنا ہی نعت گو کی آزمائش ہے۔ یہ منزل جتنی بڑی ہے، اتنی ہی کڑی بھی ہے۔

سچی نعت گوئی کے لیے مقامِ نبوت اور شانِ رسالت سے واقف ہونا بھی ضروری ہے۔ توحید کے تقاضوں سے مکمل آگاہی بھی چاہیے اور یہ بھی لازم ہے کہ مدحت نگار، نعت کو غزل کی آشفتہ مزاجی اور قصیدے کی مبالغہ آرائی سے بچالے جائے، کیونکہ غزل اور قصیدے کی کوئی مذہبی حیثیت نہیں، یہاں ہر مبالغہ، خیال آفرینی اور ہر مستانہ

لغزشِ حسن ہے جبکہ نعت کی ایک دینی حیثیت ہے، اس لیے یہاں قلم قلم پہرے ہیں اور دیکھنے والی نظروں کو دیکھنا بھی چاہیے اور ٹوکنا بھی کہ کہاں کہاں عقیدت نے عقیدے کے آبگینے کو مجروح کیا ہے، کیونکہ عقیدہ بہ ہر نوع بالاتر ہے۔ حضور ﷺ ہم مسلمانوں سے صرف خراجِ عقیدت نہیں، بلکہ خراجِ اطاعت بھی لینے کے لیے تشریف لائے تھے۔ یاد رہے کہ سچا اتباع ہی محبت کی واحد دلیل ہے۔

دورِ حاضر کے ایک عظیم نعت گو جناب حفیظ تائبؔ کے الفاظ میں:

''نعت اِس کیفیت کا نام ہے جب فکرِ شاعر، ذاتِ رسالتِ مآب ﷺ کی طرف پورے انہماک و اخلاص کے ساتھ رجوع کرتا ہے۔''

یہ کیفیت خدائے کریم کی خصوصی عنایت میں سے ہے۔ اس کیفیت کے الفاظ میں ڈھلنے کا عمل بھی تائیدِ ایزدی کے بغیر ممکن نہیں، یہاں قدرتِ فن ساتھ دینے سے قاصر رہتی ہے:

کیا فکر کی جولانی کیا عرضِ ہنر مندی
توصیفِ پیمبر ﷺ ہے توفیقِ خداوندی

میں نعت گوئی کے موجودہ رجحان کو روکنا نہیں چاہتا، محض سنبھلنے کی تلقین کر رہا ہوں۔ نعت کے لیے جس پاکیزہ سوچ اور کمالِ محویت کی ضرورت ہے، اس کا احساس ہر نعت گو کو ہونا چاہیے۔ بارگاہِ لطف و کرم سے یہ طہارت و نظافت نصیب ہو جائے تو خاص کرم ہے، ورنہ طلب اور آرزو تو ہونی چاہیے، معلوم نہیں نصیب کب کھل جائیں۔

فیض حق ناگاہ می رسد
و لیکن بر دلِ آگاہ می رسد

اور سچی طلب کی پذیرائی یقیناً ہوتی ہے۔ اگر وہاں سے توفیق مل گئی تو پھر فکر کے عقدے خود بخود کھل جائیں گے اور قلم میں بھی پرِ ہُما کی جنبش پیدا ہو جائے گی۔

نعت میں کیسے کہوں اُن کی رضا سے پہلے
میرے ماتھے پہ پسینا ہے ثنا سے پہلے

ڈاکٹر سید محمد ریاض الحسن گیلانی

آدابِ نعت

کوئی کام جتنا زیادہ مقدس ہوتا ہے، اتنے ہی زیادہ اس کے آداب و شرائط ہوتے ہیں۔ نعت کے لفظی معنی حلیہ کے ہیں۔ عرف عام میں اس سے مراد حضور نبی کریم ﷺ کی شان مبارک اور آپ ﷺ کا ذکر شریف ہے۔ نعت شریف کہنا اور نعت شریف پڑھنا جس قدر مستحسن ہے، اسی قدر مشکل بھی ہے۔ جو بات بھی کہی جائے اور پڑھی جائے، وہ صحیح ہونی چاہیے اور حضور نبی کریم ﷺ کے شایانِ شان ہونی چاہیے۔ اس سلسلے میں ذرہ بھر بھی کوتاہی یا غیر ارادی طور پر غیر مناسب الفاظ کا استعمال نعت کہنے والوں کے لیے اور سننے والوں کے لیے کسی بڑے وبال کا باعث بن سکتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی کے بارے میں اظہار خیال کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ شخص آپ ﷺ کے مقام سے آشنا اور آپ ﷺ کے بارے میں اس کی معلومات درست ہوں۔ غیر نبی کے لیے نبی کو سمجھنا نہایت ہی مشکل کام ہے اور سردار انبیا ﷺ کی ذات گرامی تو رب کائنات اور کائنات کے مابین برزخ کی حیثیت رکھتی ہے۔ لہٰذا وہی شخص اس میدان میں قدم رکھ سکتا ہے جس کا علم وسیع ہونے کے ساتھ ساتھ مستند اور عمیق بھی ہو۔ اس کے علم کے صرف دو ماخذ ہوں۔ ایک رب العالمین اور دوسرے رحمت للعالمین۔ اپنا اجتہاد اور ذاتی ذوق اس میدان میں کام نہیں آ سکتا بلکہ خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔ یہ ایسا نازک معاملہ ہے کہ یہاں معمولی بھول سے ایمان کے پر جل سکتے ہیں اور اعمال ضائع ہو سکتے ہیں۔

علم کا مستند، وسیع و عمیق اور جذبات محبت سے سرشار ہونا کافی نہیں۔ اس کے

ساتھ الفاظ کی بندش اور ادائیگی بھی نبی کریم ﷺ کے شایان شان ہونی چاہیے۔ جو انداز بیان ایک انسان کو اپنے جیسے انسان کے ساتھ ہوتا ہے، وہ یہاں نہیں چل سکتا۔ شعرا حضرات غزل کہتے کہتے نعت کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ جو انداز تخاطب غزل کے محبوب کا ہوتا ہے، وہی غیر دانستہ طور پر نعت میں بھی در آتا ہے اور بے ادبی کا باعث بنتا ہے۔ یہ بے ادبی ایسی نہیں ہے کہ آگاہ ہونے پر معذرت سے بات بن جائے۔ یہاں سب کو کچھ ضائع ہوسکتا ہے درآنحالیکہ اس کا پتہ بھی نہ چلے۔ قرآن کریم میں ہے۔

❑ ''اے ایمان والو! اپنی آواز کو نبی کریم ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو اور آپ ﷺ کے ساتھ اس انداز سے مخاطب نہ ہوا کرو جس طرح تم آپس میں گفتگو کرتے وقت ہوتے ہو۔ اس طرح کرنے سے تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تم کو خبر بھی نہ ہوگی کہ ایسا ہو گیا ہے'' ۔(الحجرات:2)

حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ وہ نازک مقام ہے کہ بے ادبی کا ارادہ ہوتے ہوئے بھی بے ادبی کا ارتکاب درست نہیں۔ لہٰذا نعت کے میدان میں قدم رکھنے سے پہلے ایک مرتبہ نہیں، ہزار مرتبہ سوچنا چاہیے کہ کیا میں اس کا اہل ہوں؟ کیا میرا علم اس کا ساتھ دے سکے گا اور کیا وہ تمام ادب و آداب ملحوظ خاطر رکھ سکوں گا جو اس کے لیے ضروری ہیں اور یہ کہ کسی گرفت میں تو نہیں آ جاؤں گا!!

اللہ تعالیٰ تو نبی کریم ﷺ پر درود پاک بھیجتے ہیں مگر شعرا حضرات نعت شریف کہتے وقت آپ ﷺ کے لیے وہی بے تکلفی اور بے ادبی کے الفاظ تو، تم، تمہارا، تیرا وغیرہ استعمال کرتے ہیں جو غزل کے محبوب کے لیے روا رکھتے ہیں۔ ایسی نعت سنتے وقت دل خوف سے کانپ اٹھتا ہے کہ کہیں سننے والے بھی کسی پکڑ میں نہ آ جائیں! نعت خواں حضرات آواز کے زیر و بم کے ساتھ حسن صوت کا مظاہرہ کرتے ہیں یا فن موسیقی میں مہارت رکھنے کے لیے اپنا گلا پھیرتے ہیں، ایسا کرنا بے ادبی سے خالی نہیں۔

شعرا حضرات چونکہ غیر ارادی طور پر اس روش میں مبتلا ہیں، اس لیے جب ان کی توجہ اس غلطی کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے تو بعض حضرات فوراً اصلاح کی طرف

مائل ہو جاتے ہیں۔مگر بعض حضرات کی انا آڑے آجاتی ہے اور وہ پرانے اساتذہ اور بزرگوں کے کلام کا حوالہ دینے لگ جاتے ہیں حالانکہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اگر وہ بزرگ موجود ہوتے تو اس جانب توجہ آتے ساتھ ہی اصلاح فرما لیتے۔نعت کی اصلاح اور اس پر خندہ پیشانی سے آمادگی حضور نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمانہ کفر میں حضور خاتم النبیین ﷺ کی شان میں گستاخانہ اشعار یعنی آپ ﷺ کی ہجو کہتے تھے اور اس بارے میں بدنام تھے۔فتح مکہ کے وقت آپ ﷺ نے عام معافی کا اعلان فرمایا لیکن جن سترہ اشخاص کے بارے میں حکم فرمایا کہ جہاں ملیں، اور جس کو بھی ملیں قتل کر دیے جائیں، ان میں کعب بن زہیرؓ بھی تھے۔وہ بھاگ کر طائف چلے گئے اور روپوش ہو گئے۔ان کے بھائی بھی ساتھ تھے مگر ان پر یہ حکم لاگو نہیں تھا۔وہ کعب کی اجازت لے کر آپ ﷺ کی زیارت کو گئے، مقدر کے سکندر نکلے اور آپ ﷺ کو دیکھتے ہی حلقہ بگوش اسلام ہو گئے اور پھر آپ ﷺ کی غلامی کو چھوڑ کر کعب کے پاس واپس نہیں گئے۔حضور اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ چلے گئے اور وہاں سے کعب بن زہیر کو خط لکھا اور یہ کہہ کر انہیں آنے پر آمادہ کیا کہ کسی کے خلاف کتنا بھی سخت حکم کیوں نہ ہو، جس کسی نے حاضر خدمت ہو کر آپ ﷺ سے معافی طلب کی ہے، اسے ضرور مل جاتی ہے۔کعب بن زہیرؓ فجر کی نماز کے فوراً بعد مسجد نبوی ﷺ میں آپ ﷺ کے سامنے پیش ہو گئے اور عرض کیا کہ اگر کعب بن زہیرؓ آپ کے سامنے معافی کا طلب گار ہو تو آپ ﷺ اسے معاف فرما دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا بالکل! اس پر کعب بن زہیرؓ نے اپنا تعارف کرایا کہ وہ میں ہی ہوں اور معافی کا طلب گار ہوں۔ایک انصاریؓ پاس کھڑے تھے۔انہوں نے عرض کیا کہ میں اس کا سر قلم کر دوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: اب اس کی اجازت نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ معافی مانگ چکا ہے۔معافی ملتے ہی حضرت کعب بن زہیرؓ نے کلمہ شریف پڑھ لیا۔حضور نبی رحمت ﷺ کے صحبت کا کمال تھا کہ ایمان نصیب ہوتے ہی حضرت کعب بن زہیرؓ آنِ واحد میں اپنی انتہائی بلندیوں پر پرواز کرنے لگتے ہیں۔بڑے شاعر تھے، انہی قدموں پر آپ ﷺ کی شان میں شاندار نعت کہہ دی جو قصیدہ بانت

سعاد کے نام سے مشہور ہے۔اس کا ایک شعر یوں ہے:

"ان الرسول لسیف یستضاء به
مهند من سیوف الهند مسلول"

"رسول کریم ﷺ ایسی تلوار ہیں جو (قتل و غارت گری کی بجائے فیضان رحمت سے) منور فرما رہی ہے۔ یہ ایسی تلوار ہے کہ ہندوستانی تلواروں میں سے بھی چمکارے مارنے میں ممتاز ہے"۔

اس وقت ہندوستانی تلوار دنیا میں اعلیٰ قسم کی تلوار سمجھی جاتی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے خوشی سے قصیدہ سماعت فرمایا،مگر اس شعر پر شاعر کو ٹوک دیا اور یوں اصلاح فرمائی۔

ان الرسول لسیف بستضاء به
مهند من سیوف الله مسلول

آپ ﷺ نے پہلے مصرع کو ویسے ہی برقرار رکھا اور دوسرے مصرع میں ہند کی جگہ اللہ کا لفظ ڈال دیا۔شاندار اصلاح بھی فرمادی اور شعر کے وزن میں بھی فرق نہیں پڑا۔آپ ﷺ نے اپنی ذات کو دنیا کے کسی مخصوص خطے تک محدود کرنا پسند نہیں کیا بلکہ ہند کی جگہ اللہ کا لفظ ڈال کر اپنی شخصیت کی عالمگیریت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔حضرت کعب بن زہیرؓ نبی کریم ﷺ کے احسان اصلاح کو اپنی خوش بختی سمجھتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ نعت کی اصلاح کرنا حضور نبی کریم ﷺ کی قولی و فعلی سنت ہے جبکہ نعت کو اصلاح کو خندہ پیشانی سے قبول کرنا نبی کریم ﷺ کی تقریری سنت ہے۔

ڈاکٹر ریاض مجید

برسبیل نعت

(فقہی مسالک اور مذہبی گروہ بندیاں)

نعت رسول اکرم ﷺ کے پھیلاؤ کے ساتھ ایک مسئلہ جو الیکٹرانک میڈیا کے دور میں زیادہ نمایاں ہو رہا ہے وہ مختلف مذہبی مکاتب فکر، مسلکی گروہ بندی اور سلاسل سے وابستہ عقیدت کا ایسا اظہار ہے جو نعت اور صاحبِ نعت کی سیرت و کردار اور تعلیمات کے منافی ہے۔ نعت کی صنف کو حضورؐ کی محبت سے خاص ہونا چاہیے۔ نعت کی بنیاد آپ ﷺ سے محبت کا اظہار ہے اس اظہار میں ایسے تصورات و افکار کو آمیز نہیں کرنا چاہیے جس میں کسی دوسرے مکتب فکر سے وابستہ افراد کے لیے نفرت، طنز، تضحیک یا تشنیع کا کوئی اشارہ یا سامان ہو۔

''معاشرے میں پھیلے تعصب، نفرت اور عدم برداشت کے کانٹے چن کر محبت، تحمل اور رواداری کے پھول اُگانے کی کوشش'' کے درس کی تلقین اخبارات اور ٹی وی کی سکرین پر کبھی کبھار نظر آتی ہے۔ علمائے کرام بھی اپنے خطبوں اور تقریروں میں اس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے رہتے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ ایک حقیقت ہے کہ سال بہ سال اور عشرہ بہ عشرہ مسلکی تعصب اور عدم برداشت کا رویہ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ علمائے کرام جن پر معاشرے کو متوازن رکھنے کی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے اکثر وہی ان روّیوں کے پھیلاؤ کا باعث ہیں۔ ان حالات اور مذہبی گروہ بندیوں کے اس ماحول میں نعت نگاروں اور نعت خوانوں کو بہت محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ نعت کو مختلف فقہی اور مسلکی گروہوں میں اتحاد اور یگانگت کا ذریعہ بننا چاہیے نہ کہ فروعی اختلافات کو بڑھاوا دینے

کا۔ان دنوں نعتیہ مجالس اور بعض نعتیہ شاعروں میں کچھ لوگ اہتمام سے ایسے شعر پڑھ رہے ہیں جو واضح طور پر اور بعض بین السطور اپنے خاص مسلک کی اشاعت اور دوسروں کی دل آزاری کا سبب بن رہے ہیں۔ایسے نعتیہ اشعار جو ''نعت برائے اشاعت مسلک ذاتی و دل آزاری مسالک دیگراں'' کے ذیل میں آتے ہیں دینی مسلمات سے متجاوز ہیں اور مشرکانہ عقائد کی ترجمانی کرتے ہیں۔ یہ نہ صرف نعت کے پاکیزہ اور محبت اساس ماحول کو غبار آلودہ کرتے ہیں بلکہ اخلاقیات کے عام اصولوں کے منافی بھی ہیں۔

اسلام میں کئی مذہبی اور مسلکی گروہ، طبقے اور جماعتیں ہیں ان سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مالکی، حنفی، حنبلی، شافعی وغیرہ کئی جماعتیں فقہی تعبیرات کے نتیجے میں سامنے آئیں۔سنی اور شیعہ جماعتوں کی تفریق کی ابتدا صحابہؓ کے دور میں سامنے آ گئی تھی۔مختلف اسلامی ملکوں میں بزرگان دین اور صوفیا کے سلاسل بھی وقت کے ساتھ ساتھ سامنے آئے۔ جے سی ٹرمنگھم نے The Sufi Orders in Islam (مطبوعہ 1971ء) میں بیسیوں ایسے سلاسل کا ذکر کیا ہے جو برصغیر پاک و ہند میں نایاب یا کم کم سننے میں آتے ہیں لیکن دوسرے اسلامی ممالک مصر، مراکش، اُردن، لیبیا وغیرہ میں بڑے معروف ہیں۔مثلاً مولویہ، شاذلیہ وغیرہ وغیرہ۔

ہمارے ہاں قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، صابریہ، قلندریہ وغیرہ صوفیائے کرام کے مسلکوں، جماعتوں یا گروہوں کا ایک طویل پس منظر ہے یہ ایک دم وجود میں نہیں آئے۔ ان کا ایک تاریخی سیاق و سباق ہے بعض سلاسل کے ساتھ مقامی مذہبی شخصیات کے علاقوں اور ناموں کی نسبتیں بھی شامل ہوتی گئیں۔ یوں ایک سلسلے سے کئی ضمنی سلسلے بنتے گئے قادری، قادری چشتی، قادری چشتی نظامی وغیرہ آج بعض سلسلوں میں پانچ پانچ چھ چھ نسبتیں ضم ہو کر ایک نئی شکل اختیار کر چکے ہیں اگر صوفیائے کرام کے سلاسل کا تاریخی تناظر میں تجزیہ کیا جائے تو یہ ایک فطری تقسیم در تقسیم یا اضافہ در اضافہ کا سلسلہ وار عمل تھا جس میں زمینی نسبتیں اور شناختیں بھی جداگانہ رنگ روپ اختیار کرتی گئیں مثلاً بغدادی، اجمیری وغیرہ۔

ان تمام جماعتوں، گروپوں اور سلسلوں کی بنیاد بلاشبہ توحید و رسالت پر ہے اسلام کے بنیادی عقائد، ارکان پر سب کا ایمان ہے۔ الحمدللہ! سب امت مسلمہ میں ہیں۔ فقہی اور مسلکی نسبت صرف شناخت ''لتعارفوا!'' (قرآن مجید) ہی کے لیے ہونی چاہیے اپنے مسلک اور فرقے کو اہم سمجھنے اور دوسرے کی توہین و استہزا کے لیے نہیں۔ فقہی اور مسلکی شناختیں اسلام کی جگہ نہیں لے سکتیں اور .... ؎ گر فرقِ مراتب نہ کنی زندیقی...... کے مطابق اگر کوئی اپنی مسلکی شناخت کو دین پر مقدم سمجھتا ہے تو وہ اپنے آپ کو دین کے دائرے ہی سے نکال لیتا ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے یہ فقہی اور مسلکی گروپ، ایک دن میں نہیں بن گئے۔ ان کے عقب میں صدیوں کی 'ریاضت' اور تگ و دو کارفرما ہے ان مسلکوں کی بنیاد کو نیک نیتی پر محمول کرنا چاہیے، معاشرے میں بعض بزرگان دین اور مذہبی مدرسوں سے وابستہ علمی شخصیات نے اپنے اپنے طور پر جو صالح کوشش کی ان کے نتیجے میں یہ مدرسے اور سلسلے سامنے آئے۔

ان مذہبی گروہوں، جماعتوں، مسلکوں اور صوفیائے کرام کے سلسلوں کا آغاز مختلف فقہی تعبیروں، مسائل کی تفہیم، مزاج اور طریق کار کے فروعی اختلافات سے ہوا۔ اسلام کے دائرے کے اندر جتنے طائفے اور جماعتیں ہیں بظاہر ان کی بنیاد نیک نیتی پر اٹھائی گئی۔ جب تک اکابرین دین کی فہم اور تعبیر کے اختلاف ایک قرینے اور شائستگی کے اندر تھے، وہ اپنے پیروکاروں کو خدا خوفی، ایثار اور باہمی اتحاد کی تعلیم دیتے تھے۔ ماضی میں (اور شائد آج بھی) کچھ ایسے علمائے کرام نظر آجاتے تھے جو مختلف مدارس کے تعلیم یافتہ تھے فقیہہ، قرآن، حدیث، تجوید اور دوسرے مذہبی علوم کے لیے جنھوں نے مختلف مدارس اور اساتذہ سے تحصیل علم کے مراحل طے کیے تھے کئی ایسے واقعات بھی ملتے ہیں کہ اکابرین نے اپنے شاگرد کو خود دوسرے مدرستے میں جانے کی تلقین کی۔ اسی طرح صوفیائے کرام کے سلسلوں میں کوئی آپسی اختلاف نہیں تھا۔ صاحبِ سلسلہ سالک کے مزاج کو دیکھ کر بعض اوقات اسے خود دوسرے سلسلے سے وابستہ ہونے کی ترغیب دیتا یوں دینی علوم اور صوفیانہ شغف کے لوگ کئی کئی سلسلوں سے وابستگی رکھتے اور مختلف مرشدوں

سے بیعت ہوتے۔ انہیں دوسرے مسالک کے احترام کی تلقین کی جاتی مگر اب گزشتہ قریباً نصف صدی سے مذہبی منافرت دشمنی اور فقہی اختلاف کی فضا جنگ و جدل تک پہنچ گئی ہے۔ صلح جو اکابرین کے بعد مسند ارشاد جن کے تصرف میں آئی ہے وہ اپنے مدارس، مساجد اور حلقوں میں دوسرے مذہب، جماعت اور ملک کے نام سننے کے روادار نہیں۔ امت مسلمہ جماعت در جماعت اور فرقہ درفرقہ بیسوؤں حصوں میں بٹ چکی ہے۔ مختلف فقہی سلسلوں سے وابستہ افراد ایک دوسرے کی مساجد و مدارس میں جانا تو کیا ایک دوسرے سے ہاتھ ملانے اور سلام کرنے کو بھی پسند نہیں کرتے۔ نعت نگار اور نعت کار (نعت پر تحقیق وتنقید کا کام کرنے والے، نعت کے مرتبین وغیرہ) بھی اس فضا کا شکار ہو رہے ہیں، وہ اپنے فرقے اور مسلک کے علاوہ دوسروں کو نظر انداز کرنے کا فریضہ عبادت سمجھ کر سرانجام دیتے ہیں۔ مختلف سیمینار، کانفرنسوں اور مشاعروں میں شرکاء کی فہرست تیار کرتے ہوئے اس بات کا خاص خیال کیا جاتا ہے کہ ان کے ہم خیالوں کے علاوہ دوسرا کوئی فرد ان میں شامل نہ ہو پائے۔ مذہبی شخصیات کی طرح نعت نگاروں کو بھی بدعتی، وہابی، رافضی، ناصبی، دیوبندی، بریلوی، گستاخ اور منافق جانے کن کن ناموں سے یاد کر کے ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچی جا رہی ہیں۔ اپنے رسائل اور انتخابات نعت میں وہ غیر مسلم نعت نگاروں کو شامل کر لیتے ہیں لیکن دوسرے مسلک کے وابستگان کو نظر انداز کرتے ہیں۔ اگر کسی مضمون میں ان کا ذکر کرنا پڑ جائے تو وہ سرسری انداز میں کرتے ہیں اور ان کی تحریروں کو ہدف تنقید بناتے ہیں۔

نعت میں نسبتی حوالوں، محبتوں اور عقیدتوں کے اظہار میں بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے نعت لکھتے ہوئے نعت نگار کا مرکزی ومحوری موضوع نعت ہی ہونا چاہیے دوسری نسبتی عقیدتوں کا اظہار ضمنی مقام ومرتبہ اور ذیلی شان ورفعت کے طور پر آنا چاہیے نہ کہ نعت کی مرکزی شخصیت آنحضرتؐ کی تخفیف کرتے ہوئے اور ان کے تذکار کو پس منظر میں رکھ کر...... دوسرے نسبتی کرداروں سے محبت اور عقیدت کے تاثر کو ابھارتے ہوئے نعت نگار کو یہ بات ذہنی میں رکھنی چاہیے کہ اس صنف کی مرکزی شخصیت آپ ﷺ کی

ذاتِ مبارکہ ہے۔ دوسرا جو کوئی کردار جس نسبت و تعلق کا حامل ہے نعت میں اس کا ذکر اسی مناسبت و حیثیت میں کیا جائے۔ نعت کے احترام و احتیاط کے ضمن میں عرفی کا بار ہا دہرایا ہوا یہ شعر صنف نعت کی اسی نزاکت اور مطلوب احتیاط کی عکاسی کرتا ہے۔

عرفی مشتاب ایں رہ نعت است نہ صحرا ست
آہستہ کہ رہ بر دم تیغ است قدم را

نعت کا ایک بڑا موضوع آپ ﷺ سے منسلک شخصیات سے محبت اور ان کے تذکار سے متعلق ہے جن میں آپؐ کے والدین کریمین، ازواج مطہرات، اہل بیت اطہار صحابہ کرامؓ آپ کے دور مسعود کے بعد آنے والے بزرگانِ دین، اولیائے عظام، ایسی تمام برگزیدہ شخصیات شامل ہیں۔ جنہوں نے آپؐ کے لائے ہوئے دین، پیغام اور سیرت و کردار کی تعلیم و تبلیغ کی کوشش میں اپنی زندگیاں بسر کر دیں۔ اسلام کی سربلندی کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں اور زندگیاں کھپا دیں۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اس کے لیے شہید ہوئیں۔ آپؐ کی نسبت سے ایسی ہستیوں کا تذکار اور ان کے فضائل بھی ہمیشہ سے نعت کے موضوعات کا حصہ ہیں یہ ہستیاں پوری ملت کے لیے سرمایۂ افتخار ہیں اور ان کی محنتیں اور قربانیاں ہر دور کی طرح آج بھی لائق تحسین ہیں۔ ان میں فضیلت کے اعتبار سے اہل بیت اطہار اور ازواج و اصحاب رسول کا تذکار نعت کا نمایاں موضوع ہے آج تحقیقی و تنقیدی کام کرنے والے 'نعت میں ذکرِ اہل بیت'، 'نعت میں ازواج مطہرات کا تذکار'...... 'نعت میں صحابہ کرامؓ کا ذکر، یا 'نعت میں نسبت کی کارفرمائیاں' کے عنوانات سے جداگانہ مقالے لکھ رہے ہیں ان موضوعات پر نعتیہ اشعار کی علیحدہ علیحدہ جمع آوری بھی نعتیہ مطالعات میں اہم نتائج پیدا کر رہی ہے اور اس بارے میں سال بہ سال نئے انتخابات نعت و مناقب سامنے آ رہے ہیں۔

برسبیل نعت کے حوالے سے موجودہ بیانیے کا مقصد آج کی نعت کے ایک موضوعاتی پہلو کی طرف توجہ دلانا ہے اور وہ ہے نعت میں نسبتی حوالوں کے بارے میں غیر محتاط رویے کا اظہار...... یہ نسبتی حوالے عربی، فارسی، اردو اور اسلامی معاشروں میں بولی

جانے والی کم و بیش ساری زبانوں کی نعتیہ شاعری میں ہمیشہ سے موجود رہے ہیں ضمنی و ذیلی موضوع کے طور پر ان کا اظہار ہوتا رہا ہے۔ ان نسبتی حوالوں سے اظہار عقیدت کے لیے منقبت کی الگ صنف موجود ہے جو عقیدت نگاری کا ایک بڑا حصہ ہے (واضح رہے کہ ہماری زبانوں میں حمد اللہ تعالیٰ کی تعریف اور تذکار، نعت، رسول اکرم کی مدح، سیرت اور پیغام و فیضان کے اظہار اور منقبت کی صنف انبیائے کرام، اصحاب رسولؐ، اولیائے کرام کی ستائش اور عظمت کے ذکر کے لیے موجود ہے)۔ عقیدت نگاری کی تمام مبارک مساعی کو ان تین صنفوں (حمد و نعت، منقبت) کا نام دے دیا گیا اور ان کے فکری و موضوعاتی دائرے قریب قریب متعین ہو چکے ہیں۔ مسئلہ وہاں پیدا ہوتا ہے جب کوئی ان دائروں کے تعینات کو 'شعوری طور' پر بدلنے یا ان سے متجاوز ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ یعنی نعت کو حمد بنا دیتا ہے یا منقبت کو نعت بلکہ حمد بنا دیتا ہے۔ میں نے شعوری طور پر اس لیے لکھا ہے سہوا یا غیر شعوری طور پر کبھی کبھار بڑے معروف شاعروں کے ہاں بھی یہ دائرے آپس میں مل جاتے ہیں۔ نعت گوئی کرتے ہوئے نعت نگار کو اس صنف کے شرعی تقاضوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے اگر کہیں سہواً کوئی ایسی بات ہو گئی ہے تو اسے بدلنے کی کوشش کرنی چاہیے کسی خاص طبقے یا مکتب فکر سے داد لینے کی بجائے ایسے شعر کو ترک کر دینا چاہیے اور اس پر توبہ و معذرت کرنی چاہیے۔

حمد نعت اور منقبت کی صنفی حیثیتوں کا تعین بڑا واضح ہے اللہ تعالیٰ ہر ظہور کا خالق حقیقی ہے تمام موجودات میں سے حضور ختمی مرتبت کی شان، رتبہ، حیثیت سب سے بڑی ہے...... بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر...... والی بات کیوں کہ خالق نے اپنی رحمتوں اور عطا کا سب سے بڑا حصہ آپ ﷺ کو دیا اور 'ورفعنا لک ذکرک' کے مصداق آپ کے ذکر کو بلند کیا اور ہمیشہ کے لیے آپؐ کی عظمت کے ذکر کو روز افزوں کیا (سبحان اللہ روز افزوں کے الفاظ شاید زندگی میں پہلی بار صحیح اور مناسب جگہ پر استعمال ہو رہے ہیں) آپؐ کے مرتبے اور رفعت شان کے بعد آپ کی نسبت سے فیض یاب ہونے والی وہ تمام شخصیات ہیں جنھوں نے آپ سے جس قدر محبت کی اور جس قدر...... اخلاص نیت سے

آپ کے احکامات پر عمل کیا۔

جس طرح نماز میں کوئی مقتدی امام سے آگے نہیں جا سکتا اسی طرح کوئی امتی اپنے پیغمبر سے بڑے درجے پر فائز نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی امتی کسی درجے میں بزرگ اور عظیم ہے تو وہ پیغمبرؐ کی وجہ سے ہے۔ پیغمبر کی شان اور عظمت اس کی وجہ سے نہیں ہے...... اگر کوئی ایسا سمجھ رہا ہے تو وہ غلط سمجھ رہا ہے اور نبوت کے صحیح مقام ومنصب سے آگاہ نہیں۔

حضورؐ کے کسی اہل بیت، صحابی اور امتی کو نعوذ باللہ حضور سے بڑے درجے اور مقام پر فائز نہیں کیا جا سکتا (دانتے (Dante) نے اپنی معروف عظیم 'ڈیوائن کامیڈی' میں ایسا کیا ہے جو منصب نبوت سے اس کی لاعلمی (یا اسلام دشمنی کے) سبب ہے) ہمارے بعض نعت نگاروں کے ہاں کہیں کہیں ایک دو شعر مل جاتے ہیں جس میں کبھی واضح طور پر اور کبھی اشارے میں کوئی ایسی بات مل جاتی ہے جو منصب نبوت سے لاعلمی یا مذہبی تعصب کو ہوا دینے کے مترادف ہے اسی طرح منقبت میں کہیں کہیں ایسا شعر مل جاتا ہے جو اسلامی عقیدے اور تعلیمات کے بالکل منافی ہوتا ہے۔ یہاں مثال کے طور پر بہت سے شعر پیش کیے جا سکتے ہیں لیکن میں مناسب نہیں سمجھتا یہ عقیدت نگاری کی صالح روایت میں غیر مذہبی خیالات اور شرکا عقائد کی دل آزاری پر مشتمل تشہیر واشاعت کے مترادف ہوگا نعت میں مسلکی گروہ بندیوں اور مکتبی اختلافات کا ایسا اظہار حد درجہ غیر مناسب ہے۔ حمد ونعت ومنقبت میں ایسے شعر کا شمول مناسب...... نہیں جن سے واضح طور پر یا اشارتاً یہ تاثر دیا جائے کہ نعوذ باللہ

......کوئی پیغمبر ذات اور صفات میں خدا کا شریک ہے۔

......جس کی وجہ سے اللہ کی بزرگی اور عظمت ہے۔

......رسول پاک اپنے کسی اہل بیت یا امتی کے سبب معروف اور عظیم ہیں۔

......رسولؐ پاک کی عظمت کا سبب ان کے کسی اہل بیت یا صحابی کی کوئی قربانی ہے۔

......کسی مذہبی رہنما، پیر یا نسل کی کوئی نسبت دین یا پیغمبر دینؐ کی عظمت کا سبب ہے۔

......کوئی مسلک، کوئی گروہ، کوئی سلسلہ یا فقہی مذہب وطریق، دین اسلام سے

اہم اور افضل ہے۔

عقیدت کو عقیدے سے آمیز کرتے ہوئے اور اپنے تخلیقی وفور کو سپرد قلم کرتے ہوئے ایسے تمام خیالات اور افکار سے اجتناب از حد ضروری ہے۔ بعض اوقات کسی قافیے یا ردیف کی وجہ سے نعت نگار احتیاط کے دائرے سے تھوڑا سا نکل جاتا ہے جو مناسب نہیں۔ نعت کے مسودے کو مبیضہ کی صورت دیتے ہوئے ارتجالاً قلم بند ہونے والے خیالات وافکار کو ایک نظر شرعی اور فقہی نظر سے بھی دیکھ لینا چاہیے۔ ان دنوں اہتمام سے ایسے خیالات کو نعت رسول اکرم ﷺ کا حصہ بنایا جارہا ہے جس میں اہل بیتؓ کی فوقیت کا ایسا اظہار کیا جاتا ہے جن سے دوسرے اکابر صحابہؓ، ازواج مطہراتؓ، دوسرے پیغمبروں اور کہیں کہیں خود حضور اکرمؐ کے منصب اور ذات اور مقام ومرتبہ کی تخفیف ظاہر ہوتی ہے۔

علمائے کرام کی بلاشبہ بہت خدمات ہیں انہوں نے لاکھوں لوگوں کے ذہنوں کی آبیاری کی اور انہیں دین کے راستے پر گامزن کیا اسی طرح فقہی مسالک اور ان سے وابستگان کی بھی اپنی خدمات ہیں صوفیائے کرام اور اولیائے عظام کے ادارے، خانقاہیں اور زوایہ جات کی بھی اسلامی معاشرے میں قابل ذکر خدمات ہیں ان سب کا احترام سے ذکر ہونا چاہیے۔ معروف عوامی فقرہ ''اپنا مسلک چھوڑیں نہ دوسرے کا چھیڑیں نہ'' کے باہمی سمجھوتے کو پیش نظر رکھنا چاہیے اس طرح بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث، شیعہ حضرات کے آپس میں فقہی اختلافات کو ان تک رہنے دیں۔ نعت میں ان کا اشارتاً اظہار نہ کریں علماء کرام اپنے کتب ورسائل اور حلقوں میں علمی اور فقہی مسائل پر کھلے دل سے بات چیت کے ذریعے اختلافی مسائل کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کریں، مگر نعت نگار ان مسائل کو نعتیہ موضوعات میں غالب حیثیت نہ دیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے یہ مسالک ایک دم نہیں بن گئے۔ ان فقہی اختلافات کے پیچھے صدیوں پر پھیلی ہوئی تاریخ ہے، سینکڑوں علمائے دین اور ہزاروں کتابوں پر مشتمل تحریروں، مکالموں، دلیلوں، مباحثوں اور مناظروں کی کارفرمائی کا ایک سلسلہ چلا آرہا ہے جسے ہم نعت نگار، نعت کے ذریعے حل نہیں کرسکتے ہاں ہم نعت کے ذریعے ان سلاسل اور فقہی مکاتب سے وابستہ

متشدد ذہنوں کو کچھ قریب ضرور لا سکتے ہیں بقول شاعر:

ہم اہلِ نعت، فروعات میں الجھتے نہیں
ہمیں تو اُنؐ کی محبت کو عام کرنا ہے

نعت نگاروں سے درخواست ہے کہ وہ نعتیہ اظہار میں محبتوں کو آمیز کریں سہواً یا اہتماماً ایسی فضا نہ قائم کریں جس سے کسی دوسرے مسلک کی دل آزاری ہو۔ نعت کے مضامین و موضوعات میں محبت کے اظہار کے پہلو زیادہ ہیں اس کے موضوعاتی دائرہ میں مخاصمت، ذاتی یا فقہی وابستگی، طنز اور دل آزاری کے مضامین لانا نعت کے معنوی ماحول کو غبار آلود کرنے کی کوشش ہے۔ بعض شاعر نعت رسول اکرم کے عنوان سے لکھے اور پڑھے گئے کلام میں بعض ایسے اشعار اہتماماً درج کرنا باعث فخر اور قابل ثواب سمجھتے ہیں جن سے ان کے مسلک کی اشاعت اور دوسرے مسالک کے جذبات مجروح ہوں۔ کسی بھی مسلک سے وابستہ نعت نگار کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنی نعتوں میں رسول اکرم ﷺ سے وابستہ کسی بھی چیز، رشتہ یا نسبت کا ذکر تخفیف سے کرے اہل بیت، امہات المومنین اور صحابہ کرامؓ کے بارے میں اشارتاً بھی کوئی ایسا جملہ، مصرع یا لفظ استعمال کرے جس سے ان کی ذات، شان اور رتبہ میں کسی کمی یا استخفاف کا کوئی ہلکا سا اشارہ بھی ہو۔

'برسبیلِ نعت' کے قارئین جانتے ہیں کہ یہ سلسلہ معروضات، خود کلامی کے انداز پر مشتمل ہے اس میں مختلف مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے مجھے جو شعر آتا ہے میں اس کا بلا تامل ذکر کر دیتا ہے۔ ''نعت برائے اشاعت مسلک ذاتی و دل آزاری مسالک دیگراں'' کے حوالے سے میری یادداشت میں متعدد شعر ہیں مگر میں یہاں کوئی ایسا شعر درج نہیں کر رہا جو کچھ نعت نگاران دنوں میڈیا پر صریحاً اپنے خاص مسلک کی اشاعت اور دوسروں کی دل آزاری کے لیے لکھ رہے ہیں۔

برسبیلِ نعت کے حوالے سے یہ بیانیہ ایک لمحۂ فکریہ کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس رویہ اور رجحان پر خصوصی مقالوں اور سیمینارز کی ضرورت ہے۔

حدیث مبارکہ ہے کہ جو نمازیں دکھاوے کی ہوتی ہیں انہیں بوسیدہ اور غلیظ

کپڑے میں لپیٹ کر پڑھنے والے کے مونہہ پر مار دیا جاتا ہے۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ وہ نعتیہ شعر جو بدنیتی سے محض دوسروں کی دل آزاری کے لیے لکھے جاتے ہیں اور جن کی پیشکش میں ریاکاری، شراندازی اور منافقت کے جذبے کا اظہار مطلوب ہوتا ہے، ان نعتیہ کی قبولیت کی کیا توقع کی جاسکتی ہے؟

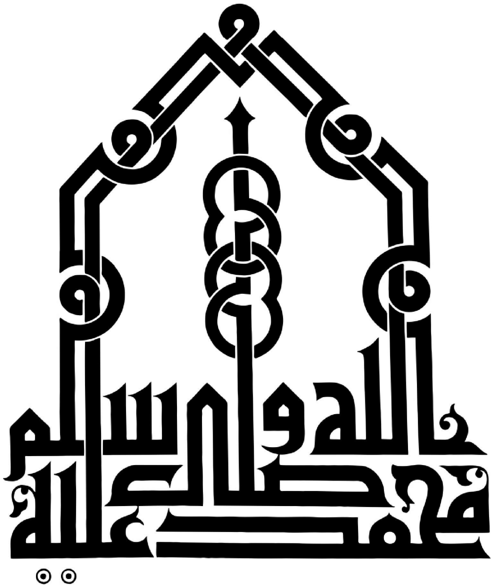

پروفیسر محمد اکرم رضا

غیر مسلم نعت گو شعرا کا قبولیتِ اسلام سے گریز

اخفائے حق، مصلحت، مجبوری یا محض جذبۂ حصولِ شہرت

سلطانِ دو عالم حضور محمد مصطفیٰ ﷺ محسن انسانیت ہیں۔آپ کے احسانات کے سامنے بزم عالم کی جبیں خم ہے۔ ایشیا کی عبادت گاہوں میں، افریقا کی مساجد میں، یورپ کے فکری مراکز میں آپ کا اسم گرامی تاریخ عالم کے سب سے بڑی نجات دہندہ کی حیثیت سے گونجتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اپنے تو اپنے اغیار بھی آپ کی شان میں رطب اللسان ہیں۔اسلام سے انتہائی متعصّبانہ رویہ رکھنے والوں کو بانی اسلام کی لافانی عظمتوں کو خراجِ عقیدت پیش کرنا ہی پڑتا ہے۔آج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ گرامی واحد شخصیت ہے جس پر نثر نگاروں کے علاوہ مختلف مذاہب کے پیروکار شاعروں نے بھی شعری اسلوب میں حسن عقیدت کے پھول نچھاور کیے۔بعض مقامات پر تو ان غیر مسلم نعت گو شعرا کا جذبۂ عقیدت اور ذوقِ نعت گوئی مسلم شعرا سے بھی بلند تر نظر آتا ہے۔ یہ بلاشبہ رحمتِ خداوندی ہے جو مقاماتِ مصطفیٰ کو ہر آن سر بلندیاں عطا فرما رہی ہے۔

اغیار کی زبانی حضور ﷺ کی تعریف و توصیف عصر حاضر کا ہی افتخار نہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ ظاہری میں بھی کفار اپنی تمام تر دشمنی اور معاندانہ سرگرمیوں کے باوجود آپ کی امانت و دیانت اور صدق گوئی کے قائل تھے بلکہ بعض تو حضور کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے تھے اور نظر چرا کر گزر جاتے تھے کہ اگر حضرت محمد مصطفیٰ کی نگاہِ کریمانہ ان پر پڑ گئی تو ان کے لیے اسلام قبول کیے بغیر کوئی چارہ نہ رہے گا۔ابوسفیان کا قیصر روم کے دربار میں مکالمہ اس کی ایک روشن مثال ہے۔ یہ طرفہ تماشا

تھا کہ کفار ایک طرف تو نبی کریم پر عرصۂ حیات تنگ کر رہے تھے اور دوسری طرف دل کی گہرائیوں سے آپ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی نہیں شرماتے تھے۔ دراصل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تنقیص کسی کے بس کی بات نہیں۔ قدرت نے جس کے سر پر ''ورفعنا لک ذکرک'' کا تاج رکھ دیا ہو اس کی توصیف کیے بغیر زندگی کا قافلہ دو گام بھی نہیں چل سکتا۔ اور یہ ربِ دو عالم ہی کا کرم ہے کہ:

مدحتِ شافعِ محشر پہ مقرر رکھا
میرے مالک نے مرے بخت کو یاور رکھا
جس کسی نے بھی کبھی شان میں گستاخی کی
ابد آباد تک اس شخص کو ابتر رکھا

غیر مسلم شعرا کی نعت گوئی اور انتہائے عقیدت کے ساتھ مدحتِ حضور کو دیکھ کر ایک صاحب ایمان کے دل میں یہ خیال ابھرتا ہے کہ اگر یہ غیر مسلم شعرا خلوصِ نیت سے مدحتِ مصطفیٰ کر رہے تھے اور حضور نبی کریم کی تعریف و توصیف ان کے دلوں کی گہرائیوں سے ابھر رہی تھی تو پھر انہوں نے اسلام قبول کیوں نہ کر لیا؟ نعت جب محبتِ رسول کے آداب سکھاتی ہے تو پھر حضور کے دامانِ اسلام میں پناہ لیے اور بغیر اور کوئی چارہ نہیں ہوتا، اس لیے ان غیر مسلم نعت گو شعرا کی نعتیہ شاعری حقیقت پر مبنی تھی یا ان کا مقصود فقط ادبی و شعری بڑائی کا اظہار تھا؟...... اور اسلام قبول نہ کر کے یہ غیر مسلم نعت گو منافقت اور ریاکاری کے مرتکب تو نہیں ہو رہے؟

غیر مسلم نعت گو شعرا کی نعت گوئی اور ان کے اسلام نہ قبول کرنے کو دو عملی اور منافقت قرار دینے والے ان شعرا سے انصاف نہیں کر رہے۔ اگر آپ ان کے اسلام قبول نہ کرنے کا خیال چند لمحوں کے لیے دل سے نکال دیں اور یہی سوچیں کہ اگر غیر مسلم شعرا ہمارے نبی کریم کی صفت و ثنا بیان کر رہے ہیں تو اس سے ہمارے آقا و مولا کی غیر معمولی مقبولیت اور پذیرائی ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے جواب میں ہم تو رام چندر، بدھ یا گورو نانک کی توصیف کرنے پر مجبور نہیں ہیں۔ ان غیر مسلم شعرا کے پیش نظر بھی کوئی مجبوری

نہیں ہے، یہ تو میرے حضور کی جامع الصفات جلوہ گری ہے کہ جو دیکھتا ہے، بے اختیار آپ کی توصیف میں رطب اللسان ہو جاتا ہے۔ غیر مسلم نعت گو شعرا کو دو عملی یا منافقت کا طعنہ دے کر ہم صفت و ثنائے حضور کا دامن تنگ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، حالانکہ تاریخ شاہد ہے کہ ایسا کرنا ہمارے بس کی بات نہیں۔

چند برس پیشتر امریکا کے ایک متعصب مصنف ڈبلیو ایچ ہارٹ نے "دی ہنڈرڈس" کے نام سے ان سو عظیم شخصیات کے خصائص قلم بند کیے جنھوں نے ابتدائے آفرینش سے اب تک زمانے کو سب سے زیادہ متاثر کیا ہے۔ اس فہرست میں اس نے سب سے پہلا نام پیغمبر اسلام ﷺ کا رکھا ہے۔ اسے ہم دو عملی یا منافقت نہیں کہہ سکتے۔ دنیا بھر کے مسلم پریس نے اسے مصنف کی حق شناسی، حق گوئی اور صداقت شعاری کے ساتھ ساتھ آقائے دو عالم ﷺ کی لازوال شخصیت کی تاثر انگیزی سے تعبیر کیا۔ غیر مسلم شاعروں، ادیبوں اور دانش وروں کی طرف سے پیغمبر اسلام کی مدحت سرائی دراصل اعترافِ عظمت ہے اور اعترافِ عظمت کا سب سے حسین نمونہ یہی ہے کہ اغیار کی زبانیں اور ان کے قلم بے اختیار ثنائے مصطفیٰ کے لیے مچلنے لگیں۔

کوئی بھی غیر مسلم شاعر جب نعتِ مصطفیٰ کے گلاب بکھیرتا ہے تو اس کے پیشِ نظر جمالِ مصطفیٰ کی رعنائیاں اور سیرتِ حضور کی تابانیاں ہوتی ہیں۔ تاریخ اس کے سامنے اپنے حقائق بے نقاب کر دیتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ محمد ﷺ کیسے بے مثال انسان تھے کہ ان کے مخالفین اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود ان کی ذات میں معمولی سا عیب اور نقص بھی تلاش نہ کر سکے۔ ان کی سیرت ہر قسم کے عیوب سے مبرا اور جملہ انسانی خصائص و کمالات کا منبع تھی۔ اتنا سوچتے ہی اس کی شعری صلاحیتیں بارگاہِ سرورِ کونین میں نچھاور ہونے لگتی ہیں۔ جب وہ نعت لکھتا ہے تو اس کے دل پر حضور سلطانِ دو عالم کی صورت و سیرت کی جلوہ گری پوری شدت کے ساتھ ہوتی ہے۔ جب وہ نعت لکھ کر اپنے گرد و پیش پر ایک نگاہ دوڑتا ہے تو اسے یہ دیکھ کر سخت مایوسی ہوتی ہے کہ وہ مسلمان جو بات بات پر محبتِ رسول خدا کا دعویٰ کرتے ہیں، اسوۂ حضور ﷺ سے کس قدر دور ہٹ گئے ہیں! وہ

دیکھتا ہے کہ یہ اس قوم کے فرزند ہیں جس نے قیصر و کسریٰ کے تخت کو پارہ پارہ کر دیا تھا۔ ہماری زبوں حالی، بے عملی، ریا کاری، تصنع اور مذہبی دکھاوا اسے سخت مایوس کرتا ہے اور وہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ کہیں اسلام قبول کر کے میں بھی ان نام نہاد عشاقِ مصطفیٰ کی طرح ریا کار مسلمان نہ بن جاؤں۔ ہم اس کی منافقت کا ڈھنڈورا کیوں پیٹیں، الٹا ہماری منافقت اس غیر مسلم شاعر کے اسلام کی جانب بڑھتے ہوئے قدم روک دیتی ہے اور وہ سوچتا ہے کہ ان حالات میں، میں اسلام قبول کر کے دنیائے اسلام میں ایک اور ریا کار مسلمان کا اضافہ کرنے کا موجب بنوں گا۔

ہم اپنی زبان سے اسلامی مساوات و اخوت کے دعوے تو بہت کرتے ہیں مگر ہمارا عمل اس کے بالکل برعکس ہے۔ جب کوئی غیر مسلم دامانِ اسلام میں پناہ لیتا ہے تو ہم تمام زندگی اسے تو ''دین دار'' اور ''نو مسلم'' کے نام سے پکارتے ہیں۔ اسلام کے دامن میں آنے والا اپنا خاندان، حسب نسب، جائیداد سب کچھ چھوڑ کر آتا ہے مگر ایک طویل عرصہ گزرنے کے باوجود بھی نہ تو ہم اسے معاشرتی زندگی میں اپنا ہم پلہ سمجھتے ہیں اور نہ ہی کوئی مسلمان اس نو مسلم کے ساتھ خاندانی مراسم قائم کرنے پر آمادہ ہوتا ہے۔ نو مسلم بعض حالتوں میں اپنے بیوی بچے چھوڑ کر آتا ہے، مگر نام نہاد مسلمانوں میں سے نہ تو کوئی اسے رشتہ دیتا ہے اور نہ ہی رشتہ لیتا ہے۔ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے اس قائم کردہ بھائی چارے کو فراموش کر دیتے ہیں جب آپ نے مدینہ تشریف لاتے ہی انصار اور مہاجرین کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنا دیا تھا۔ اب غیر مسلم نعت گو کس امید پر ہماری معاشرتی زندگی کا حصہ بنے گا۔ کیا ہم اسے اچھوتوں سے بدتر نہیں سمجھیں گے۔ ہماری یہی اسلام دشمن روش ہے جس کی بدولت بہت سے غیر مسلم اسلام قبول کرنے کے بعد پھر اپنے سابقہ مذہب میں واپس لوٹ جاتے ہیں۔ غیر مسلم شعرا میں دلورام کوثری کا نام بہت ممتاز حیثیت رکھتا ہے جو زندگی کے آخری دور میں مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے مگر ان کا ہم نے کیا حشر کیا۔ ہمارے معاشرے نے انہیں ذہنی طور پر قبول نہ کیا۔ اپنے مذہب اور سوسائٹی سے وہ کٹ چکے تھے جب کہ ہماری سوسائٹی انہیں اپنا حصہ سمجھنے پر تیار نہ تھی۔ شاعری کی

حد تک تو مسلمانوں نے داد دینے میں بخل سے کام نہ لیا مگر جب عملی معاشرتی زندگی میں اس محترم نعت گو شاعر کو اپنانے کا وقت آیا تو ہم ہچکچاہٹ اور تردد کا شکار ہو گئے۔ کیا کوثری اسلامی رشتے سے ہم جیسا نہیں تھا؟ وہ تو ہم سے بہت بہتر تھا کہ اس نے اپنی مرضی سے اسلام کا انتخاب کیا تھا۔ مگر ہم نے اسے کیا دیا؟ اکیلا پن، محرومیاں، گوشہ نشینی، کوثری کی زندگی کے آخری ایام اس حسرت ناک جذبے کی تفسیر بن کر بسر ہوئے کہ:

زاہد تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلماں ہوں میں

جب ہم نے اسلامی عالم گیر مساوات و اخوت کو عملی زندگی سے یکسر خارج کر دیا ہے اور اپنی کوتاہ فکری کے سبب اسلامی تبلیغ کی یلغار کو خود ہی روک دیا ہے تو پھر غیر مسلم نعت گو شعرا سے گلہ کیوں؟ کہ وہ نعت تو کہتے ہیں مسلمان کیوں نہیں ہوتے! وہ کس امید پر مسلمان ہوں؟ کیا ہماری نظروں میں ''شودر'' جیسا درجہ اختیار کرنے سے بہتر نہیں ہے کہ وہ جس مقام پر ہیں، اسی مقام سے حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ ستودہ صفات کو خراجِ عقیدت پیش کرتے رہیں۔ حضور نبی کریم کو ان کا خراج عقیدت نہ تو ہم پر احسان ہے اور نہ ہی قرض ہے کہ جس کی ادائیگی ہم سے نہ ہو سکے۔ یہ تو میرے آقا و مولا ﷺ کا کرم خاص ہے کہ جسے چاہا اپنا بنا لیا اور جسے چاہا اذنِ نعت گوئی عطا کر دیا۔ اگر میرے آقا غیر مسلموں کی زبان سے اپنی توصیف سن کر خوش ہوتے ہیں یا خدائے محمد غیر مسلموں کو نعت گوئی کی توفیق عطا کر کے اپنے محبوب کی عظمت و سر بلندی کا حصار مستحکم سے مستحکم تر کر رہا ہے تو اس میں ہمارے لیے تعجب کی کیا بات ہے۔ یہ تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور خدائے مصطفیٰ کا فیصلہ ہے کہ:

جسے چاہا در پہ بلا لیا، جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ انسان جس سے متاثر ہوتا ہے اسی کی ثنا گوئی کرتا ہے۔ میرے آقا کی شخصیت اتنی ہمہ گیر، جامع الصفات اور مجمع الخصائل ہے کہ جب کوئی

صاحبِ فکر تعصب کی گرد سے پاک ہو کر آپ کی سیرت اور شخصیت کے فکری خدوخال کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کا غیر معمولی حد تک متاثر ہونا ایک فطری امر ہے۔ میرے حضور ﷺ کی یہی جامعیت اور ہمہ گیری غیر مسلموں کو متاثر کر گئی۔ آپ کی مساوات، اخوت، صلۂ رحمی، خون کے پیاسوں کو بخششِ عام، انسانی خون کی حرمت، بین الاقوامی اخوت کا پیام۔ جب ذات پات کی تفریق کے بندھنوں میں جکڑے ہوئے غیر مسلم شعرا کو پیغمبرِ اسلام کی صورت میں پیغمبرِ انقلاب کی جلوہ گری نظر آتی تو ان کا قلم بے اختیار ثنائے حضور پر مجبور ہو گیا۔ مگر متاثر ہونا اور بات ہے اور ایمان لانا اور بات ہے۔ عشقِ مصطفیٰ وہ دولت ہے جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتی۔ غیر مسلم شعرا نے جس قدر آگے بڑھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لکھا ہے اس پر ہمیں ان کا ممنون ہونا چاہیے۔ ہو سکتا ہے یہ ان نام نہاد مسلم دانش وروں سے اچھے ہوں جو فقط نام کی حد تک مسلمان ہیں اور جنھوں نے زندگی میں بھول کر بھی سیرتِ مصطفیٰ کا مطالعہ نہ کیا اور جنھیں قرآن مجید سے کارل مارکس کا فلسفہ زیادہ عزیز ہو۔

آبا و اجداد کا مذہب چھوڑنا کوئی معمولی بات نہیں ہوتی۔ اس کے لیے جانی، مالی، بدنی، مادی اور روحانی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ تمام رشتے منقطع کرنے پڑتے ہیں۔ ایک نئی ان دیکھی دنیا کی جانب سفر کرنا معمولی بات نہیں ہوتی۔ ہندومت کا عفریت اس قدر ہولناک ہے کہ آج کے جمہوری اور آزاد فکر ماحول میں بھی یہ کسی کو اپنے چنگل سے نکلنے نہیں دیتا۔ اس لیے ممکن ہے کہ ان غیر مسلم نعت گو شعرا نے اس عفریت کے چنگل سے نکلنا چاہا مگر اس کی تباہی و ہولناکی نے ان کے حوصلے پست کر دیے ہوں۔ ہر آدمی سیدنا بلالؓ جتنا اولوالعزم، بہادر اور مستقل مزاج تو نہیں ہوتا کہ زمانے بھر کے شداید برداشت کر کے بھی دامانِ مصطفیٰ سے وابستگی کا دعویٰ کرے۔ ہم حسن ظن سے کام لے کر کہہ سکتے ہیں کہ ہو سکتا ہے ان غیر مسلم اصحابِ شوق نے بھی اسلام کے دامن میں آنا چاہا ہو مگر اپنے مذہبی اور سیاسی پنڈتوں کے خون آشام عزائم دیکھ کر ان کی ہمت جواب دے گئی ہو۔

اور پھر ان شعرا میں بعض ایسے تھے جو زندگی بھر نعتِ رسول لکھتے رہے۔ انہوں نے اپنے اپنے مذاہب کے بارے میں بھی نظم میں بھی کچھ لکھا مگر نعتِ مصطفیٰ سے اپنا ناتا

ٹوٹنے نہ دیا۔ جبکہ بعض ایسے غیر مسلم شعرا بھی تھے اور ہیں جنھوں نے چند نعتیں ہی کہی ہیں۔ وہ غیر مسلم نعت گو شعرا جو زندگی بھر نعت رسول ﷺ رقم کرتے رہے، ان شعرا کے مقابلے میں عشق حضور کی دولت سے زیادہ بہرہ ور تھے جنھوں نے دو چار نعتیں ہی کہیں اور وہ بھی دیکھا دیکھی یا ادبی ذوق کی تسکین کے لیے۔ ہمارے پاس دلوں کے گداز کو ماپنے والا کوئی پیمانہ نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ زندگی بھر نعت رسول کا پرچم لہرانے والے اسلام کے نہایت قریب آ گئے ہوں۔ جب تک سینے کے اندر عشقِ مصطفیٰ اپنی پوری شدت کے ساتھ موجزن نہ ہو نعت کا حق ادا نہیں ہوتا اور پھر ان غیر مسلم شعرا میں سے بعض نے تو اس قدر گداز آفریں نعتیں کہی ہیں کہ محبت رسول کو سرمایۂ حیات سمجھنے والے مسلم شعر بھی تڑپ اٹھتے ہوں۔ کیا معلوم کہ ان غیر مسلم نعت گو شعرا کے سینوں میں شمع عشق رسالت توحید کا نور پھیلا چکی ہو اور وہ اس کے اظہار سے ڈرتے ہوں یا جھجکتے ہوں۔ اور یہی جھجک ان کے اعلانِ حق کی پردہ پوش بنی رہی ہو۔ ہم ہر غیر مسلم نعت گو کو اس معیار تک نہیں لے جا سکتے لیکن بعض شعرا کا قلم جس شانِ عقیدت سے عشق مصطفیٰ کے جواہر لٹاتا رہا، اسے دیکھ کر ایسا سوچنا محض حسن ظن نہیں بلکہ حقیقت کے کسی حد تک قریب بھی ہے کیوں کہ بعض اوقات خوب صورت حقائق حسن ظن کی کوکھ ہی سے جنم لیتے ہیں۔

یہاں ایک سوال ابھرتا ہے کہ غیر مسلم شعرا اس کثرت اور تیزی کے ساتھ نعت گوئی کی طرف کیوں کر مائل ہوئے! اس ضمن میں پہلا حوالہ خود سرکار دو عالم ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے جس کے کردار کی سربلندیوں نے اپنوں کے ساتھ ساتھ اغیار کو بھی اسی شدت کے ساتھ متاثر کیا۔ تاریخ انسانیت سب کے سامنے کھلی کتاب کی طرح ہے۔ جب غیر مسلم دانش ور اور محققین تعصب سے پاک ہو کر بانی اسلام ﷺ کی سیرت مقدسہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس معاملے میں انھیں اور کوئی شخصیت آپ کے برابر کھڑی نظر نہیں آتی، حتیٰ کہ انھیں اپنے آئیڈیلز بھی نبی کریم کی ذاتِ گرامی سے ہیچ نظر آنے لگتے ہیں اور ان کے ذہن و ضمیر بے ساختہ اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ اسوۂ محمدی ہی وہ مینارۂ نور ہے جس سے پھوٹنے والی روشنی اقوام عالم کو ابد تک متاثر کرتی رہے گی۔ اس مقام پر

پہنچ کر ان شعرا کا قلم بے اختیار مدحت مصطفیٰ کے آداب اختیار کر لیتا ہے۔ یہ غیر مسلم اسلام قبول کریں یا نہ کریں ان کے ذہن وفکر کا نبی کریم ﷺ سے متاثر ہونا اور اسلام اور بانی اسلام کی مدحت کیے جانا، دراصل اسوۂ حضور سے تاثر انگیزی کی روشن ترین مثال ہے۔ قدرت غیر مسلموں کے قلم سے مدحت مصطفیٰ کے انوار لٹا کر دراصل اہل ایمان کو حقیقتِ محمدی سے آشنا کرنا چاہتی ہے کہ محبوبِ دو جہاں کی توصیف فقط اہل اسلام تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ یہاں تو یہ کیفیت ہے کہ:

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا

اسی ضمن میں ایک سوال ابھرتا ہے کہ غیر مسلم شعرا نبی کریم ﷺ کی مدحت نگاری کی طرف مائل کیوں کر ہوئے! اس کے کئی اسباب ہیں: تاریخ شاہد ہے کہ برصغیر میں اسلام صوفیائے کرم کی تبلیغی اور اصلاحی کاوشوں کی بدولت پھیلا ہے۔ ان صوفیائے کرام کی تعلیم: محبت، خلوص اور شفقت وعنایت پر مبنی تھی۔ یہ بے سروسامان اللہ والے فقط رحمتِ ایزدی کے سہارے دور دراز کے علاقوں کو اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بناتے تھے۔ ان کے کردار میں اس قدر محبت کی چاشنی ہوتی تھی کہ عصیاں شعاران کے دامانِ کرم سے وابستگی پر فخر محسوس کرتے تھے۔ ان حجرہ نشینوں اور خرقہ پوشوں کے دربار میں ہر مذہب و ملت کے لوگ حاضر ہوتے تھے۔ اگر یہ اپنے دامانِ کرم کو محدود کر لیتے تو تبلیغ اسلام کا تیزی سے پھیلتا ہوا دھارا محدودتر ہو جاتا۔ ان صوفیا ومشائخ کی بارگاہ میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ غیر مسلم بھی حاضر ہوتے۔ بعض تو حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے اور جو اسلام قبول نہ کرتے وہ بھی ان صوفیائے کرام کی عقیدت میں اس حد تک آگے چلے جاتے کہ انھیں ان صوفیا کے ملجا و ماویٰ حضور ﷺ کی ذاتِ ستودہ صفات بے حد محترم و محتشم نظر آتی اور ان کا قلم بے اختیار صفت وثنائے حضور کے جواہر لٹانے لگتا۔

صوفیائے کرام سے غیر مسلموں کی عقیدت بھی تاریخ تصوف کا روشن باب ہے، ان صوفیائے کرام کا دل سب کے لیے کشادہ تھا۔ اس لیے اہل اسلام کے پہلو بہ پہلو، ہندو سکھ وغیرہ بھی ان مشائخ کی بارگاہ میں حاضری دیتے اور ان کے کردار سے اثر

پذیر ہوتے رہے۔ اس ضمن میں ان غیر مسلم شعرا کے مسلم صوفیا کی شان میں کہے ہوئے مناقب بھی انفرادی شان رکھتے ہیں۔ ان صوفیائے کرام سے غیر مسلم حضرات کی قلبی وابستگی صرف ان کی زندگی تک ہی محدود نہ رہی بلکہ جب یہ صوفیا و مشائخ آسودۂ لحد ہو گئے تو یہ غیر مسلم اسی طرح ان کے اعراس کی تقاریب میں شامل ہوتے رہے جس طرح مسلمان شمولیت کرتے تھے۔ یہ سلسلہ تقسیم برصغیر سے قبل تک جاری رہا۔ اب بھی ہندوستان میں حضراتِ خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ، خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ، خواجہ نظام الدین اولیاؒ، خواجہ سلیم چشتیؒ، امیر خسروؒ اور حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ سمیت بے شمار مسلم صوفیائے کرام کے مزارات پر غیر مسلم بھی پورے ذوقِ عقیدت کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں۔ ان کی حاضری کے اسی تواتر نے انہیں نعت گوئی کا سلیقہ عطا کیا، انہیں یہ امر نہایت مرغوب تھا کہ جس محترم درویش کی بارگاہ میں حاضر ہوں، اس کے ممدوحِ اعظم ﷺ کی مدحت کریں کیونکہ انہیں پختہ یقین تھا کہ ان کی نعت گوئی ان محترم صوفیائے کرام کے نزدیک مستحسن تر اور محبوب تر ٹھہرے گی۔

پھر یوں بھی ہوتا ہے کہ جب شاعر فن شاعری میں اپنی صلاحیتوں کا جادو جگاتا ہے تو وہ اپنے دور کی مروجہ جملہ اصنافِ سخن کا جائزہ لیتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ وہ تمام اصنافِ سخن میں اپنی حیثیت کو مستند بنانے کی سعی کرے۔ اسی لیے جب غیر مسلم شاعر شاعری کے میدان میں آگے بڑھتا ہے تو تمام اسالیب سخن کے حوالے سے اپنے فن کا ظہور چاہتا ہے۔ تاریخ ادب میں ایسے بے شمار نام محفوظ ہیں جنھوں نے غزل، نظم، مسدس وغیرہ کے ساتھ ساتھ نعت، مرثیہ اور منقبت میں بھی طبع آزمائی کی۔ ہم ان تمام غیر مسلم شعرا کی ترجمانی تو نہیں کر رہے ہیں لیکن ان میں سے ایک بہت بڑا گروہ ایسا تھا جو دوسروں کی دیکھا دیکھی نعت میں اس لیے طبع آزمائی کر رہا تھا کہ نعت صنف شاعری کے طور پر ایک تحریک بن چکی تھی اور شاعر اسی کو سمجھا جاتا تھا جو کسی بھی صنف سخن میں پیچھے نہ ہٹے۔

یہ بھی ایک تاریخی صداقت ہے کہ اگرچہ اُردو پورے ہندوستان کی زبان ہے اور اس میں مسلم یا غیر مسلم کی تفریق نہیں ہے۔ مگر ہندوؤں نے جس طرح ہندی زبان کو

قومی درجہ دینے کے لیے اُردو کے ساتھ ظالمانہ سلوک روا رکھا اس کی بنا پر یہ زبان ایک لحاظ سے مسلمانوں کی زبان بن کر رہ گئی۔ اس لیے اُردو زبان میں مسلمان شعرا اور ادبا کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اُردو نثر ہو یا شاعری اس پر مسلمان ادیبوں اور شاعروں کی گہری چھاپ نظر آتی ہے۔ اس لیے جب کوئی غیر مسلم شاعر اُردو زبان کو وسیلۂ اظہار بناتا تھا تو وہ غالب تعداد میں مسلم شعرا کے اندازِ فکر سے ضرور متاثر ہوتا تھا۔ جب وہ دیکھتا تھا کہ مسلم شعرا کے لیے نعت محض اظہارِ فن ہی نہیں بلکہ ذریعۂ عقیدت بھی ہے اور اس کوچے سے شناسائی رکھے بغیر وہ آگے نہیں بڑھ سکتا تو وہ لاشعوری یا شعوری طور پر نعت گوئی کی طرف مائل ہو جاتا۔ مسلم شعرا کی اکثریت اور ان کا جذبۂ نعت گوئی اسے اپنے رنگ میں رنگ لیتا۔ اُردو شاعری کو اپنانے والا غیر مسلم شاعر عام طور پر ہندی زبان اور اس کے اثرات سے کٹ جاتا تھا۔ اس خلا کو مسلم شعرا کا قرب پورا کرتا اور وہ بھی مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کی قندیل فروزاں کر کے اردو شاعری میں نقوشِ جاوداں ثبت کرنے کی کوشش کرتا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ اُردو، مسلم شعرا اور اسلام پسندی لازم و ملزوم نہیں۔ اُردو کی محبت اسے مسلمان شعرا کے قریب لاتی اور یہی اسلام پسندی کا جذبہ اسے بانیِ اسلام ﷺ کی مدحت سرائی کی توفیق عطا کر دیتا۔ وہ اسلام تو قبول نہ کرتا مگر اُردو کی محبت میں دیوانہ ہو کر مسلم شعرا کی ادبی رفاقت کو سرمایۂ اعزاز سمجھ کر نعت کہنا اپنے لیے وجہِ صد افتخار تصور کرتا۔

ہمارے خیال میں غیر مسلم شعرا کے نعت کی طرف مائل ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جب وہ اُردو شاعری کی طرف راغب ہوتے تھے تو انہیں اصلاحِ سخن کے لیے کہنہ مشق شعرا کی تلاش ہوتی تھی۔ اُردو شاعری میں بشتر استاد شاعر مسلمان ہوتے تھے۔ جب غیر مسلم شعرا ان مسلم شعرا کے سامنے زانوئے تلمذ یہ کرتے تو پھر ''جمالِ ہم نشیں در من اثر کرد'' کے مصداق اپنے مسلم اساتذہ کی پسند اور ناپسند کو اپنی پسند اور ناپسند بنا لیتے۔ آہستہ آہستہ مسلم کلچر اور اسلامی روایات ان کی ادبی و شعری زندگی میں اپنا مقام بنانے لگتے اور وہ خود بخود ہی اپنے اساتذہ کی تقلید میں نعت گوئی کی طرف مائل ہو

جاتے۔اس سلسلے میں پنڈت ہری چند اختر کا نام لیا جا سکتا ہے جو ابوالاثر حفیظ جالندھری خالق ''شاہنامہ اسلام'' کے مایۂ ساز شاگرد تھے اور جن کی یہ نعت دلوں کو عقیدت کے آداب عطا کرتی رہے گی:

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
آدمیت کا، غرض ساماں مہیا کر دیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

اسی طرح پنڈت بال مکند رعرش ملسیانی کہ جن کے والد جوش ملسیانی کو مرزا داغ دہلوی سے شرفِ تلمذ حاصل تھا، خود مسلم شعرا کے نہایت قریب تھے۔منشی تلوک چند محرومؔ اور ان کے بیٹے پروفیسر جگن ناتھ آزاد کے مسلم شعرا سے تعلقات اور بالخصوص ان کی اقبال شناسی ایک تاریخی حقیقت ہے۔اب کیسے ممکن ہے کہ علامہ محمد اقبال کے کلام کو عقیدت کے آئینے میں دیکھنے والا جذبۂ عشق مصطفیٰ سے محروم رہے۔مہاراجا سرکشن پرشاد شادؔ جو کہ سلطنت حیدرآباد کے معین المہام تھے، خالص اسلامی طرز کے مدرسۂ عالیہ حیدر آباد میں تعلیم پائی اور جن مسلم شعرا سے ان کے خصوصی تعلقات رہے، ان میں امیر مینائی، فانی، جلیل وغیرہ خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔شادؔ ان میں سے بزرگ اساتذہ کو اپنا کلام دکھاتے بھی تھے۔دو چار کے تذکرے سے بات نہیں بنتی، یہاں تو بیشتر غیر مسلم شعرا نعت گوئی اور مدحت نگاری کے معاملے میں یا تو مسلم شعرا کے شاگرد ہوں گے یا معاصرانہ تاثر پذیری کی بدولت ان کا اندازِ فکر اپنا چکے ہوں گے۔

اس دور میں جس قدر بھی ادبی وشعری مجالس منعقد ہوتی تھیں، ان میں سے بیشتر کا اہتمام مسلمان رؤسا، حکام یا مسلم شعرا ان ادبی وشعری مجالس میں شریک ہوتے ہوں گے، تو وہ دانستہ کوشش کرتے ہوں گے کہ ان مجالس میں ایسا ادبی سرمایہ لے کر جائیں جو ان کے میزبانوں کے لیے نامانوس نہ ہو اور ظاہر ہے کہ ایسا سرمایہ نعتِ محمد مصطفیٰ ﷺ سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے شروع شروع میں انہوں نے

مقبولیت کے خیال سے نعت کہی ہو اور بعد میں صنفِ نعت نے مستقل طور پر ان کے دل میں گھر کر لیا ہو۔

بہر حال غیر مسلم نعت گو شعرا کے فن نعت گوئی کی طرف راغب ہونے کے سلسلے میں درجنوں دلائل دیے جا سکتے ہیں لیکن محض یہ کہہ کر ان کے خلوص اور عقیدت کو رد نہیں کیا جا سکتا کہ وہ مسلمان کیوں نہ ہوئے۔ تاریخ گواہ ہے کہ برصغیر میں اسلام تلوار کے زور سے نہیں بلکہ صوفیائے کرام، مشائخ عظام، مبلغین اسلام اور مجاہدین حق کے بے مثال کردار اور سیرت کی روشنی سے پھیلا ہے۔ ہمارے اسلاف بت شکن تھے مگر ہم نے سینوں میں پھر سے نسلی، قبائلی اور لسانی تعصّبات کے ہبل و منات زندہ کر لیے ہیں اور ہمارے کردار کی شکستگی کا یہ نوحہ ہے:

وضع میں ہم ہیں نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود

لات و منات اور سومنات کو ٹھکرانے والے ہماری طرف کیوں آئیں۔ ہم نے تو ان سے بھی بڑے بت اپنے دلوں کے صنم کدوں میں سجا لیے ہیں۔ ہم عظمتِ اسلاف کا نعرہ لگاتے ہیں مگر ہمارا ہر عمل ان کے برعکس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تبلیغ کی حیرت انگیز یلغار کا دھارا رک گیا ہے۔ ہماری تبلیغ صرف اپنوں کو کلمہ طیبہ پڑھانے تک محدود ہو گئی ہے۔ ہم ژولیدہ فکری اور ذہنی انتشار کا شکار ہیں۔ اس پس منظر میں غیر مسلم نعت گو اسی میں عافیت تصور کرتا ہے کہ اپنے مقام پر رہ کر ہی محسن انسانیت کے حضور ہدیۂ نعت پیش کرتا رہے۔ اس طور پر ہم غیر مسلم نعت گو شعرا کی وکالت نہیں کر رہے بلکہ اپنے اخلاقی و تمدنی نکبت و ادبار اور اسلامی مساوات سمیت اسلامی اصولوں سے دوری اور منافقت کی المناک داستان کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

غیر مسلم نعت گو شعرا اسلام کے دامانِ رحمت میں آئیں یا اپنی صفوں میں بیٹھ کر ہمارے آقا و مولا ﷺ کی مدحت و ثنا کا علم لہراتے رہیں، سرورِ کائنات کی شان میں ہر لحاظ سے بلند سے بلند تر نظر آئے گی بلکہ جب ہم مدحت مصطفیٰ ﷺ کا تذکرہ اعتبار کے

حوالے سے چھیڑتے ہیں تو ثنائے حضور کی داستان اور بھی دل آویز اور مؤثر ہو جاتی ہے کہ ہمارا نبی کس قدر عظیم وجلیل اور برتر و بالا ہے کہ ہر زبان پر اسی کی توصیف کے زمزمے ہیں۔ اس طور عظمت وشانِ مصطفیٰ کے سلسلے میں غیر مسلم نعت گو شعرا کی گواہی معتبر تر ٹھہرتی ہے۔ اور ذہن سوچنے لگتا ہے کہ آخر یہ اعزاز کسی اور نبی، رسول، پیغمبر، مصلح، اوتار، ریفارمر، یا راہبر و راہنما کے حصے میں کیوں نہیں آیا؟...... اور پھر جزا و سزا کا مالک تو خدا ہے۔ وہ خدا جسے اپنے حبیب ﷺ کی توصیف سے بڑھ کر کوئی اور امر محبوب نہیں ہے۔ جس کی مرضی کے بغیر نعت کی توفیق بھی ودیعت نہیں ہوتی۔ وہ کل داتاؤں کا داتا اور ہر سخی سے بڑھ کی سخی ہے۔ اس کی عنایات و بخشش، جود و کرم، لطف و عطا، عفو و رحمت، بندہ نوازی اور خطا پوشی کا نہ کوئی پیمانہ ہے اور نہ حد۔ اس کی نوازشیں مورِ بے مایہ کو ہم دوشِ ثریا کر سکتی ہے اور اس کی تقدیر دیر نشینوں کو ایک آن میں حلقہ بگوشِ اسلام کر سکتی ہے۔ وہ قضا و قدر کا مالک اور مالکِ یوم حساب ہے۔ ہم نے اس کی خدائی کی نیابت کا منصب تو نہیں سنبھال رکھا کہ مداحینِ مصطفیٰ ﷺ کی ایک کثیر کی ثنا خوانی کے گلستان سدا بہار سے امنڈنے والی خوشبو سے اپنے مشام جان کو معطر کرنے کے بجائے اس لیے دل و دماغ کے دریچے بند کر لیں کہ جس گلستان سے یہ خوشبو آ رہی ہے اس کی آبیاری غیر مسلم شعرا نے کی ہے۔ کیا ابوسفیان نے ہرقل کے دربار میں حضور نبی کریم ﷺ کے اوصافِ حسنہ کے بارے میں سچ نہیں بولا تھا۔ کیا صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار کے نمائندے نے واپس جا کر مجمع کفار میں سرکارِ دوعالم ﷺ کی عظمت اور مقبولیت کا نقشہ نہیں کھینچا تھا۔ اگر ان کی صداقت عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کا اظہار اور اسلام کی حقانیت کا معیار بن سکتی ہے تو پھر ان غیر مسلم نعت گو شعرا کی عقیدت آفرینی کو قبول کرنے سے عار کیوں؟

اس وقت سن ہجری کے لحاظ سے 1425ھ کا سورج چمک رہا ہے۔ صدیوں کی اوٹ میں پوشیدہ گنبد خضرا کی چھاؤں میں آرام فرما سید العرب والعجم محمد رسول اللہ ﷺ کے رُخ انور کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے عقیدت کے راہوار پر سفر کرنے والے تخیل کا سہارا لیتا ہوں۔ میں ادنیٰ سا ثنا خوانِ حضور ہوں، میری فکر کم تر عاجز و درماندہ ہو جاتی ہے

تو معاً منشی پیارے لال رونق کی آواز حدی خوانی کا فریضہ انجام دیتے ہوئے میرے راہوارِ عقیدت کی رفتار کو تیز تر کر دیتی ہے:

تعظیم مری حشر میں کرتے ہیں ملائک
وہ مرتبا بخشا ہے مجھے نعتِ نبی نے

اے محترم غیر مسلم مدحت نگارو! تم اسلام کے دامن میں کھل کر پناہ نہ لینے کے باوجود بھی مجھے بے حد عزیز ہو۔ ان نام نہاد مسلمانوں سے کہیں زیادہ محترم اور مسعود ہو جو صدیاں گزرنے کے باوجود ابھی تک تاریخ انسانیت کے اس سب سے بڑے محسن (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقاماتِ قدسیہ کی عظمتوں کا تعین کرتے ہوئے ہچکچاتے ہیں۔ جس کی خاطر دو عالم تخلیق ہوئے اور جس کی ظہور کی بدولت رب نے اپنا رب ہونا ظاہر کیا۔ ان غیر مسلم مدحت نگاروں کو ہمارا ہدیۂ سلام قبول ہو جنھوں نے اس محسن عظیم کے آفاقی وابدی احسانات کے اعتراف میں کسی بخل یا مصلحت سے کام نہیں لیا۔

محمد ریاض قادری

نعتیہ لٹریچر میں ختم نبوت

عالم تمام حلقۂ ختم الرسل ہوا فطرت سمٹ گئی ہے شہِ انبیا کے بعد

—— اختر ہوشیار پوری ——

ہے ختم تری ذات پہ پیغامِ نبوت تو آخری منزل گہِ جبریلِ امیں ہے

—— مشتاق بھٹی ——

وہ ختم المرسلیں، شاہِ امم، یکتائے عالم ہیں نہ آئے گا، نہ آیا، آپ ﷺ کا مسندِ نشیں کوئی

—— راسخ عرفانی ——

اخترِ بُرجِ اوجِ سیادت، صلی اللہ علیہ وسلم گوہرِ مہرِ ختمِ نبوت، صلی اللہ علیہ وسلم

—— یزدانی جالندھری ——

زمانے میں تھا جس کی آمد کا چرچا، وہ ختم الرسل، وقت کا اک تقاضا
بلاغت کا منبع، فصاحت کا دریا، زہے بخت، خیر الکلام آگیا ہے
سپہرِ رسالت پہ رہ رہ کے چمکے، مگر وہ ستارے تھے مہماں دودم کے
نجومِ شریعت ہوئے کہہ کے رخصت، نبوت کا ماہِ تمام آگیا ہے
نبیؑ جس کی امت میں ہونے کے خواہاں، رسولِ رسولاں، شہِ دیں پناہاں
شریعت کا ملجا، نبوت کا خاتم، تمام انبیاء کا امام آگیا ہے

———

شہِ دوسرا، شہِ انبیا، ختم الرسل، ختم الرسل بدر الدجیٰ، شمس الضحیٰ، ختم الرسل، ختم الرسل
وہی چارۂ بے چارگاں، وہی دست وبازوئے بے کساں وہی بے کسوں کا ہیں آسرا، ختم الرسل، ختم الرسل

ہیں وہ نورِ اولِ کن فکاں، ہیں وہ آخرِ ہمہ مرسلاں وہی ابتدا، وہی انتہا، ختم الرسل، ختم الرسل
تری ہر ادا مری زندگی، تیری پیروی مری بندگی ترا نقشِ پا، مرا رہ نما، ختم الرسل، ختم الرسل
اے مقیمِ حرائے جاں، ترا زہد روکشِ زاہداں صفِ دشمناں میں تری ثنا، ختم الرسل، ختم الرسل
وہ رءوف و رحم مآب ہیں، وہ شفیعِ روزِ حساب ہیں ہیں وہ خاتمِ ہمہ انبیا، ختم الرسل، ختم الرسل

—— غلام رسول عدیم ——

وہ انسانِ کامل ہے، سنتے ہو کون ہوئے مفتخر جس سے یہ دونوں کون
نبی البرایا، رسولِ کریم ﷺ نبوت کے دریا کا دُرِّ یتیم
دل اس کا جو ہے مخزنِ سرِّ غیب مبّرا خطا سے ہے بے شک و ریب
بہ ظاہر ہے جو مقطعٔ انبیا حقیقت میں ہے مطلعِ اصفیا
سو اس میں تامل ذرا کیجیے ابھی نکتۂ باریک پا لیجیے
کہ جب سب سے اکمل وہ انساں ہوا تو بے شک وہ تصویرِ رحماں ہوا
سو دستور ہے ناظموں کا تمام کہ آخر کو ہوتا ہے ناظم کا نام
سو تھا انبیا کا قصیدہ عجیب ہوا ختم اس کا بہ نہجِ غریب
تخلص کا موقع تھا یارد جہاں سو تصویرِ ناظم ہوئی واں عیاں

—— شاہ اسمٰعیل شہید ——

وہ پیامِ آخری، اسلام جس کا نام ہے وہ ظہورِ صدق، جو پروردۂ الہام ہے
وہ حقیقت کی تجلّی، جو ضلالت سوز تھی گرمیٔ قلبِ محمد ﷺ سے تپش اندوز تھی
روشنی دنیا کو دی جس مہرِ عالم تاب نے رنگِ فطرت دھو دیا جس نور کے سیلاب نے
ظلمت آ گیں، خلقتِ انساں کو بینا کر دیا سنگ ریزے کو جلا دے کر نگینا کر دیا

میں غلام اس کا ہوں جس آقا کا نام پُر جلال دفترِ کونین کا سر رشتۂ آغاز ہے
تو پیامِ آخری، قرآں کلامِ آخری اک تتمّہ اور اک شرحِ کتابِ راز ہے

—— آغا حشر کاشمیری ——

در اور ہے کہاں، درِ خیر البشر ﷺ کے بعد   جھکتا ہے سر اُسی جگہ، قلب و نظر کے بعد

باطل مٹا حضور ﷺ کی آمد سے اس طرح   غائب ہوں جیسے ظلمتیں نورِ سحر کے بعد

ختمِ رسل کے سامنے کس کا جلا چراغ   کیا آب سنگریزوں کی ہوتی قمر کے بعد

سب دین جذب ہوگئے دینِ حضور میں   تارے چمک سکے نہ فروغِ قمر کے بعد

—— انجم وزیر آبادی ——

صورت سے حُسنِ غیب کی عظمت عیاں ہوئی   سیرت سے زندگی کی حقیقت عیاں ہوئی

باتوں سے انبیا کی ضرورت عیاں ہوئی   صانع کو فخر ہے مری صنعت عیاں ہوئی

تمّت بہ خیر، خاتمے کی جلوہ گاہ ہے   ختم الرسل ہیں، مہرِ نبوت گواہ ہے

—— نسیم امروہی ——

ختمِ رسل کے بعد پیمبر، غلط غلط   نازل ہو اب کتاب کسی پر، غلط غلط

ہے باعثِ نجات فقط مصطفیٰ ﷺ کی ذات   ہو اور کوئی شافعِ محشر، غلط غلط

—— امین گیلانی ——

رسولِ مجتبیٰ کہیے، محمد مصطفیٰ ﷺ کہیے   خدا کے بعد بس وہ ہیں، پھر اس کے بعد کیا کہیے

شریعت کا ہے یہ اصرار، ختم الانبیا کہیے   محبت کا تقاضا ہے کہ محبوبِ خدا کہیے

محمد ﷺ کی نبوت دائرہ ہے نورِ وحدت کا   اسی کو ابتدا کہیے، اسی کو انتہا کہیے

—— ماہر القادری ——

بہ صد یقین و بہ صد اعتبارِ دیدہ وری   ہے تیری ذات پہ تکمیلِ عظمتِ بشری

ترے وجود پہ فہرستِ انبیا ہے تمام   تجھی پہ ختم ہے روح الامیں کی نامہ بری

ترے حضور بہ صد شرم لے کر آیا ہوں   کچھ آنسوؤں کا تلاطم، کچھ آستیں کی تری

گرے پڑے ہیں اب اُن راستوں میں دیوانے   جہاں نہ ذکرِ گریباں، نہ فکرِ بخیہ گری

—— احسان دانش ——

وجہِ تسکینِ دل و جاں، ذکرِ ختم المرسلیں   نازشِ رحمت ہے ذاتِ رحمۃ للعالمیں

ختم ہے ان پر نبوت اور نبوت کا کمال   اس کے حق میں قولِ فصیل، آیۂ تکمیلِ دیں

—— حفیظ الرحمٰن احسن ——

ہر زمانہ ہے تری ختمِ نبوت کا گواہ　　تیری جانب رہی انگشتِ شہادت سب کی

—— ریاض مجید ——

نہ جو تکمیل تک پہنچی ہو، تجھ میں　　کوئی خوبی یہاں ایسی نہیں ہے
پیامِ آخری، پیغام تیرا　　کہ تیرا نور، نورِ اولیں ہے
نیا ہے لیجیے جب نام تیرا　　اِسی سے تازہ دم قلبِ حزیں ہے

—— انجم رومانی ——

ہوں صدقِ دل سے والہ وشیدا حضور ﷺ کا　　قرطاسِ دل پہ نام ہے لکھا حضور ﷺ کا
ختم آپ ﷺ پر ہوا ہے رسالت کا سلسلہ　　ختم الرسل ہے رتبۂ اعلیٰ حضور ﷺ کا
قرآں کا لفظ لفظ، گواہی حضور ﷺ کی　　قرآں کا حرف حرف قصیدہ حضور ﷺ کا

—— حامد یزدانی ——

میں جن کو چاہتا ہوں، نہیں اُن سا ایک بھی　　سب سے بڑی ہے ذات انھی کی، خدا کے بعد
دنیا میں احترام کے قابل ہیں جتنے لوگ　　میں سب کو مانتا ہوں، مگر مصطفیٰ ﷺ کے بعد
جو کچھ تھا نا تمام، مکمل اُسے کریں　　آئے حضور ﷺ، اس لیے سب انبیاء کے بعد

پہلا جو تھا وہ نقشِ نبوت انھی کا تھا　　ہر چند سب سے بعد، وہ آئے ظہور میں

—— قتیل شفائی ——

آئینِ روزگار کی تشکیل ہو چکی　　مدت ہوئی کہ دین کی تکمیل ہو چکی
آیاتِ بیّنات کی تنزیل ہو چکی　　دنیا میں بند آمدِ جبریلؑ ہو چکی
انسانیت کا اسوۂ کامل حضور ﷺ ہیں　　اس کاروانِ زیست کی منزل حضور ﷺ ہیں

—— محشر رسول نگری ——

واہ، کیا کہنا ترا، اے آخری پیغام بر　　حشر تک طالع رہے گی تیرے جلووں کی سحر
تو نے ثابت کر دیا، اے ہادیٔ نوعِ بشر　　مرد یوں مہریں لگاتے ہیں جبینِ وقت پر

کروڑیں دنیا کی تیرا قصر ڈھا سکتی نہیں　　آندھیاں تیرے چراغوں کو بجھا سکتی نہیں

—— جوش ملیح آبادی ——

مچی اک دھوم عالم میں، محمد مصطفیٰ ﷺ آئے　　ہوا اتمامِ دیں جن پر، وہ ختم الانبیاء آئے

جہاں کے لوگ تھے سب مبتلائے کفر و گمراہی　　انھیں ایمان کا رستہ دکھانے رہ نما آئے

جہاں کو ہوش باقی تھا نہ دنیا کا نہ عقبیٰ کا　　جہاں کی رہ بری کو ہادیٔ ہر دوسرا آئے

—— عبدالمجید سالک ——

مشیّت کا منشا، خدائی کا حاصل　　تری دل ربائی، تیری نازنینی

تری درگہِ ناز کے ہیں یہ زینے　　فرازِ سماوی، نشیبِ زمینی

لٹائی گئی جب ترے سر سے نکہت　　فضاؤں نے لوٹی، بہاروں نے چھینی

نہ تھا کوئی تجھ سا، نہ ہے اور نہ ہوگا　　ہے شاہد تری، خاتم المرسلینی

—— اثر لدھیانوی ——

عیاں ہیں دن کی طرح سب صفاتِ ختمِ رسل　　کھلی کتاب ہے گویا حیاتِ ختمِ رسل

ہر ارتقا ہے انھی کی نظر سے اذن طلب　　تمام حسنِ تمدن، زکاتِ ختمِ رسل

ضیا فگن ہے دلیلِ وجودِ حق بن کر　　جریدۂ دوسرا پر ثباتِ ختمِ رسل

جو زندگی کو ہمیشہ حرارتیں دے گا　　وہ آفتاب ہے دنیا میں ذاتِ ختمِ رسل

———

پہلی ساری نبوتوں کے کمال　　جمع ہیں آخری رسالت میں

———

دارومدار کس پہ ہے فیضِ مدام کا　　ختمِ رسل، حبیبِ خدا اور کون ہے

———

تری عظمت زمانے میں مسلّم، سیّدِ عالم ﷺ　　مؤخر ہو کے بھی تُو ہے مقدّم، سیدِ عالم ﷺ

—— حفیظ تائب ——

دل و نگاہ کی جس سے ہے روشنی تم ہو　　متاعِ درد ہو، تنویرِ آگہی تم ہو
حبیبِ ربِ دو عالم ہے ذاتِ پاک تری　　خدائے پاک کے شہکارِ آخری تم ہو
ہمیں ہے ناز کہ نسبت ہے شاہِ والا سے　　ہم اُمتی ہیں ترے آخری نبی تم ہو

سلام اس پر ملا منصب جسے ختمِ نبوت کا　　عطا جس کو ہوا اعزاز نبیوں کی امامت کا

حضور ﷺ آئے مکمل ہو گیا ایواں نبوت کا　　رواں چشمہ ہوا جُود و سخا کا، علم و حکمت کا

کتابِ آخری نازل ہوئی محبوبِ داور پر　　بشارت امن کی ہے، رحمتِ حق کا حسیں پیکر
ہوا اتمامِ نعمت، ہوگئی تکمیلِ دیں آخر　　زمانے کا ہوا رہ بر، یہی دینِ مبیں آخر

بعدِ خدا مکرم و اطہر ہے جس کی ذات　　قرآنِ پاک کرتا ہے جس کی بیاں صفات
ہر قول جس کا آیۂ ام الکتاب ہے　　تا حشر جس پہ ختمِ نبوت کا باب ہے
وہ جس کا نطقِ پاک ہے اللہ کا کلام　　جس کا پیام سب کے لیے آخریں پیام
تکمیلِ دینِ حق ہوئی جس پاک ذات پر　　رحمت تمام ہوگئی اس کائنات پر
اس چشمۂ کرم کا طلب گار میں بھی ہوں　　محتاجِ لطفِ سیّدِ ابرار میں بھی ہوں

اُس ذاتِ گرامی پہ ہوئی ختم رسالت　　ہے سارے زمانوں کے لیے ہادی و رہبر
اللہ نے بخشا ہے شرف خیرِ امم کا　　یہ نعمتِ عظمیٰ ہوئی امت کے مقدر پر
اوصاف بیاں کیسے ہوں محبوبِ خدا ﷺ کے　　وصّاف ہے جس ذات کا خود، خالقِ اکبر

——— حافظ لدھیانوی ———

اے ختمِ رسل، تیرے کردار کی رعنائی　　انوارِ ہدیٰ بن کر انسان کے کام آئی

پھیلی ہے تری خوشبو اقصائے دو عالم میں   اے پیکرِ زیبائی، اے لالۂ صحرائی

———

دین نے تکمیل پائی آپ ﷺ کی بعثت کے بعد   ہو گیا اتمامِ نعمت، آیۂ نعمت کے بعد
آخری پیغام لے کر آئے ختم المرسلیں   کوئی آیت پھر ہوئی نازل نہ اس آیت کے بعد
آپ ﷺ کے دم سے معطر ہو گئے کون و مکاں   بوئے گل کا سحر ٹوٹا آپ ﷺ کی نکہت کے بعد

—— طفیل ہوشیار پوری ——

وہ آخری نبی ﷺ ہیں، یہ اعلان ہو چکا   سرزد نہ ہو خرد سے خطا اشتباہ کی

—— انوار ظہوری ——

وہ شاہِ مرسلانِ زمن، آخری رسول ﷺ   وہ جس سے سالکوں کو ملی منزلِ اصول
گردوں ہے جس کے پائے مبارک کے نیچے پھول   وہ جس کے راستے کی مہ و کہکشاں ہے دھول

———

کردار اس کا حسنِ عمل کا جواب ہے   گفتار اس کی فکر و بصیرت کا باب ہے
وہ امن و آشتی کا مکمل نصاب ہے   وہ چلتی پھرتی ایک سماوی کتاب ہے
جاں حرف و علم و فکر نے اس پر نثار کی   تصنیفِ آخریں ہے وہ پروردگار کی

———

جو جسمِ کائنات میں ہے جان، وہ رسول ﷺ   عادات جس کی سورۂ رحمٰن، وہ رسول ﷺ
ہر بات جس کی آیۂ قرآن، وہ رسول ﷺ   جو ہے خدا کا آخری فرمان، وہ رسول ﷺ
پیغمبری کی پھر کوئی صورت نہیں رہی   بعد اس کے پھر کسی کی ضرورت نہیں رہی

———

نطقِ عجم خموش، عرب کا خطاب ختم   وہ حاصلِ کتاب ہے اس پر کتاب ختم
سارے صحیفے، سارے سماوی نصاب ختم   اس پر ہوئے تمام نبوت کے باب ختم
صبحِ ازل سے اس کی جلالت ابد تلک   قائم ہے اس کا عہدِ رسالت ابد تلک

—— انور جمال ——

آپ ﷺ ہی کی ذات ہے،عنوانِ صبحِ زندگی　　جلوۂ ختم الرسل ہی، جلوۂ تمہید ہے

——— تابش صمدانی ———

وہ جس کے سر پہ ختمِ نبوت کا تاج ہے　　اب تا ابد اُسی شہِ والا کا راج ہے

کیا کیا خدا نے اس کو دیئے ہیں حسیں خطاب　　طٰہٰ ہے، مصطفیٰ ہے، امیں ہے، سراج ہے

——— عابد نظامی ———

خدا نے اُن پر نبوت کا کر دیا اتمام　　یہ امتیازِ محبت، یہ افتخارِ حبیب

———

خاتم الانبیاء، محمد ﷺ ہیں　　خلق کا منتہا، محمد ﷺ ہیں

کیا بتاؤں کیا محمد ﷺ ہیں　　نطق سے ماورا، محمد ﷺ ہیں

روزِ اول سے یومِ آخر تک　　نور کا سلسلہ، محمد ﷺ ہیں

———

آپ ﷺ کی ذات انتخابِ تمام　　فخرِ آغاز و نازشِ انجام

——— خمار انصاری ———

دو بالا ہو گیا جاہ و حشم ختمِ نبوت کا　　محمد ﷺ نے اٹھایا ہے علم ختمِ نبوت کا

محمد مصطفیٰ ﷺ نے تاجِ ختم المرسلیں پہنا　　قصیدہ کر رہے ہیں ہم رقم ختمِ نبوت کا

——— نظیر لدھیانوی ———

اک مصطفیٰ ﷺ کا نام ہے، نامِ خدا کے بعد　　اور جس قدر بھی نام ہیں، سب مصطفیٰ ﷺ کے بعد

وہ صدرِ آخری تھے رسالت کی بزم کے　　کوئی نہ صدر بن سکا، صدر العلیٰ کے بعد

لوح و قلم کا ایک یہی نقشِ اوّلیں　　ہر ابتدا سے پہلے ہے، ہر انتہا کے بعد

فیضی جبینِ شوق ہے اور ان کا نقشِ پا　　کیا اور چاہیے مجھے اس نقشِ پا کے بعد

——— سید فیضی ———

حق کی برہانِ مبیں ہے دینِ ختم المرسلیں　　لِلّٰہِ الحمد اپنا دیں ہے دینِ ختم المرسلیں

بہرہ ور ہیں ہر سعادت سے غلامانِ نبی ﷺ　　ہر سعادت کا امیں ہے دینِ ختم المرسلیں

ان گنت یوں تو مذاہب ہیں زمانے میں مگر　　دینِ ختمِ المرسلیں ہے، دینِ ختمِ المرسلیں
قصد کر سکتی نہیں جس کا کبھی فصلِ خزاں　　وہ مقدس گُل زمیں ہے، دینِ ختمِ المرسلیں
دیدنی ہیں اس کی تہذیب وتمدن کے نقوش　　کس قدر حُسن آفریں ہے، دینِ ختمِ المرسلیں
اک طرف ہے وجہِ نازش آسمانوں کے لیے　　اک طرف فخرِ زمیں ہے، دینِ ختمِ المرسلیں

——— جعفر بلوچ ———

نبی ﷺ ختمِ نبوت کے امیں ہیں　　وہ نورِ اولین و آخریں ہیں

——— عارف رضا ———

ختمِ رسل بھی تو ہے، شہِ انبیاء بھی تو　　خیر البشر بھی تو ہے، تو خیر الوریٰ بھی تو
عالم کی ابتدا بھی ہے تو، انتہا بھی تو　　دونوں کے درمیاں میں ہے جلوہ نما بھی تو
اول تو عظمتوں کی کوئی انتہا نہیں　　گر کوئی انتہا ہے تو وہ انتہا بھی تو
کھلتے ہیں جس میں عظمتِ انسانیت کے پھول　　وہ سر زمیں بھی تو ہے وہ آب و ہوا بھی تو

——— نذر صابری ———

تقدیرِ بشر، منتظرِ ختمِ رسل تھی　　ہر دور میں آئی خبرِ احمد مختار

——— حفیظ تائب ———

جن پر ہوئی ہے ختمِ نبوت کی روشنی　　مجھ کو تو جستجو ہے اُسی آفتاب کی

——— سرور کاشمیری ———

محمد ﷺ عطرِ ریحانِ رسالت　　سہی سروِ گلستانِ رسالت
اُسی کی بات برہانِ نبوت　　اُسی کی ذات، شایانِ رسالت
کیا مہرِ نبوت نے یہ ثابت　　کہ ہے اب ختم فرمانِ رسالت

——— میر مہدی مجروح ———

اے سرورِ دو کون و شہنشاہِ ذوالکرم　　سرخیلِ مرسلین و شفاعت گرِ امم

——— بہادر شاہ ظفر ———

تو ہی ختمِ مرسلاں ہے، تو ہی جانِ عارفاں ہے　　تجھے ڈھونڈتا ہے ہر سُو جبھی ذوقِ عارفانہ

——— بہزاد لکھنوی ———

اے نظمِ رسالت کے چمکتے ہوئے مقطع تُو نے ہی اِسے مطلعِ انوار بنایا

—— حسن رضا بریلوی ——

ہجومِ انبیاء میں یوں ہیں ختم المرسلیں، اخترؔ کہ جیسے چودھویں کا چاند روشن ہو ستاروں میں

—— اختر الحامدی ——

انبیاء سارے تھے مجموعۂ خوبی لیکن دستِ قدرت کے وہ شہکار نہ ہونے پائے

—— مظہرالدین ——

تیرا ثانی تو کہاں دہر میں، اے ختمِ رسل ہم نے دیکھا نہیں اب تک سایہ تیرا

—— اعظم چشتی ——

کسی مرسل کی اب حاجت نہیں ہے رسالت مصطفیٰ ﷺ کی ہے دوامی

—— راجا رشید محمود ——

ختمِ رسل پہ بھیج رہا ہوں سلام میں میرا یہ زمزمہ ہے ترانہ زبور کا

—— ظفر علی خاں ——

نبوت ختم ہے جس پر جہاں میں تمھی وہ خاتمِ حق کے نگیں ہو

—— منظور حسین منظور ——

حبیبِ کبریا، شانِ الٰہی زمیں سے آسماں تک تیری شاہی
تو ہے ختمِ رسل، محبوبِ داور کلامِ پاک دیتا ہے گواہی

ملائک دست بستہ حاضری دیتے ہیں اس در پر ہے ذکر سرِ عرشِ بریں، فرش نشیں کا
نازل ہوا قرآن اِسی ختمِ رسل پر ہے شارحِ اول وہی آیاتِ مبیں کا

—— حافظ لدھیانوی ——

خدا کی پرستش کا پیغام لائے جہاں کے لیے دینِ اسلام لائے
زمیں آسماں ان کے مدحت سرا ہیں ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں

—— قیوم نظر ——

محمد ﷺ کو زیبا ہر اک برتری ہے — کہ بعد از خدا آپ ﷺ کی سروری ہے
ستاروں میں جیسے قمر ہو درخشاں — رسولوں میں یوں اُن کی جلوہ گری ہے

——— انجم وزیر آبادی ———

روزِ ازل سے پہلے بھی مولائے کلُ تھے آپ ﷺ — آدمؑ تھا ماوطیں میں کہ ختم الرسل تھے آپ ﷺ

——— محشر رسول نگری ———

ہے لقب جس خوش نفس کا، ماذ ماذ، طاب طاب — اُتری جس امّی پہ بامِ عرش سے ام الکتاب
وہ مقفی، مکتفی، مکی، تہامی، ابطحی — ذکر جس کا مرہمِ زخم و سکونِ اضطراب
صادق وصدق ومصدق، نورومصباح وسراج — جس کو بخشا حق نے ختم المرسلینی کا خطاب

——— عبدالعزیز خالد ———

وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے — غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول، وہی آخر — وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ

——— علامہ اقبال ———

چمکا ہے تری ذات سے انساں کا مقدر — تو خاتمِ کونین کا رخشندہ نگیں ہے

——— غلام مصطفیٰ تبسم ———

صاحبِ تاجِ ختم نبوت، صلی اللہ علیہ وسلم — صدرنشینِ بزمِ رسالت، صلی اللہ علیہ وسلم

——— روش صدیقی ———

نازش آدم، فخرِ دو عالم مظہرِ اول، مرسلِ خاتم
خالق کی آیات کا مظہر فطرت کے اسرار کا محرم

——— عابد حشری ———

اوجِ رفعت کا قمر، نخلِ دو عالم کا ثمر — بحرِ وحدت کا گہر، چشمۂ کثرت کا کنول
مرجعِ روحِ امیں، زیب دہِ عرش بریں — حامیٔ دینِ متیں، ناسخِ ادیان و ملل
ہفت اقلیمِ ولایت میں شہِ عالی جاہ — چار اطرافِ ہدایت میں نبی مرسل

——— محسن کاکوروی ———

صحائف جن کے مقدم کی بشارت دیتے آئے تھے — زہے ساعت، وہ فخرِ اولین و آخریں آئے
عبارت جن سے شمعِ آخریں ہے بزمِ گیہاں کی — وہ ختم الانبیاء آئے، وہ ختم المرسلیں آئے

—— یحییٰ اعظمی ——

کافی ہے امتیاز یہی غور کے لیے — آپ ﷺ آخری رسول ہیں، ہر دور کے لیے

—— خالد بزمی ——

وحیِ خدا کے آخری مہبط ہیں آنحضور ﷺ — حسنِ ازل کے لیے اولیں مظہر ہیں مصطفیٰ ﷺ
کون و مکاں ہیں اُن کی ضیاؤں سے مستنیر — ماہِ مبیں ہیں، مہرِ منور ہیں مصطفیٰ ﷺ

———

مولائے کُل ہیں، سرورِ دنیا و دیں ہیں آپ ﷺ — پیغمبرِ ہدا ہیں، رسولِ امیں ہیں آپ ﷺ
بخشا ہے خود خدا نے یہ اعزاز آپ ﷺ کو — سلطانِ انبیا ہیں، شہِ مرسلیں ہیں آپ ﷺ
خیر البشر ہیں آپ ﷺ، تو خیر الرسل بھی ہیں — میرِ امم ہیں قبلۂ اہلِ یقیں ہیں آپ ﷺ

—— ضیا محمد ضیا ——

فخرِ رسل ہیں، نازشِ دوراں حضور ﷺ ہیں — اقلیمِ جسم و روح کے سلطاں حضور ﷺ ہیں

—— طاہر شادانی ——

تو نبوت کے قصیدے کا مقدس مقطع — دیں کی تکمیل کا پیغام سنانے والے
دو زمانوں کو جدا کرتی ہے تیری ہستی — آخری دور کے آغاز میں آنے والے

—— نعیم صدیقی ——

صحنِ گلشن میں ہے اُن کی خوشبو — باغِ عالم میں ہے نکہت اُن کی
جیسے رخشاں ہو ستاروں میں قمر — یوں ہے نبیوں میں نبوت اُن کی

—— حافظ مظہر الدین ——

جہاں کو نعمتِ تکمیلِ دیں نصیب ہوئی — ملا جو ختمِ نبوت کا آپ ﷺ کو اعزاز
اب ادعائے نبوت، رسولِ پاک ﷺ کے بعد — کسی کے فہم کی بے چارگی کا ہے غماز

—— اسمٰعیل داؤدی ——

محمد مصطفیٰ ﷺ، گنجِ سعادت کے امیں تم ہو — شفیع المذنبیں ہو، رحمتہ للعالمیں تم ہو
ہوئی تکمیلِ دیں تم سے کہ ختم المرسلیں تم ہو — رسالت ہے اگر انگشتری، اس کے نگیں تم ہو
ہوا اسلام کا شرمندۂ احساں جہاں سارا — ہر اک اقلیم پر برسا گئے دُرِ ثمیں تم ہو
محمد ﷺ کے تصدق میں تمھاری مغفرت ہوگی — اگر وابستۂ دامانِ ختم المرسلیں تم ہو

—— مولانا ظفر علی خاں ——

وہ فردِ واحد جسے تصور سے ماورا زندگی ملی ہے — ازل سے لے کر ابد تلک وہ ہر ایک انسان کا نبی ہے
وہ حرفِ آخر نصابِ ارض و سما کی ساری عبارتوں کا — جہانِ فکر و نظر کی ندرت، فنون و دانش کی نغمگی ہے
وہ جس کی کملی میں منہ چھپا کر، شعور میرا ابھی مثلِ مہ ہے — وہ جس کے قدموں کی خاک لے کر دھنک کی مالا چمک رہی ہے

—— ریاض حسین چودھری ——

محمد ﷺ نورِ صبحِ اولیں ہیں، میرا ایماں ہے — وہ سب پیغمبروں میں آخریں ہیں، میرا ایماں ہے
حضورِ پاک کے بعد اب کوئی مرسل نہ آئے گا — حضورِ پاک ﷺ ختم المرسلیں ہیں، میرا ایماں ہے
ازل کی صبح سے لے کر ابد کی شام تک بزمیؔ — محمد ﷺ رحمتہ للعالمیں ہیں، میرا ایماں ہے

—— خالد بزمی ——

فروزاں روئے انور غیرتِ ماہِ مبیں بن کر — نمایاں شانِ سرور، شانِ صورت آفریں بن کر
تم ابھرے قلزمِ فطرت کی موجِ اولیں بن کر — مگر بزمِ جہاں میں آئے ختم المرسلیں بن کر
تمھاری ذات ہے اصلِ وجودِ محفلِ عالم — تمھی عالم میں آئے رحمتہ للعالمیں بن کر
مرا ایمان ہے، میرا یقیں، میرا عقیدہ ہے — کوئی دنیا میں آسکتا نہیں تم سا حسیں بن کر
خدا کا دینِ کامل، آخری پیغام تم لائے — امینِ کبریا و مہبطِ روح الامیں بن کر
کیے سب انبیاء کے وصف تم میں جمع خالق نے — تم آئے افتخارِ اولین و آخریں بن کر
نبی ہرگز تمھارے بعد ہو سکتا نہیں کوئی — کہ آئے ہو تمھی مہرِ نبوت کے نگیں بن کر

—— اُفق کاظمی ——

نبوت ختم ہے اس پر یہ اپنا دین و ایماں ہے — وہ ہے مثل آپ ہی اپنا، یہ مرکوزِ دل و جاں ہے
محمد ﷺ سا اگر دنیا میں کوئی اور انساں ہے — تو میں کہہ دوں گا ہمتائے خدا ہونا بھی آساں ہے

گر انساں ہمسرِ شانِ رحیمی ہو نہیں سکتا　　تو کوئی رحمتہ للعالمیں بھی ہو نہیں سکتا

—— نیاز فتح پوری ——

قیامت تک اب ایسی صورت نہ ہوگی　　یہ صورت نہ ہوگی، یہ سیرت نہ ہوگی
اب آگے نبوت میں شرکت نہ ہوگی　　ہمیں اب کسی کی ضرورت نہ ہوگی
ہمارا نبی ﷺ خاتم المرسلیں ہے　　یہ دنیا کی خاتم کا آخر نگیں ہے

—— امجد حیدر آبادی ——

وہ نقطۂ کمال ہے اوجِ کمال کا　　کیا ذکر لا جواب ہے اس بے مثال کا
وہ آخری کتابِ ہدایت کا سرورق　　وہ آفتابِ نور، جلال و جمال کا
وہ گلشنِ حیات کا ہے سرمدی گلاب　　وہ مرکزِ نگاہ ہے فکر و خیال کا
ہر فلسفہ حیات کا بیکار ان کے بعد　　وہ حشر تک جواب ہیں ہر اک سوال کا
وہ آخری رسول ﷺ ہیں پروردگار کے　　کیا مرتبہ ہے آمنہ بی بی کے لال کا

—— ریاض حسین چودھری ——

اگر وہ ساتھ ہے پھر کیا کمی ہے　　جہاں تک وہ، وہاں تک روشنی ہے
عناصر پاؤں دھرتے ہیں ادب سے　　کوئی بتلائے یہ کس کی گلی ہے
یہ کس کا ذکر لب پر ہے کہ خوشبو　　دہن سے گفتگو کرنے لگی ہے
جسے تصویرِ جاں کرنے کو ہم نے　　بہت تطہیرِ دل، اشکوں سے کی ہے
سخن سب ختم ہیں اس کے سخن پر
کہ اس لَے کا یہ نغمہ آخری ہے

—— رضی اختر شوق ——

محمد متین خالد

حضور نبی کریم ﷺ کے القاب و اعلام

گلہائے عقیدت بحضور خاتم النبیین ﷺ

سیّد ابرار	احمد مختار	مدنی تاجدار
حبیب غفار	محبوب ستار	خاصہ کردگار
شافع یوم قرار	صدر انجمن لیل و نہار	آفتاب نو بہار
سرور عالم	مونس آدم	قبلہ عالم
کعبہ اعظم	جان مجسم	نور مجسم
فخر دو عالم	مرسل خاتم	خیر مجسم
صبر اقوم	صدر مکرم	نور مقدم
آیہ محکم	نیر اعظم	مرکز عالم
وارث زمزم	اجود و احکم	مبداء کائنات
مخزن کائنات	منشائے کائنات	مقصود کائنات
سیّد کائنات	سرور کائنات	منبع فیوضات
خلاصہ موجودات	صاحب آیات	صاحب معجزات
باعث تخلیق کائنات	جامع صفات	اصل کائنات
فخر موجودات	ارفع الدرجات	اکمل البرکات
اکمل تحیات	صاحب التاج	صاحب المعراج
صاحب الحشر	سیّد البشر	واصل ذات

صاحب لوح وقلم	سیّد عرب وعجم	صاحب جودوکرم
وجہ باران کرم	شمس الضحیٰ	عشق نور خدا
بدرالدجی	آفتاب ھدیٰ	صدرالعلی
نورالہدیٰ	کہف الوریٰ	صاحب جودوسخا
خیرالوریٰ	خواجہ دوسرا	بحرجودوسخا
ابرلطف وعطاء	اعتماد شفاء	پیکرتسلیم ورضا
محرم اسرارحرا	سیّدوآقا	کعبہ اصفیاء
قبلہ اغنیاء	مجسم رُوح فزا	سرورانبیاء
حسن صبرورضا	ضیاخوش ادا	شمع غارحرا
راس عدل وقضا	دست عطا	نیسان سخا
مظہرِ نورِ کبریا	سرفرازرضا	تاجدارغناء
ناظرسدرۃ المنتہی	صاحب رشدوہدیٰ	مظہرربّ نورالعلی
وجہ تخلیق ارض وسماء	جلوہ حق نما	سیّدالانبیاء
نورراہ ہدیٰ	مطلع دل کشا	مقطع جاں فزا
جان صبح ومساء	سرورانبیاء	رہبراولیاء
رُوح ارض وسماء	شارع لاالہ	خاتم الانبیاء
چشم امواج بقاء	رُونق منبرنبوت	چشمہ علم وحکمت
نازش سندامانت	غنچہ رازوحدت	جوہرفردعزت
خاتم ختم دوررسالت	محبوب ربّ العزت	مالک کوثروجنت
سلطان دین وملت	شمع بزم ہدایت	مخزن اسرارربّانی
مرکزانواررحمانی	مصدرفیوض یزدانی	قاسم برکات صمدانی
دانش برہانی	صابروشاکر	مدثرومزمل
مزمل ومرسل	انتہائے کمال	منتہائے جمال

منبع خوبی و کمال	بے نظیر و بے مثال	فخر جہاں
عرش مکاں	شاہ شہاں	نیر رخشاں
انجم تاباں	ماہ فروزاں	صبح درخشاں
نور بداماں	جلوہ ساماں	پیامی صداقت
داعی امن واخلاق	نیر تاباں	مہر درخشاں
خواجہ گیہاں	مونس دل شکستگاں	راحت قلوبِ عاشقاں
نور دیدہ مشتاقاں	صورت صبح درخشاں	پشت پناہ خستگاں
موجب ناز عارفاں	باعث فخر صادقاں	رحیم بے کساں
حب غریباں	شاہ جناں	جان جاناں
قبلہ زاہداں	کعبہ قدسیاں	پیکر جود وسخا
شان کریمی	خلق خلیلی	نطق کلیمی
دولت سرمد	ساقی کوثر	شافع محشر
نور مقطر	فیض موبد	فوز مخلد
بدر منور	حامی مضطر	رُوح مصدر
مرسل داور	زلف معتبر	اشرف واکمل
احسن واجمل	احمد مرسل	مظہر اوّل
جسم مزکی	قلب مجلی	مہر نبوت
مہر رسالت	مہر جلالت	عین عدالت
خضر دلالت	مہر صداقت	تسنیم ووسیم
رؤف ورحیم	قسیم وجسیم	خلیل وحکیم
حامل قرآن	باطن قرآن	مظہر رحمت
مصدر رافت	مخزن شفقت	عین عنایت
مظہر انوار حق	مصدر اسرار حق	ہادی روشن ضمیر

خوگر حلم و مروّت	دلدادہ عفت و حیا	خیر الوریٰ
محبّ الوریٰ	صادق البیاں	آخر الزماں
جمیل الشیم	شفیع الامم	منبر جود و الکرم
شہر یار حرم	سحاب کرم	مہر کرم
گنج نعم	شاہ امم	سیّد الطیبین
خطیب النبیین	امام المتقین	امام العالمین
اوّل المسلمین	محبوب ربّ العالمین	سیّد المرسلین
خاتم النبیین	شفیع المذنبین	نور مبین
طٰہٰ و یٰسین	انیس الغریبین	رحمتہ للعالمین
مظہر اوّلین	حجت آخرین	آبروئے زمین
اکرم الاکرمین	راحت العاشقین	مراد المشاقین
شمس العارفین	سیّد العارفین	سراج السالکین
مصباح المقربین	محبّ الفقراء والغرباء والمساکین	امام المتقین
وارث غلام اوّلین و آخرین	مورث کمالات آخرین	صادق و امین
مفسر قرآن مبین	روشن جبین	سلطان دین
سیّد الثقلین	نبی الحرمین	امام القبلتین
وسیلہ فی الدارین	صاحب قاب قوسین	سیّد الکونین
سرور کونین	نور ربّ رحمان	محبوب ربّ المشرقین والمغربین
جد الحسنؓ والحسینؓ	محبوب ربّ دو جہاں	قاسم علم و عرفاں
راحت قلوب عاشقاں	سرور کشوراں	راحت عاصیاں
فخر کون و مکاں	شفقت بیکراں	چارہ گر چارہ گراں
رہبر انس و جاں	تاب جاں	ہادی گمراہاں
شافع عاصیاں	حامی بے کساں	راحت قلب و جسم و جاں

شاہ دوراں	ہادی جہاں	قرارِ بے قراراں
غمگسار دل فگاراں	انیس بے کساں	چارہ گر آزردگاں
سکون دردمنداں	راحت دل خستگاں	پناہ بے پناہاں
نگاہ بے نگاہاں	دمساز غریباں	شفیق غم نصیباں
اُمید نا اُمیداں	مونس افسردگاں	مددگار ضعیفاں
نگہدار یتیماں	معین بے قراراں	خانہ بے خانماں
ندیم کور بختاں	ہمدم کوتاہ دستاں	نصیر عاجزاں
مایہ بے مائیگاں	رفیق درویشاں	خیر خواہ دشمناں
شہنشاہ زمین وزماں	ثروت بے ثروتاں	قوت بے قوتاں
خلاصہ دو جہاں	شہ عرش آستاں	وجہ تخلیق کون ومکاں
نیر تاباں	مہر درخشاں	خواجہ گیہاں
صورت احساں	ماہ فروزاں	نازش قدسیاں
جان جہاں	ایمان جہاں	فخر جہاں
نور فاراں	محسن انساں	پناہ گاہ جہاں
مونس دل شکستگاں	راحت قلبِ عاشقاں	نور دیدہ مشتاقاں
انیس دل فگاراں	رہبر راہبراں	قرار قلب پریشاں
سرور دوراں	عاشق یزداں	چشمہ عرفاں
وارث ایماں	مرکز ایماں	مشعل ایماں
حاصل ایماں	محور ایماں	شہریار مرسلاں
شاہ رسولاں	شہ شاہاں عرش مکاں	خیر الانام
خیر الانبیاء	خیر البریہ	خیر الناس
بشیر ونذیر	سراج المنیر	رُوح بزم سخن
بہار گلشن	جان جہاں	فخر زماں

جان ایقاں	منبع ایمان	طبیب الروح
طیب الفتوح	شہنشاہ کونین	زینت دوعالم
سراپا شان رحمت	ہادی برحق	رفیع العرب
امام الناس	سیّد الناس	صاحب محشر
صاحب کوثر	طیّب وطاہر	علیم وعدیل
قائد الخیر	الکریم والطبیب	جامع مکارم اخلاق
شافع یوم نشور	تاجدار عرفاں	فرمانروائے کائنات
صاحب شمشیر ونگیں	شہنشاہ کشور کشا	باعث تکوین حیات
صدر نشین بزم کائنات	راہبر ورہنما	نبی آخر الزماں
مرشد انس وجاں	رسول خاتم پیغمبراں	نمونہ صدق ووفا
گل کدہ فردوس	سلطان مدینہ	معنی قرآن مبیں
امین الٰہی	رفیع المدارج	شہنشاہ وحدت
تاجدار حرم	مظہر شان کبریا	حامد ومحمود
مرجع خاص وعام	مظہر کبریا	حبیب خدا
شاہ رحمت	شوکت دیں	آفتاب چراغ ہدایت
تاجدار ملک ہدایت	مطلع نبوت	مقطع نظم رسالت
اورنگ نشین اصالت	زیب فرق سیادت	مخزن امامت وامارت
وجہ وجیہہ خلقت	راز آشنائے مشیت	پیغمبر دین فطرت
شہکار کمال قدرت	خواجہ کون ومکاں	شکوہ تاجداراں
رُوح رواں دوجہاں	مقصود سجود قدسیاں	اصل اُصول گیہان
خرد عرش نشاں	مالک خلد جناں	ضامن روضہ رضواں
حافظ گلشن ایمان	حاصل کشت ارمان	راحت قلب پریشان
چارہ گر کلفت جاں	نائب رحیم ورحماں	رحمت عالم وعالمیاں

سرور وسعت کائنات	نازش جملہ موجودات	مصدر حسن کمالات
شافع روز محشر	نافع اسود واحمر	شاہ عرب
قاسم سبیل کوثر	متصرف خشک وتر	نورالانوار
انیس دل فگاراں	فانوس ایوان جہاں	فروغ گل عذاراں
تب وتاب کوہ فاراں	بہار شبنم ستاں	مظہر غفار
وجہ لولاک لما	مہمان شب اسریٰ	شباب نو بہاراں
راز دار ربّ العلی	حبیب ذات کبریا	پیکر اصفیا واتقیاء
ہادی کون ومکاں	شہریار مرسلاں	امی لقب
عالی نسب	حضور پُر نور	شافع یوم النشور
طرحدار عرب	نگار شریعت	بہار قریش
شاہد ربّ ودود	حامل وحی وکتاب	مظہر آئین حق
مخزن دین مبیں	رُوح سراپا طہور	شارح بعثت ونشور
کاشف غیب وشہود	وارث تاج وسریر	عبد خدائے جلیل
ہم سفرِ جبرائیل	فخر ذبیح وخلیل	رشک مسیح وکلیم
زینت بیت الحرام	رونق اقصائے شام	صاحب محراب قدس
زینت محفل	شافع عاصیاں	سراج ضوفگن
دولت توحید	ساقی کوثر	پیکر نوری
آیہ رحمت	شہنشاہ زمن	چہرۂ ام الکتاب
خلق عظیم	لطف عمیم	سرخیل بنی آدم
سلطان معظم	سرور بنی آدم	رُوح روان عالم
انسان عین وجود	دلیل کعبہ مقصود	کاشف سر مکنون
خازن علم مخزون	اقامت حدود واحکام	تعدیل ارکان اسلام
امام جماعت انبیاء	مقتدائے زمرۂ اتقیا	خدوم شکر کروبیاں

مصحف مصحف یزداں | قبلہ اصحاب صدق وصفا | کعبہ ارباب حلم وحیا
وارث وعلوم اوّلین | مورث کمالات آخرین | مدلول حروف مقطعات
منشاء فضائل وکمالات | منزل نصوص قطعیہ | صاحب آیت بینہ
حجت حق الیقین | تفسیرِ قرآنِ مبین | تصحیح علوم متقدمین
سند انبیاء ومرسلین | رئیس جنود عرشیاں | فخر یوسف کنعان
مظہر حالات ومضمرو | مخبر اخبار ماضیہ | واقف امور مستقبلہ
باعث رحمت فرشیاں | حافظ حدود شریعت | ماحی کفر وبدعت
ممدوح دو جہاں | دافع جیوش اصنام | نگین خاتم سروری
خاتم نگین پیغمبری | کلاہ بے کلاہاں | یوسف کنعان جمال
سلیمان ایوان جلال | منادی طریق رشاد | سراج اقطار وبلاد
اکرم اسلاف | اشرف اشراف | محبوب سبحانی
فخر نوعِ انسانی | نورس گلشن خوبی | چمن آرائے باغ محبوبی
گل گلستان خوش خوئی | لالہ چمنستان خوبروئی | طراوت جوئبار دل جوئی
رونق ریاض گلشن | آرائش نگارستان چمن | طرۂ ناصیہ سنبلستان
گلدستہ بہارستان جناں | رنگ افزائے چہرۂ ارغواں | قرۂ دیدۂ نرگستان
تراوش شبنم رحمت | توتیائے چشم بصیرت | نسرین حدیقہ فردوس بریں
رُوح رائحہ یاسمین | چمن خیابان زیبائی | بہار افزائے گلستان رعنائی
نخل بند بہار نو آئین | رنگ آمیز لالہ زار رنگین | رنگ روئے مجلس آرائی
رونق بزم رنگیں ادائی | گلگونہ بخش چہرۂ گلنار | نسیم اقبال بہار از ہار
نکہت عنبر بیزان گلزار | ظلِ رحمانی | نورِ یزدانی
فارس میدان جبروت | شہسوار مضمار لاہوت | شاہباز آشیان قربت
طاؤس مرغزار جنت | شگوفہ شجرۂ محبوبیت | ثمرۂ سدرۂ مقبولیت
نوبادۂ گلزار ابراہیم | نورس بہار جنت نعیم | اعجوبہ صنعت کداۂ بقوقلموں

زینت کارگاہ گونا گوں	لعل آبدار بدخشان رنگینی	دریتیم گوش مہ جبینی
جگر گوشہ کان کرم	دستگیر درماندگان امم	یاقوت نسخہ امکان
رُوح روان عقیق و مرجان	خزانہ زواہرازلیہ	گنجینہ جواہر قدسیہ
گوہر محیط احسان	ابر گہر بار نیساں	لولو بحر سخاوت وعطا
گہر دریائے مروت وحیا	مشکبار صحرائے ختن	گلریز دامن گلشن
غالیہ سائے مشام جان	عطر آمیز دماغ قدسیان	سراجِ بزم ایمانی
منشاء اصناف زواہر	مخزن اجناس عالیہ	معدن خصائص کاملہ
مقوم نوع انساں	ربیع فصل دوراں	کاشف اسرارِ حق
مظہر انوارِ حق	اختر برج دلبری	خورشید سماء سروری
آبروئے چشمہ خورشید	چہرہ افروز ہلال عید	ہلال عید شادمانی
بہار باغ کامرانی	صفائے سینہ نیراعظم	نوردیدہ ابراہیم وآدم
زیب نجم گلستاں	گل ماہتاب باغ آسماں	گنجینۂ اصطفا
آئینۂ حق نما	شمس چرخ استواء	چراغ دودمان انجلاء
مجلی نگار خانہ کونین	سیارۂ فضائے قاب قوسین	زہرۂ جبین انوار
غرہ جبہہ اسرار	عقدہ کشائے عقد ثریا	ضیائے دیدۂ ید بیضاء
نور نگاہ شہود	مقبول ربّ ودود	بیاض روئے سحر
طراز فلک قمر	جلوۂ انوار ہدایت	لمعان شموس سعادت
نور مردمک انسانیت	بہائے چشم نورانیت	شمع شبستان ماہِ منور
قندیل فلک مہرانور	مطلع انوار ناہید	تجلی برق وخورشید
آئینہ جمال خوبروئی	برق سحاب دلجوئی	مشعل خورشید تاب لامکاں
تربیعِ ماہِ تابِ درخشاں	سہیل فلک ثوابت	شاہِ خوباں
مرکز دائرہ زمین وآسماں	محیط کرۂ فعلیت وامکاں	مربع نشین مسند یکتائی
زاویہ گزین گوشہ تنہائی	مسند آرائے ربع مکسوں	رونق مثلثات گردوں

معدن نہار سخاوت · منطقہ بروج سعادت · اوج محدب افلاک

رونق حضیض خاک · اسد میدان شجاعت · اعتدال میزان عدالت

سطح خطوط استقامت · حاوی سطوح کرامت · طبیب بیماران ضلالت

نباض محمودمان شقاوت · فخر نگاراں · حسن کائنات

خزینہ اسرار الہیہ · گنجینہ انوار قدسیہ · تصفیہ قلوب کاملہ

تزکیہ نفوس فاضلہ · سر دفتر دیوان ازل · خاتم صحف ملل

کائنات جمال · ترغیب اہل سعادات · جمع محاسن فتوت

کفایت حوائج خلقت · ہادی سبیل رشاد · استیعاب قواعد سداد

شیرازہ مجموعہ فصاحت · بہجت حدائق بلاغت · سراج وہاج ہدایت

نسخہ کیمیائے سعادت · تکمیل دلائل نبوت · صحیفہ احوال آخرت

لب اُصول ادب · بیاض زواہر جواہر · تمہید نوادر بصائر

مقتدائے صغیر وکبیر · مفتاح فتح قدیر · میزبان نزل ابرار

مفید مستفیدان اسرار · قلزم درر وقلائد · درج جواہر عقائد

تیسیر اُصول تاسیس · روضہ گلستان تقدیس · احیائے علوم وکمالات

مطلع اشعۃ اللمعات · مقدمہ طبقات بنی آدم · راہنمائے دین محکم ومسلم

جان بہاراں · سرور رسولاں · تقریر قصص انبیاء

تحریر معارف اصفیاء · دلیل مناسک ملت · منتقی ارباب بصیرت

وسیلہ امداد وفتاح · سبب نزہت ارواح · خازن کنز وقائق

درمختار بحر رائق · ذخیرہ جواہر تفسیر · مشکوٰۃ مفاتیح تیسیر

جامع اُصول غرائب معالم · مصدر صحاص بخاری ومسلم · منظور مدارک عالیہ

مختار عقول کاملہ · ملتقط کتاب تکوین · نہایت مطالب مومنین

انسان عیوان ایمان · قرۃ عینین انسان · شافعِ امتاں

شرف ائمہ دین · تنزیہہ شریعت متین · زیور غرائب تدقیق

تلخیص عجائب تحقیق	ناقد نقد تنزیل	ناسخ توریت وانجیل
حافظ مفتاح سعادت	کعبۂ جاں	واقف خزائن اسرار
کاشف بدائع افکار	عالم علوم حقائق	قبلۂ قلب ونظر
زیب مجالس ابرار	نور عیون اخیار	تہذیب لطائف علمیہ
تجرید مقاصد حسنہ	بیاض انوار مصابیح	توضیح ضیا تلویح
حاوی علوم سابقین	قانون شفاء لاحقین	معدن عجائب وغرائب
مدار مکارم ومناقب	نقش فصوص حکمیہ	منتخب جواہر مضیہ
عین علم وایقان	حصن حصین امتنان	تبیین متشابہات قرآنیہ
غایت بیان اشارات فرقانیہ	تصحیح دلائل کافیہ	تصحیح براہین شافیہ
زبدہ اہل تطہیر	ملجاء صغیر وکبیر	غواص بحار عرفان
زبدہ ارباب احسان	مرقات معارج حقیقت	سلم مدارج معرفت
موضح صراط مستقیم	نجات اقصیٰ	معراج اصحاب کمالات
قوت قلوب ممکنات	صفاء ینابیع طہارات	وقایہ احکام الٰہیہ
اُفق مبین انوار شمسیہ	دستور قضاۃ وحکام	ایضاح تیسیر احکام
نور انوار مطالع	تنویر منار طوالع	کمال بدور سافرہ
طلعت بوارق متجلیہ	مود فتح باری	تابش نور سراجی
بحر جواہر درایت	طغرائے منشور رسالت	عدیم اشباہ ونظائر
امین کنوز وذخائر	ملخص مضمرات عوارف	شرح مبسوط معارف
سراج شعیب ایمان	برزخ وجوب وامکان	درتاج افاضل
ملتقی بحر فضائل	ناطق فصل خطاب	میزان نصاب احتساب
منشاء فیض وانی	مبداء علم کافی	تبییض درمکنون
موجب سرور محزون	صراح برہان قاطع	نقایہ دلیل ساطع
رافع لواء ہدیٰ	حکمت بالغہ خدا	ضوء مصباح عنایت

معطی زاد آخرت	عمدہ فتوحات رحمانیہ	مخزن مواہب لدنیہ
نتیجہ دلائل خیرات	لمعان مطالع مسرات	قاموس محیط اتقان
بلاغ مبین فرقان	نہر خیابان توحید	نور عین خورشید
شمس بازغہ مشارق انوار	رونق ربیع بستان ابرار	ثناور قلزم ملاحت
آبیار جوئے لطافت	تراوش ابر سیرابی	ابر بہار شادابی
سحاب درافشاں سخاوت	نیسان گہر بار عنایت	کوثر عرصہ قیامت
سلسبیل باغ جنت	آب حیات رحمت	ساحل نجات امت
رُوح چشمہ حیواں	آشنائے دریائے عرفان	یتیمِ عبداللہ
جگر گوشہ آمنہ	شاہِ حرم	حکمران عرب
قائد انسانیت	فرانروائے عالم	شہنشاہ کونین
رحمت دارین	سرور عالم	خلق مجسم
بحر ہدایت	کانِ سخاوت	گنج سعادت
مہر رسالت	رہبر اعظم	مرسل خاتم
آئینہ ضیائے دین	رونق دو جہاں	شاہ بحر و بر
شہ جہاں رنگ	شہ سخا وجود	رحمتِ یزداں
سرچشمہ ہدایت	حقیقتِ قرآں	شمعِ فروزاں
تاجدارِ رسولاں	شاہِ عرب	جلوۂ حق
احسانِ مشیت	رُوحِ دو عالم	شاہِ رسولاں
حسن ازل شہکارِ قدرت	آخرِ مرسلین	حبل المتین
مظہرِ صبحِ دین	آفتابِ ہدیٰ	صاحبِ عز و جاہ
سلطان المشارق وسلطان مغارب	مبدا الانوار	صاحب الجمال والکمال
صاحب العلیٰ	نازشِ انسانیت	نگہبانِ آدمیت
پیکر جود و سخا	سرچشمہ مہر و ولا	مصدرِ صبر و رضا

قرار قلب وجاں	رمزِ کن فکاں	غمگسارِ انس وجان
مہرِ سکوتِ ہفت اختراں	غلغلۂ کون ومکان	دوائے دردِ دوراں
سرورِ کائنات	مبشرِ رسولاں	منتظرِ نبیاں
ماہ عرب	جوہر آئینہ تجلیات	مہرِ عجم
شمعِ حقیقت	سیّد الاوّلین	اکرم الاوّلین
اکرم الآخرین	شفیع المذنبین	راہ نوردِ جادۂ اسریٰ
بدر الدجی	شمس الضحیٰ	امین جلوۂ دوسرا
جلالِ عظمتِ آدم	جمال عالمِ امکاں	فانوسِ ایوانِ جہاں
کلاہِ بے کلاہاں	ساقیٔ کوثر بکف	حضرت خیر البشر
نیر بطحا	انجمِ طٰہٰ	زینتِ کعبہ
عارف ارض وسما	میرِ بساطِ کائنات	آئینۂ رحمت
کانِ فتوت	بحرِ نبوت	جانِ دو عالم
مقدم ومتقدم	آخر واوّل	والی ومولا
اعلیٰ واولیٰ	ملجا وماویٰ	شافع ومتشفع
شفیع ومستشفع	طاہر ومطہر	مطہر واطہر
کاشع ومتخشع	اتقی واخشی	خلاصہ موجودات
غفور وظافر	مظفر واظفر	احسن واعلیٰ
حماد وحامد	حمید ومحمد	مجید ومجد
طویل النجاد	رفیع العماد	عمید ونجید
منجد ونور مجدد	ترجمان خداوند واحد	احید واحاد
وحید ومحید	موحد وحائد	اوحد واحید
مشہود وشاہد	موعود وواعد	موجود وواجد
سجاد وساجد	زاہد وعاضد	مقصود وقاصد

محفوظ وحافظ	مضبوط وضابط	مبعوث وباعث
والی ووارث	صاحب ذوائب	وضوح دلالت
بشیر مراحم	بشیر طلاقت	نقیب ونقاوت
بخت وسعادت	ظہور زعامت	شہود سہامت
رئیس رسل	سائد وقائد	فتاح وفاتح
ممنوح ومانح	طلیق الملامح	کثیر الصلاوۃ
کریم المناسب	رفیع الجوانب	صاحب مواہب
طیب مطیب	الین واطیب	مختص ومنجب
مطلوب وطالب	راغب ومرغب	عاقب ومعقب
رباب وراہب	نواب وتئب	آداب وآئب
حریصِ مناقب	نفورِ مثالب	سموح صفوح
صاحب تاج ومعراج	میزان وسلطان	برہان وحضت
رصیب الذراع	عظیم اللواء	عتیق النجار
طویل الیمین	اضر الجبین	راسخ وناسخ
بادخ وشامخ	لاملخ ولاعق	ناصح وواضح
واضع وراضع	ضارع ووارع	بارع ونافع
شافع وسائق	فائق وشارق	بارق وحاذق
راتق وفاتق	نازشِ لطفِ پروردگار	رونق بزمِ دودۂ آدم
قانت وقائت	وثیق العری	امین القوی
منار الھدیٰ	منبع الحمی	مزیل الردیٰ
رسول الرضا	نبی الرجا	امام الوریٰ
نورِ مقم	مرفوع ومشفوع	سلطانِ صدقِ وصفا
مردِ میدانِ فقر وفنا	متین ومبین	حصِ حصین

نگارِ حسین	مشہودو مورود	موعودو ممدود
محفوظ ومحشود	ناشرو کاشر	زین المعاشر
نسہ ووجیہ	خالص ومخلص	مثبت وثابت
ممدوح و مداح	مقتفیٰ و مکتفیٰ	ذخر وعافی
منتجیب ومنتخب	محترض و مجتہد	مبتہل ومکمل
مقتبل و مطلع	ادوم واحشم	ارحم وحاتم
قیم وقائم	خواجہ گیہان سرورِ عالم	مزکی وزکی
اسمی الوریٰ	مرجود ماموِل	شہنشاہِ پنہان و پیدا
مقصودو معمہود	ناموسِ توراۃِ موسیٰ	قاموس انجیلِ عیسیٰؑ
خیار الوریٰ	خیرالبرایا	بحر زاخر
نجم زاہر	بدیع ورفیع	سمیع وسریع
ملیح ومسیح	مسیح ومسیح	نصیح ونجیح
رجیح وفصیح	حنیف وشریف	لطیف ونظیف
عفیف ومنیف	ظریف وزلیف	بیان وامان
حنان ومصان	مصارع ومصافح	نبی الملاحم
رسول السرایا	مجیرالبرایا	صقیل الثنایا
عظیم المزایا	کریم السجایا	جمیل المحیا
جزیل العطایا	حجتہ اللہ	جمیع البرایا
خازن علم مخزون	مکنون ومکتوم	منبع علم وعرفان
مسجمع حسن واحسان	نبی المتاب	وحیدالطراز
راجح الحلم	قاسم العلم	ثاقب الفہم
نافذ العزم	قاصدومقتصد	سامع و مستمع
مقبل ومحتسب	صابرومصطبر	ناصرومنتصر

معروف وعارف	مدعو وداعی	صدق اقاویل
حسن افاعل	مرفق ومروح	مفرج ومرتل
اکلیل وکامل	مکمل ومومل	مومول وآمل
اثیل وموثل	کریم المداخل	شریف الشمائل
کفیل الیتامیٰ	ثمال الارامل	کثیر النوافل
جم تالفواضل	سہیم وقسیم	عدیل ومقابل
مثل ومثال	مثیل ومماثل	اوّل الاوّلین
آخر الآخرین	سیّد المسلمین	قائد المومنین
اشرف العالمین	شافع المذنبین	ملجا الاملین
منجا الہالکین	غایۃ الطالبین	نخبۃ المتقین
زبدۃ الصالحین	عاصم الباسین	خاتم المرسلین
اعلم العالمین	اکرام الاکرمین	اعبد العابدین
احمد الحامدین	اجود الاجودین	اعمل العاملین
اکمل الکاملین	افضل الفاضلین	مفضل المفضلین
اعدل العاولین	اعقل العاقلین	اطہر الطاہرین
اصبر الصابرین	ابصر الناظرین	اشکر الشاکرین
اذکر الذاکرین	اشجع العالمین	اوسع الواحسین
اصدق الصادقین	جادہ شناسِ منزلِ وحدت	جلوہ نمائے نورِ حقیقت
اجود الناس	اقر الناس	اسعد الناس
ارضح الناس	ارفع الناس	اجمع الناس
املح الناس	اوسع الناس	اشجع الناس
اخشع الناس	امنع الناس	انصح الناس
افصح الناس	ابلغ الناس	افضل الناس

اکمل الناس	اعدل الناس	اجمل الناس
اوصل الناس	اقوم الناس	احکم الناس
اکرم الناس	اعظم الناس	اکثر الناس
اغیر الناس	ابہر الناس	اغزر الناس
اسیر الناس	اشہر الناس	اطہر الناس
اطہر الناس	اطیب الناس	اشرف الناس
اقرب الناس	امکن الناس	احسن الناس
اصدق الناس	اشرف الانبیاء	ابین الانبیاء
اخطب الانبیاء	شارع مشرع	مفخرِ مرسلاں
افتخارِ زماں	فخرِ دوراں	افضل الانبیاء
انیسِ موانس	جلیسِ مجالس	صدیقِ مصادق
ندیم منادم	قرینِ مقارن	قریبِ مقرب
جار مجاور	عف وعروف	عطوف وشکور
صبور وغفور	غیور وجسور	ودود وحمود
نصیر وشہیر	شہید ورشید	سعید وجلید
سعید واسد	شدید واشد	رفیق ورقیق
شفیق وطلیق	عماد وعلم	مستغیث وقسم
مستغاث وحکم	قطب وہمام	وصول حمول
ملقیٰ وموقیٰ	حسنِ سرائر	صاحبِ غدائر
مولائے قحطان وعدنان	مقدام وعلام	صاحب خیر مغنم
صاحب وخیر ومقسم	کریم ومکرم	محرم ومقدم
عظیم ومعظم	اعظم ومتمم	محتم ومعلم
حکیم ومحکم	کلیم ومکلیم	مساد ومسود

معمم و مزمزم	مغرم و مغنم	محلل محرم
صفوۃ آل ہاشم	سالم و مسالم	معلوم و عالم
علیم و معلم	وسیم و قسیم	جسیم و نسیم
حلیم و ہضیم	یتیم و مقوم	قویم و مقیم
سراجِ عوالم	سر مرسلین	سرورِ جزو و کل
میر کون و مکاں	سرچشمہ جاوداں	مجتبیٰ و مصطفیٰ
منتقیٰ و مرتضیٰ	ملتجیٰ و مرتجی	مقتدا و مہتدا
جواد و اجود	گنج مکنوز و محروز	محفوظ و مرموز
بالمومنین رؤف و رحیم	نجم مشعشع	سیف مصمم
اعزالانام	اجل البرایا	طراز الکمال
بدیع الجمال	بسیط النوال	زمیم و امام
بحر مطمطم	کنز مطلسم	عیان و مکتم
احمدِ کل عالم	شاہکار منور	موید و معزز
مہذب و مبلغ	مظفر و میسر	وقور و موقر
خبیر و مخبر	بشیر و مبشر	بصیر و مبصر
مشیر و مشاور	ہادی اکبر	مشکور و شاکر
صبار و صابر	مصلحِ اعظم	خیرِ ممثل
منظور و ناظر	منصور و ناصر	مغفور و غافر
تصحوک و ضاحک	میمون و مامون	خیرالبشر
مالکِ بحر و بر	فارق خیر و بشر	افتخارِ زماں
نور مبین منزل	شاہد و صادق	صامت و ناطق
کنج مواعظ	صادق و مصدق	شافع و مشفع
یسین و طاسین	طٰہٰ و طامیم	مجموع و جامع

ممنوع و مانع	مسکین و قانع	بائس و واضع
دلیل و اصیل	خلیل و وکیل	کفیل و نبیل
مقیل و منیل	مزیل و جمیل	مہیل و مجیل
اجل و جلیل	اجیر و مجیر	حفیظ و عزیز
اعز و معزز	حسیب و نسیب	نجیب و نقیب
رقیب و حبیب	قریب و بسیب	طبیب و صلیب
اریب و منیب	مجیب و مجاب	مہاب و شہاب
حجاب و مہیمن	بین مبین	برہان ابین
ایمن و آمن	مومن و موقن	اوّل و آخر
مطاع و مطیع	مستنیر و منیر	مصباح مشرق
مختار مخلوق خالق	سباق و سابق	مسعود و اسعد
سعد الخلائق	بالغ و بلیغ	مشفوع و شافع
شفیع و مشفع	رفیع و مرفع	رحمت و مرحمت
ناصب و خیر	غیث و غوث	مغیث و بعیث
غیاث الوریٰ	نبی الھدی	شاہِ گیہاں
سرورِ والاحشم	سیّد عالی ہمم	مہترِ اولاد آدم
خواجہ کون و مکاں	خیر الوریٰ	مہبطِ وحی
معدنِ حکمت	مہرِ ابدتاب	مطلع انوارِ سعیر و سینا
صادق و صدق	مصدوق و صدوق	مطلع نورِ ازل
مقطع تنزیل خدا	مظہر حق جلی	معنی سرالاسرار
زائرعرش بریں	معتکفِ غارِ حرا	رحمتِ عالمیاں
مرحمتِ آدمیاں	شافعِ روزِ جزا	بادشہِ ہر دوسرا
جواد و مفتاح	کافی و مکتف	ضحوک و ازکیٰ

حکم و حاکم	حمیم و ممنوح	صفوح و صفوه
مصلح و منجی	عزیز و اتقی	احشم و حاتم
حماد و قدوه	حلیم و جواد	جامع و جد
مقیل و معطا	مختار و ملجا	مطاع و مولا
لوح محفوظ	اسمِ مسطور	جانِ وفا
سرنامہِ کون و مکاں	پیمانہ سود و زیاں	مستودعِ سرِ نہاں
خاتم پیغمبراں	مستغاث مرسلاں	ندیم بے کساں
مونسِ برگشتہ بختاں	انیس بے دلاں	غمگسارِ دوستاں
خیر خواہ دشمناں	تسکینِ مشتاقاں	قرارِ عاشقاں
دادخواہ خستگی	رمیدۂ خاطراں	ہمدمِ سینہ فگاراں
رفیق خستگاں	فصلِ مجسم	صورتِ احساں
شب چراغِ رہنورداں	سراجِ سالکاں	شمع راہِ عالماں
آفتابِ عارفاں	چارۂ بے چارگاں	مایہ بے مایگاں
خانہ بے خانماں	امانِ بے اماں	پاسبانِ عقل و دل گم کردگاں
کارواں در کارواں	نور بصر	آرامِ جاں
رحمتِ ہر دو جہاں	مظہرِ فیض اتم	مطلعِ صبح ظہور
سرورِ کونین	سالارِ حنین	عماد النشاتین
ولی الدولتین	امیر البلدتین	خیار العالمین
پیکرِ رحمت	محرم ربّ ودود	کاشفِ ظلمات ریب
معدن لطف عمیم	مخزنِ خلقِ عظیم	مہبطِ وحی قدیم
معقلِ دین قویم	خاصۂ خاصان حق	بندۂ دلبند ربّ
مصحفِ مخلوق	قاموسِ ربّ	شاہ موجودات
سلطانِ کل	صاحبِ تنزیل	خیر الوریٰ

خیر الرسل	شاہِ ملکِ جاوداں	مقتدائے انبیاء
عروۃ الوثقیٰ	محسنِ انسانیت	پیکرِ صدق وصفا
مظہرِ لطف وعطا	مصدرِ وجود وسخا	کانِ حیا
شانِ علا	آنِ ولا	رحب الذریٰ
شافی الصدیٰ	غیث الندیٰ	غوث الوریٰ
آیۂ لطفِ ربک الاکرم	عروہ وثقی	مصحف ناطق
آیہ محکم	مہر جلالت	خضر دلالت
عین عدالت	غمگسار ہر دو عالم	مظہر اول
مرسل خاتم	ماحی عصیاں	حارس گیہاں
وارث زمزم	مخزن فکر ونظر	معدن علم وخبر
مہبط جبرئیل	شفیع الوریٰ	خواجہ بعث ونشر
صدر دیوان حشر	تاج کج کلاہاں	سلطان دین پناہاں
آئینہ الطاف الٰہی	منبع احسان	مرجع دوران
صدر امم	سلطان مدینہ	سید بطحا
مخبر صادق	امضائے توقیعات ربانی	وقار تاج سلطانی
واقف سرِ معانی	شارع آیات محکم	شمع بزم سوز پنہاں
آبروئے چشم پرنم	چارہ قلب پریشاں	منتہائے جذب ومستی
محرم اسرار عالم	مطلع صبح درخشاں	عظمت وتوقیر عالم
چارساز دردمنداں	رحمت لطف پیہم	مظہر شان الٰہی
جلوہ نور مجسم	راز خلقت ہستی	معنی کونین
جان حسن ازل	بہار صبح وجود	آفتاب حرم
نازنین کنج حرا	سرور دوجہاں	کاشف اسرار قدرت

گوہر گنجینہ خفی	ہادی دارین	سبیل رحمت یزداں
نوید لطف فراواں	آرزوئے کلیم	دعائے ابراہیم
نجم الہدیٰ	سر دفتر جمیع رسل	صاحب خیز نزل
عشق تمام و عقل کل	شمع سبل	ختم رسل
عقل کل	دلیل سبل	دانائے سبل
مولائے کل	ختم الرسل	مرکز دیدار کل
قافلہ سالار کل	مدرس انوار کل	صاحب چار قل
سلطان کل	احمد مجتبیٰ	حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

محمد رحمت حق لطف یزداں محمد شاہد دیں جان ایماں
بہشت نہ فلک خاک کے زکویش بہار ہشت جنت رنگ و بویش
عدم را سایہ او نور دیدہ ابد از ہستی او آفریدہ

ترجمہ: محمد ﷺ دین کی شہادت دینے والے اور ایمان کی جان ہیں۔ آپ ﷺ حق تعالیٰ کی رحمت اور اللہ کا لطف و کرم ہیں۔ آپ ﷺ کے رنگ و بو ہی سے آٹھ بہشتوں کی بہار قائم ہے۔ آپ ﷺ کے کوچے کی خاک نو آسمانوں کے لیے بہشت کا مقام رکھتی ہے۔ آپ ﷺ کی ہستی ہی سے ابد پیدا کیا گیا ہے اور آپ ﷺ کا سایہ آنکھوں کا نور ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتم النبیین و خاتم المرسلین وعلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ بَارِک وَسَلَّمَ

QADYANIAT IN THE EYES OF LAW

فتنۂ قادیانیت کے خلاف

عدالتی فیصلے

محمد متین خالد

دو جلدوں پر مشتمل

- وہ محکم فیصلے جن کا ہر لفظ قولِ فیصل، ہر سطر برہانِ قاطع اور ہر جملہ شاہد عدل ہے۔
- وہ تاریخ ساز فیصلے جنہوں نے ملت کی بے زمامِ ناقہ کو منزل تک پہنچانے میں رہبر کا کردار ادا کیا۔
- وہ شفاف فیصلے جو کذب کو صداقت کا آئینہ دکھاتے ہیں۔
- وہ عہد آفریں فیصلے جنہوں نے حق و باطل کے مابین خط امتیاز کھینچ کر رکھ دیا۔
- وہ واضح فیصلے جنہوں نے جعلی نبوت کے پیروکاروں کے چہروں پر پڑے تقدیس کے ہر نقاب کو اُلٹ دیا۔
- وہ آئینہ صفت فیصلے جس میں قادیانی گروہ کا سربراہ اور اس کے پیروکار اپنا اصل چہرہ دیکھ کر بلبلا اُٹھے۔

یہ عدالتی فیصلے

- قادیانیوں کی زہریلی سازشوں اور تخریبی کارروائیوں کی لرزہ خیز روداد ہیں۔
- قادیانیوں کی طرف سے شانِ رسالت ﷺ میں توہین، قرآن مجید اور کلمہ طیبہ میں تحریف، شعائر اسلامی کا تمسخر، آئین کا مذاق اور قانون کی خلاف ورزیوں کا وہ حقائق نامہ ہے جس نے ہر قادیانی کو رسوائے زمانہ گستاخ رسول ''سلمان رشدی'' قرار دیا ہے۔
- ججوں، سیاستدانوں، آئین شناسوں، وکیلوں، صحافیوں، دانشوروں، علماء اور طالب علموں کے لیے ایک راہنما کتاب کا کام دیں گے۔

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب ہے

جنگِ یمامہ

محمد متین خالد

خلیفۂ اوّل سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں یمامہ کے میدان میں تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں لڑی جانے والی پہلی جنگ میں پیش آنے والے ایمان افروز اور روح پرور حالات و واقعات کا معلومات آفریں اور دلنشیں تذکرہ جنہیں پڑھنے کے بعد آپ کے ایمان و ایقان کو ایک نئی جلا ملے گی۔

- میدانِ کارزار میں مجاہدین ختم نبوت کی سرفروشی و جانثاری اور جرأت و بہادری کے حیرت انگیز کارناموں کی داستان عشق و وفا جسے پڑھتے ہوئے ہر قاری روحانی اور وجدانی طور پر محسوس کرتا ہے کہ گویا وہ یہ معرکہ خود اپنی آنکھوں کے سامنے برپا ہوتے دیکھ رہا ہے۔
- خلیفہ الرسول حضرت ابوبکر صدیقؓ کی معرکہ آرا قائدانہ صلاحیت، سیف اللہ حضرت خالد بن ولیدؓ کی عدیم النظیر عسکری مہارت اور جلیل القدر صحابہ کرامؓ کی شجاعت و استقامت کی چشم کشا سرگزشت جو محبتِ رسول ﷺ کی گل پوش راہ میں دی جانے والی لازوال قربانیوں کے انمول نقوش سے معمور ہے۔
- منکرینِ ختمِ نبوت کے لشکرِ جرار سے برسرِ پیکار ان مقدس ہستیوں کا ولولہ انگیز تذکرہ جنہوں نے اپنا گراں بہا لہو پیش کر کے ملت اسلامیہ کو اس ابدی حقیقت سے روشناس کیا کہ عقیدہ ختم نبوت کی آبرو زندگیوں سے زیادہ قیمتی ہے۔
- 150 سے زائد 'شہداء یمامہ' کی سوز و گداز سے بھرپور فضیلت و تعارف پر مبنی ایک ایسی تاریخی دستاویز جو جہاد آفریں بھی ہے اور حقائق افروز بھی۔
- 'مسیلمہ کذاب' سے 'مسیلمہ پنجاب' تک ایسے روح فرسا عقائد و نظریات کا محاکمہ جن کے ذکر سے دل چھلنی اور آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں۔
- قرآن و حدیث اور مستند اسلامی تاریخ سے اخذ کردہ معتبر حالات و واقعات پر مبنی ایک ایسی اثر انگیز کتاب جو کارکنان تحفظ ختم نبوت کے دلوں میں عقیدت و محبت، ایمان و ایقان اور عزم و یقین بیدار کرنے کے لیے ایک تیر بہدف نسخۂ کیمیا ہے۔

معروف سکالر جناب حافظ شفیق الرحمٰن، صاحب علم و عرفان جناب محمد شاہین پرواز اور مجاہد ختم نبوت جناب قاضی محمد اسد رانجھا کی قطرہ قطرہ ٹپکتی شبنم کی طرح علم و عمل کے گلزار مہکاتی اور ایمان و ایقان کو تقویت بخشتی پرمغز تقریظ کے ساتھ جو ہر مسلمان کے ولولوں کو مہمیز عطا کرتی ہے۔

مِرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

محمد متین خالد دفاعِ ختمِ نبوت کے مخلص و مستعد مجاہد ہیں اور فتنۂ قادیانیت اور توہین رسالتؐ کے رد میں متعدد کتابیں پیش کر چکے ہیں۔ سیرت و نعت کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں۔ چنانچہ "جب حضور ﷺ آئے" کے عنوان سے ولادتِ باسعادت کے موضوع پر شاہکار تحریریں جمع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ اسی طرح کتاب "بارگاہ رسالت ﷺ میں" مدینہ طیبہ کی حاضریوں کے بارے میں نمائندہ تحریروں کا انتخاب پیش کر چکے ہیں۔

اب وہ نعت النبی ﷺ کے سمندروں میں سے کچھ آبدار و تابدار گوہر جمع کر کے "مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے" کی صورت میں سامنے لا رہے ہیں۔ اس مجموعہ میں انہوں نے دورِ موجود کے ہر رنگ اور ہر نسل کے اردو شعراء کی معروف، پسندیدہ اور کچھ عوامی مزاج کی نعتیں یکجا کی ہیں اور کچھ مشہور عربی، فارسی نعتیں کتاب کے آغاز میں تبرکاً دی ہیں۔ "نعت کیا ہے؟" کے عنوان سے مرتب کی اپنی تحریر اور "نعت کہیے مگر احتیاط کے ساتھ" کے موضوع پر پروفیسر محمد اقبال جاوید (مصنف مخزنِ نعت) کی ایک جہت نما تحریر بھی شاملِ کتاب ہے۔ نعتیہ انتخاب کے ابتداء میں حمد باری تعالیٰ کا شمول ایک عمدہ روایت ہے اور اس سلسلے میں مظفر وارثی کی دقیع و رفیع حمد "کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے...... وہی خدا ہے" بروئے کار آئی ہے۔

یوں یہ مجموعہ پاکستان میں نعت گوئی کی مسلسل ارتقا پذیر اور دنیا بھر کی رہنمائی کرتی ہوئی عظیم روایت کا آئینہ بن کر سامنے آتا ہے۔

حفیظ تائبؔ

پبلشرز

اُفق پبلی کیشنز

فرسٹ فلور اپر، دکان نمبر 119، بک مال، اُردو بازار، کراچی

فون نمبر: 0335-2620640 / 0300-2237225

اُفق